https://ataunnabi.blogspot.com/

تعارف

”چند مفسرین محدثین مؤرخین کا“

مؤلف

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ
مفتی محمد منظور احمد فیضی

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور - کراچی ○ پاکستان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میثم قادری

تعارف

"چند مفسرین محدثین مؤرخین کا"

مؤلف

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ

مفتی محمد منظور احمد فیضی

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور - کراچی - پاکستان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	تعارف "چند مفسرین، محدثین، مؤرخین کا"
مؤلف	شیخ الحدیث والتفسیر مفتی محمد منظور احمد فیضی
تاریخ اشاعت	نومبر 2005ء
تعداد	ایک ہزار
ناشر	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
کمپیوٹر کوڈ	1Z475
قیمت	-/50 روپے

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔ فون: 7221953 فیکس:۔ 042-7238010

9۔ الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ فون: 7225085-7247350

14۔ انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون: 021-2212011-2630411۔ فیکس:۔ 021-2210212

e-mail:- sales@zia-ul-quran.com

zquran@brain.net.pk

Visit our website:- www.zia-ul-quran.com

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فہرست مضامین

تقریظ	5
پیش لفظ	6
علامہ ابن حزم	8
علامہ ابن تیمیہ	23
علامہ ابن قیم	113
مؤرخ ومفسر علامہ ابن کثیر	115
شاہ ولی اللہ علیہ الرحمہ	117
صاحب روح المعانی	124
کیا غنیۃ الطالبین حضرت محبوب سبحانی کی ہے؟	128

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تقریظ

استاذ المحدثین شیخ المشائخ حضرت علامہ سید محمد خلیل کاظمی محدث امروہی رحمۃ اللہ علیہ

استاذ و شیخ غزالی زماں رازی دوراں علامہ سید احمد سعید کاظمی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

محترم مولانا منظور احمد صاحب فیضی سلامت باشند السلام علیکم ورحمۃ اللہ علیہ

کتاب ہذا فقیر کو موصول ہوئی جس کے مطالعہ سے بہت مسرت ہوئی اللہ تعالیٰ بصدق اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو اجر عظیم سے مشرف فرمائے آمین۔

فقیر چونکہ تقریظ لکھنے کا عادی نہیں اس لئے معذور ہے چند کلمات فقیر کی جانب سے زیب نظر فرمائیے۔

اس فقیر حقیر نے کتاب کا مطالعہ کیا حق یہ ہے کہ آپ کی سعی بلیغ اور تحقیق انیق کی داد دینے سے زبان و قلم دونوں قاصر ہیں۔ باری تعالیٰ اس حیات میں آپ کے جہاد فیض بنیاد سے ظلمت وہابیت کو دور فرما کر سنت رشدہ کے جلوے سے صراط مستقیم کو عوام و خواص پر اس طرح روشن فرمائے کہ ہر منصف مزاج کی زبان پر بے اختیار لا ریب فیہ جاری ہو جائے اور تہہ دل سے عقائد حقہ کو مان لینے پر مجبور ہو جائے اور اس حیات میں ہادیان صراط مستقیم کی معیت عطا کر کے درجات عالیہ سے سرفراز فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

والسلام

فقیر سید محمد خلیل کاظمی امروہی غفی عنہ

۱۲/جولائی ۱۹۶۸ء

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پیش لفظ

گستاخان رسول، سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دور مبارک سے ہی بظاہر کلمہ پڑھتے آرہے ہیں ان میں سب سے پہلا شخص جس نے سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تقسیم پر اعتراض کیا اس کے بارے میں قرآن مجید میں آیت بھی موجود ہے۔

ذوالخویصرہ حرقوص تمیمی جس کے بارے میں غیب دان نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ یہ اکیلا نہیں ہوگا اس کے پیچھے ایک قوم ہوگی وہ قرآن ترتیل کے ساتھ پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے تجاوز نہیں کرے گا اور وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر نشانے سے نکل جاتا ہے۔ (بخاری)

انہی عقائد و نظریات کی تبلیغ کیلئے ۶۶۱ھ میں اسی حرقوص تمیمی کے قبیلے کا ابن تیمیہ پیدا ہوا جس نے اس کے عقائد و نظریات کی بھرپور تائید کی۔

میرے ابا جی قبلہ شیخ الحدیث والتفسیر مناظر اعظم استاذ الاساتذہ بیہقی وقت علامہ مفتی محمد منظور احمد فیضی صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے ۱۳۸۶ھ میں کچھ محدثین، مفسرین اور مورخین کا تعارف لکھا جن میں ابن تیمیہ سرفہرست ہے۔

بہت عرصہ پہلے یہ کتاب منظر عام پر آئی لیکن بعد میں اس کو کچھ وجوہ کی بناء پر منظر عام پر نہ لا سکے اب ادارہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز نے اس کو منظر عام پر لانے کا ارادہ کیا ہے اس کتاب سے پہلے ابا جی قبلہ دامت برکاتہم کی معرکۃ الآراء تصنیف لطیف "مقام رسول ﷺ" بھی ادارہ ضیاء القرآن کے پاس ہے جو عنقریب منظر عام پر آرہی ہے اللہ تعالیٰ اس ادارے کو مزید ترقی عطا فرمائے آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

محمد اکرام المحسن فیضی

درجہ دورہ حدیث جامعۃ المدینہ گلستان جوہر کراچی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین

وعلیٰ الہ واصحابہ و اولیاء امتہ و علماء ملتہ اجمعین

امابعد! یہ چند اوراق، ۱۔ علامہ ابن حزم ، ۲۔ خطیب بغدادی، ۳۔ محدث ابن جوزی، ۴۔ علامہ ابن تیمیہ، ۵ علامہ ابن قیم، ۶۔ علامہ ابن کثیر، ۷۔ مؤرخ ابن خلدون، ۸۔ شاہ ولی اللہ، ۹۔ صاحب روح المعانی کے متعلق تاریخی معلومات اور محدثین کرام و محققین اعلام و علماء عظام کی زبانی ان کے تعارف پر مشتمل ہیں۔ تاکہ لوگ غلط پروپیگنڈے کے اثرات سے محفوظ رہیں۔ اور حقیقت سے آشنا ہوں۔ اللھم آمین۔

نوٹ

(۱) میں ناقل ہوں کوئی بات اپنی طرف سے نہ ہوگی۔ نقل سے مقصود اظہار حقیقت اور اصلاح کرنا ہے۔ واللہ تعالیٰ ھو الموفق۔

(۲) اہل علم و ادب میرے ترجمہ کی کوتاہیوں پر نظر نہ کریں۔ بلکہ اصل عبارات سے مستفید ہو کر دعائے خیر سے نوازیں۔

فیضی غفرلہ

۲۵ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۷ھ

اپنے بھی خفا مجھ سے بیگانے بھی ناخوش
میں زہر ہلاہل کو کبھی کہہ نہ سکا قند

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علامہ ابن حزم

علی نام، ابو محمد کنیت اور ابن حزم عرف ہے۔ سلسلہ نسب یہ ہے:
علی بن احمد بن سعید بن حزم الاموی الیزیدی القرطبی متولد ۳۸۴ھ متوفی ۴۵۶ھ
قرطبہ، اندلس میں ایک شہر ہے۔
مفتی الحجاز شہاب الدین ابو الفضل ابو العباس احمد بن محمد شمس الدین بن علی نور الدین (ابن حجر[1]) الہیتمی المکی متولد ۹۰۹ھ متوفی ۹۷۳ھ یا ۹۷۴ھ یا ۹۷۵ھ ابن حزم کے

۱۔ علامہ ملا علی قاری مکی متوفی ۱۰۱۴ھ رقمطراز ہیں:
"شیخنا العالم العلامة والبحر الفهامة شیخ الاسلام و مفتی الانام صاحب التصانیف الکثیرة والتالیف الکبیرة مولانا وسیدنا وسندنا الشیخ شهاب الدین بن حجر المکی" (مرقات ج ۱ ص ۲۵) "شیخ متاخر المحدثین شیخ ابن حجر مکی" (اشعة اللمعات ج ۱ ص ۱۸) ذکر سید عبدالغنی ابن الامام ابن حجر الامام السبکی (جواهر البحار ج ۲ ص ۳۳۲) علامہ شہاب الدین محمود خفاجی حنفی متوفی ۱۰۶۹ھ نے ریحانة الالباء ص ۱۳۱ میں امام ابن حجر مکی کا ان الفاظ میں تعارف کرایا:
"علامة الدهر خصوصا الحجاز فلذا اشرقت حلل الفضل فهو طراز الطراز فکم حجت زاوفد العلماء لکعبه وتوجهت وجوه الطلب الی قبلته ان حدث عن الفقه و الحدیث لم تطرق الاذان بمثل اخباره فی القدیم و الحدیث فهو العلیا و السند" شیخ نجم الدین غزی کا موصوف کے متعلق بیان: "هو عمدة المتاخرین والذی یرجع الی کلامه فی الافتاء بعد کلام الرافعی والنووی والقاضی زکریا من المعاصرین فکان فقیه مکة وعالمها و محدثها" (فوائد ص ۲۳۱) "کان بحرا فی علم الفقه و تحقیقه لا تکدره الدلاء وامام الحرمین کما اجمع علی ذالک العارفون وانعقدت علیه خناصر الملاء امام اقتدت به الائمة واحد العصر و ثانی القطر و ثالث الشمس والقمر من انبعث المشکلات ان لا تتضح الا لدیه واکملت المعضلات فیها ان لا تنجلی الا علیه لا سیما فی الحجاز علیها له حجر و لا عجب فانه المسمی بابن حجر (النور السافر عن اخبار القرن العاشر طبع بغداد ۱۳۴۳ھ ص ۲۸۷) شوکانی غیر مقلد متوفی ۱۲۵۰ھ نے لکھا: "کان زاهدا متقللا علی طریقة السلف آمرا بالمعروف ناهیا عن المنکر و استمر علی ذالک حتی مات" (فوائد ص ۲۳۲) نیز شوکانی نے لکھا: "صنف بها فی مکة الکتب العلیا" (البدر الطالع ج ۱ ص ۱۰۹)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

محقق ارقام فرماتے ہیں:

قال الائمة في الحط عليه ان له مجازفات كثيرة امورا شنيعة لشأت من شلطه وجموده على تلك الظواهر ومن ثم قال المحققون انه لايقام له وزن ولا ينظر لكلامه ولا يعول على خلافه (كف الرعاع، ص ۱۳۵، طبع مصر على هامش الزواجر، ج اول)

"یعنی ائمہ نے ابن حزم کی تذلیل کرتے ہوئے فرمایا کہ ابن حزم کی بہت سی بے تکی باتیں ہیں اور امور قبیحہ ہیں۔ جو ان کی سختی (طبیعت) اور ظواہر پر جمود کی وجہ سے پیدا ہوئیں۔ اسی لئے محققین نے فرمایا: ابن حزم کا کوئی وزن نہیں اور نہ اس کے کلام کی طرف نظر کی جائے گی اور نہ اس کے خلاف پر (جو اہل سنت سے کیا) کوئی اعتبار و اعتماد کیا جائے گا"۔

نیز وہی حافظ ابن حجر ہیتمی مکی "ابن حزم"، "ابن طاہر" کے متعلق رقم طراز ہیں

ان كلا منهما مبتدع ضال اما ابن حزم فالعلماء لايقيمون له وزنا كما نقله عنهم المحققون كالتاج السبكي وغيره لانهم اصحاب ظاهرية محضة تكاد عقولهم ان تكون مسخت ومن وصل الى انه يقول ان بال الشخص في الماء تنجس اوفي اناء ثم صبه في الماء لم يتنجس كيف يقام له وزن ويعد من العقلاء فضلا عن العلماء (كف الرعاع هامش الزواجر، ج ا، ص ۱۳۳)

"بے شک ابن حزم اور ابن طاہر دونوں بدعتی گمراہ ہیں۔ بہر حال ابن حزم تو علماء کے نزدیک اس کا کوئی وزن نہیں جیسا کہ تاج سبکی وغیرہ محققین نے ان سے یہ نقل کیا ہے اس لئے کہ یہ محض ظاہری وغیر مقلد ہیں۔ ان کے عقول قریب مسخ ہیں۔ جو یہاں تک پہنچا کہ کہتا ہے: اگر کسی شخص نے پانی میں پیشاب کیا تو پانی ناپاک ہو جائے گا اور اگر برتن میں پیشاب کیا پھر اس کو پانی میں ڈال دیا تو پانی ناپاک نہ ہوگا۔ ایسے قائل بے عقل کا کیسے وزن ہو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور کیسے اس کو علماء و عاقلوں سے شمار کیا جائے"۔

نیز اسی میں ہے:

واعلم ان الائمة صرحوا بان الظاهرية لا يعتد بخلافهم ولا يجوز تقليد احد منهم لانهم سلبوا العقول حتى انكروا القياس الجلي وابن حزم من ابلغهم في ذالك ان العلماء لا يقيمون لابن حزم واصحابه وزنا وانه لا يجوز لاحد تقليده ولا الاصغاء لما يقوله اصلاً وراساً (كف الرعاع، ص ۱۶۲، ۱۶۳)

"یعنی اور جان لے کہ بے شک ائمہ کرام نے اس بات کی تصریح کی ہے کہ ظاہریہ (غیر مقلدین) کا خلاف (جو اہل سنت سے ہو) ناقابل اعتبار ہے۔ ان میں سے کسی کی تقلید جائز نہیں۔ اس لئے کہ ان ظاہریوں کی عقلیں سلب ہو چکی ہیں۔ یہاں تک کہ وہ قیاس جلی کے منکر ہیں اور ابن حزم تو اس بارہ میں ان سب ظاہریوں سے زیادہ پیچ ہے۔ بے شک علماء کے نزدیک ابن حزم اور اس کے اصحاب کا کوئی وزن نہیں اور کسی کے لئے ابن حزم کی تقلید جائز نہیں اور اس کی بات کی طرف کان لگانا بالکل ناجائز ہے"۔

مؤرخ اندلس ابو مروان بن حیان کا بیان ابن حزم کے متعلق

وكان لا يخلو في فنون من غلط بجرأته في السؤال على كل فن ومال اولاً الى قول الشافعي....ثم عدل الى الظاهر فجادل عنه....فمال عليه فقهاء عصره واجمعوا على تضليله وشنعوا عليه وحذروا اكابرهم من فتنته ونهوا عوامهم عن الاقتراب منه فطفقوا يقصونه وهو مصر على طريقه حتى كمل له من تصانيفه وقر بعير لم يتجاوز اكثرها عتبة بابه لزهد العلماء فيها حتى لقد احرق بعضها باشبيلية ومزقت علانية ولم يكن مع ذالك سالما من اضطراب رأيه ـــــ مما يزيد في بغض الناس له تعصبه لبني امية ماضيهم وباقيهم واعتقاده بصحة امامتهم حتى نسب الى النصب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(طوالع ص ۲۶۲)

"(ابن حزم) کسی فن میں غلطی سے خالی نہیں ہے۔ اس لئے کہ اس نے اپنی بے باکی کی وجہ سے ہر فن میں سوال اٹھائے ہیں۔ پہلے اس کا میلان شافعی کے اقوال کی طرف ہوا... پھر ظاہری کی طرف مائل ہوا، اس کی حمایت میں لڑا... اس وجہ سے اس کے زمانہ کے فقہاء اس پر ٹوٹ پڑے اور اس کی گمراہی پر اتفاق کر لیا اور اس کو بہت برا بھلا کہا اور اپنے اکابر کو اس کی طاعت سے ڈرایا اور عوام کو اس کے پاس جانے سے روکا چنانچہ وہ برابر اس کی مخالفت کرتے رہے۔ اور وہ اپنے طریقے پر اٹل ہو گیا یہاں تک کہ اس کی تصانیف ایک اونٹ کے برابر ہو گئیں اور بیشتر اس کے دروازے سے بھی باہر نہ نکل سکیں۔ کیونکہ علماء کو ان کتابوں سے بیزاری تھی حتی کہ ان میں سے کچھ اشبیلیہ میں نذر آتش کر دی گئیں اور برسر عام ان کو چاک کیا گیا اور اس کے باوجود اس کی رائے اضطراب سے خالی نہیں... لوگوں میں اس کے متعلق بغض کی زیادتی کا سبب اس کا سلف و خلف نبی امیہ کی بے جا حمایت کرنا ہے اور اس کا ان کی امامت کی صحت پر اعتقاد رکھنا اسی وجہ سے اس کو ناصبی تک کہا گیا ہے"۔

ابن کثیر متوفی ۷۷۴ھ نے لکھا ہے

وكان ابن حزم كثير الوقيعة في العلماء بلسانه وقلمه فاورثه ذالك حقدا في قلوب اهل زمانه...والعجب كل العجب منه انه كان ظاهريا حائدا بالفروع لا يقول بشيء من القياس الجلي ولا غيره وهذا الذي وضعه عند العلماء وادخل عليه خطأ كبيرا في نظره وتصرفه. (البداية والنهاية، ج ۱۲، ص ۹۲)

"اور ابن حزم زبان و قلم دونوں سے علماء کی شان میں بہت زیادہ گستاخ تھا۔ اسی بات نے ان کے ہم عصر (علماء) کے دل میں ان کی طرف سے کینہ پیدا کر دیا تھا۔ اور اس بات پر سخت تعجب ہے کہ وہ ظاہری تھا۔ اور فروع میں بھی ان کی روش یہی تھی وہ قیاس جلی اور خفی سے بھی کوئی بات نہیں کہتا تھا۔ یہی وہ بات ہے جس نے علماء کی نظر میں اس کا درجہ گھٹا دیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تھا۔ اور اس کج نے ان کی فکر و نظر کو بڑی بڑی غلطیوں میں ڈالا"۔

حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ رقمطراز ہیں

انتقل الی مذهب الظاهر وتعصب له و صنف فیه و رد علی
مخالفیه....انه لثقة حافظه کان یهجم کالقول فی التعدیل والتجریح
وتبیین اسماء الرواة فیقع له من ذالک اوهام شنیعة وقد تتبع کثیرا منها
الحافظ قطب الدین الحلبی....ومما یعاب به ابن حزم وقوعه فی الائمة
الکبار باقبح عبارة واشنع رد وقد وقعت بینه وبین ابی الولید الباجی
مناظرات و منافرات قال ابوالعباس بن العریف الصالح الزاهد لسان ابن
حزم وسیف الحجاج شقیقان (لسان المیزان، ج ۴، ص ۱۹۸)

"(ابن حزم) نے ظاہری مذہب اختیار کیا اور سخت ظاہری (غیر مقلد) بن گیا۔ اس
میں اس نے کتابیں لکھیں۔ اور اس کی مخالفت کرنے والوں کی تردید کی۔ وہ اپنے حافظے
کے بل بوتے پر بہت سی باتیں کہہ گزرتا تھا۔ مثلاً جرح و تعدیل میں کلام کرنے اور راویوں کے
ناموں کے بیان کرنے میں اس سے بڑے اوہام ہوئے ہیں اور انہی سے بیشتر اوہام کو حافظ
قطب الدین حلبی نے تتبع اور تلاش کے بعد بتا دیا ہے.... اور وہ باتیں جن کی وجہ سے ابن
حزم پر نکتہ چینی ہوئی ہے۔ اس کا بڑے بڑے ائمہ کی شان میں برے الفاظ لکھنا اور بے
شائستہ طریقے پر تردید کرنا ہے اس کے اور ابو ولید باجی کے درمیان مناظرے اور مباحثے
ہوئے ہیں۔ ابو العباس ابن عریف صالح زاہد کا بیان ہے ابن حزم کی زبان اور حجاج (ظالم)
کی تلوار (جرم میں) ایک جیسی ہے"۔

مؤرخ جمال الدین ابن تغری بردی ۸۷۴ھ لکھتے ہیں

انه کان صاحب لسان خبیث وقع فی حق العلماء الاعلام حتی صـ
مثلاً فیقال نعوذ باللہ من سیف الحجاج ولسان ابن حزم (النجوم الزاهرة
فی ملوک مصر والقاهرة، ج ۵، ص ۷۵)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

"بے شک (ابن حزم) بڑا بدزبان تھا۔ تاسمجھ علماء کی شان میں اس نے زبان طعن درازی یہاں تک کی وہ اس میں ضرب المثل ہو گیا، چنانچہ کہا جاتا ہے "ہم خدا سے حجاج کی تلوار اور ابن حزم کی زبان سے پناہ مانگتے ہیں"۔

قطب ربانی امام عبدالوہاب شعرانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۱) متوفی ۹۷۳ھ رقمطراز ہیں

وليحذر كل الحذر من مطالعة كتب (ابي) محمد بن حزم الظاهري الا بعد التضلع من علوم الشريعة لا سيما فيها مما يتعلق باصول الدين و قواعد العقائد والمعاني والحقائق لانه رحمه الله تعالىٰ لم تكن له يد في هذه العلوم وانما اخذها بالفهم فلم يحسن كلامه فيها. (لطائف المنن، ج ۲، ص ۹۲، مطبوعه مصر، باب ۱۰)

"ابن حزم ظاہری (غیر مقلد) کی کتابوں کے مطالعہ سے پوری طرح احتراز کرنا چاہیے۔ البتہ جب علوم شریعت میں کمال حاصل ہو جائے خاص طور پر علوم شریعت کی ان باتوں میں جن کا تعلق اصول دین، عقائد، معانی اور حقائق سے ہے۔ کیونکہ اس کو ان علوم میں پوری دستگاہ حاصل نہ تھی۔ ان کو اس نے محض اپنی سمجھ سے نکالا ہے اسی وجہ سے ان (علوم) میں اس سے اچھا کلام نہیں ہوا"۔

عبدالحی کتانی، حافظ ذہبی متوفی ۷۴۸ھ کی کتاب "سیر النبلاء" سے ان کا کلام نقل کرتے ہیں

لا نوافقه في كثير مما يقوله في الرجال والعلل والمسائل المشبعة في الاصول والفروع ونقطع بخطئه في غير ما مسألة. (فهرس الفهارس والاثبات، ج ۱، ص ۲۶۲)

"میں بہت سی ان باتوں میں جو اس نے رجال، علل اور اصول و فروع میں منکرہ متفرق مسائل کے متعلق کہی ہیں، موافقت نہیں کرتا۔ میں اس کو بہت مسائل میں قطعی طور پر

۱۔ [illegible] (ص ۳۰۲)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خطا کار سمجھتا ہوں"۔

سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ رقم طراز ہیں

"وہابیہ کا ایک پاپا امام ابن حزم غیر مقلد ظاہر المذہب مدعی عمل بالحدیث مست ہو کر بک گیا کہ خدا کے بیٹا ہو سکتا ہے۔ ملل ونحل میں کہتا ہے: اللہ تعالیٰ قادر علی ان یتخذ ولدا اذ لو لم یقدر لکان عاجزا" (دامان باغ سبحان السبوح، ص ۱۳۳)

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ارقام فرمایا:

"حضرات مبتدعین کے معلم شفیق ابلیس خبیث علیہ اللعن نے یہ عجز و قدرت کا نیا شگوفہ ان دہلوی بہادر سے پہلے ان کے متقدمی ابن حزم فاسد الحزم فاقد الجزم ظاہر المذہب ردی المشرب کو بھی سکھایا تھا۔ کہ اپنے رب کا ادب و اجلال یکسر پس پشت ڈال کر کتاب الملل والنحل میں بک گیا کہ (انہ تعالیٰ قادر الخ) اللہ اپنے لئے بیٹا بنانے پر قادر ہے۔ کہ قدرت نہ مانو تو عاجز ہوگا۔ تعالیٰ عما یقولون علوا کبیرا تکاد السموت یتفطرن منہ و تنشق الارض و تخر الجبال ہدا ﴿۹۰﴾ ان دعوا للرحمن ولدا ﴿۹۱﴾ وما ینبغی للرحمن ان یتخذ ولدا" (سبحان السبوح، ص ۳۸)

اعلیٰ حضرت علامہ نابلسی سے ناقل

"وقع لابن حزم هذیان بين البطلان ليس له قدوة ورئيس الا شيخ الضلالة ابليس یعنی مسئلہ قدرت میں ابن حزم سے وہ بہکی بہکی بات کھلی باطل واقع ہوئی جس میں اس کا کوئی پیشوا نہیں مگر سردار گمراہی ابلیس" (سبحان السبوح، ص ۳۸)

مولوی عبدالحی لکھنوی متوفی ۱۳۰۴ھ نے لکھا ہے

"علامہ عبدالغنی نابلسی (متوفی ۱۱۴۳ھ) در مطالب وفیہ می آرند.....

ووقع لابن حزم ما هو بين البطلان حيث قال انه تعالى قادر على ان يتخذ ولدا اذ لو لم يقدر عليه لكان عاجزا وقد ضلله بعض الاحياء من

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

المبتدعة فانظر الی اختلال هذا المبدع الخ"

(فتاوی عبدالحئی کتاب العقائد ج ا ص ۴ (سبحان السبوح، ص ۳۸)

خطیب بغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ

کنیت ابوبکر ہے نام و نسب یہ ہے:

احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی الشافعی البغدادی متولد ۳۹۲ھ مقام ولادت عراق کے قریہ درزیجان متوفی ۷ ذوالحجہ ۴۶۳ھ حافظ ابونعیم (صاحب دلائل النبوۃ و حلیۃ الاولیاء) وغیرہ محدثین کے شاگرد ہیں۔

تصانیف تقریباً سو ہیں۔ زیادہ مشہور تاریخ بغداد ہے۔

خطیب کے متعلق ابن جوزی کا بیان

کان ابوبکر الخطیب قدیماً علی مذهب احمد بن حنبل فمال علیه اصحابنا لما راوہ من میله الی المبتدعة و آذوه فانتقل الی مذهب الشافعی وتعصب فی تصانیفه علیهم فرمز الی ذمهم وصرح بقدر ما امکنه... وکان فی الخطیب شیئان احدهما الجری علی عادة عوام المحدثین فی الجرح والتعدیل فانهم یجرحون ما لیس بجرح وذالک لقلة فهمهم والثانی التعصب علی مذهب احمد واصحابه.

"ابوبکر خطیب پہلے امام احمد بن حنبل کے مذہب پر تھے۔ اور جب ہمارے اصحاب نے ان کا میلان کچھ مبتدعہ کی طرف دیکھا تو وہ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور انہوں نے ان کو اذیتیں پہنچائیں تو شافعی بن گئے اور اپنی تصانیف میں حنابلہ کے خلاف تصسب برتا اور جہاں تک ہو سکا کھلم کھلا ان کی مذمت کی ورنہ اشارہ کنایہ میں مذمت کر گئے۔۔۔ خطیب میں دو باتیں تھیں۔ ایک یہ کہ عوام محدثین کی طرح جرح و تعدیل میں بے باک تھے۔ کیونکہ وہ ان باتوں پر بھی جرح کر دیتے ہیں جو قابل جرح نہیں ہوتیں اور یہ ان کی قلت فہم کی علامت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے اور دوسرے وہ امام احمد کے مذہب اور ان کے اصحاب کے معاملہ میں تعصب سے کام لیتے تھے"

پھر آگے علامہ محدث اسماعیل بن ابی الفضل قومی سے خطیب بغدادی کی مذمت نقل کی ہے۔ بوجہ اس کے قلت انصاف اور متکلمین واشاعرہ سے تعصب کے
(المنتظم، ج ۸، ص ۲۶۹، ماخوذ از فوائد)

ابن طیوری کا بیان

جمال الدین تغری بردی نے النجوم الزاهرة فی ملوک مصر و القاهره ج ۵، ص ۸۷ میں شیخ ابی الحسین ابن طیوری کا حسب ذیل بیان نقل کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں:

اکثر کتب الخطیب مستفادة من کتب الصوری (یعنی اخذها برمتها) منها تاریخ بغدادی الذی تکلم فیه فی غالب علماء الاسلام بالالفاظ القبیحة بالروایات الواهیة الاسناد المنقطعة حتی امتحن فی دنیاه بامور قبیحة نسال الله السلامة و حسن العاقبة ورمی بعظام

"خطیب کی بیشتر کتابیں صوری کی کتابوں سے ماخوذ ہیں یعنی ساری کی ساری کتابیں اسی صوری کی کتابوں سے لیں۔ انہیں سے تاریخ بغدادی ہے۔ جس میں بیشتر علماء اسلام پر برے الفاظ میں واہیات روایتوں اور منقطع سندوں کے ساتھ کلام کیا ہے۔ یہی وجہ تھی وہ اس دنیا میں مبتلا ہوا (اللہ تعالیٰ بچائے اور اچھا انجام ہو) اور اس کو ہڈیاں ماری گئیں"۔

علامہ محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ

نام عبدالرحمٰن، ابوالفرج کنیت "ابن جوزی" عرف ہے سلسلہ نسب یہ ہے:
عبدالرحمٰن بن ابی الحسن علی محمد بن علی (بن الجوزی) القرشی التیمی البکری الصدیقی البغدادی الحنبلی بلاغت الواعظ سوا سو چند کتابوں کے مصنف تولد ۵۰۸ھ یا ۵۱۰ھ مولد بغداد متوفی ۵۹۷ھ مدفن بغداد شریف۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

امام سیوطی (1) رضی اللہ تعالیٰ عنہ متولد ۸۴۹ھ متوفی ۹۱۱ھ رقم طراز ہیں

ان کتاب الموضوعات جمع الامام ابی الفرج ابن الجوزی قد نبه الحفاظ قدیمًا وحدیثًا علی ان فیه متساهلًا کثیرا و احادیث لیست بموضوعة بل هی من وادی الضعیف وفیه احادیث حسان واخری صحاح.

"کتاب الموضوعات جو ابن جوزی نے جمع کی ہے۔ اگلے پچھلے حفاظ احادیث نے اس بات پر تنبیہ کی ہے کہ اس میں بہت تساہل ہے۔ اور بہت سی احادیث جو موضوع نہیں (ابن جوزی نے انہیں موضوع کہا) بلکہ از قبیل ضعیف ہیں۔ اور بعض حسن ہیں اور بعض صحیح"۔ (تعقبات سیوطی علی موضوعات ابن جوزی، ص ۲، مطبوعہ محمدی لاہور، ۱۸۸۶ء)

حضرت محدث دہلوی (2) رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا رقم طراز ہیں

ابن جوزی را کتابی است در موضوعات حدیث که افراط کردہ است

1۔ مجدد ملت نہم (فتاوی عبدالحی) خاتم الحفاظ امام جلال الدین سیوطی (جنہوں نے ۷۲ مرتبہ (فیض باری، ج ۱، ص ۲۰۴) ۷۵ مرتبہ جاگتے ہوئے حضور ﷺ کی زیارت کی۔ (کتاب المیزان للشعرانی، ج ۱، ص ۴۱، سعادت الدارین للنبہانی، ص ۴۳۸)

ملا علی القاری حنفی امام سیوطی کی تعریف میں یوں رطب اللسان ہیں:

شیخ مشائخنا السیوطی هو الذی احیا علم التفسیر المأثور فی الدر المنثور وجمع جمیع الاحادیث المتفرقة فی جامعه المشهور وما ترک فنا الا وله فیه متن او شرح مسطور بل وله زیادات ومخترعات یستحق ان یکون هو المجدد فی القرن المذکور کما ادعاه وهو فی دعوته مقبول ومشکور ملا۔ مرقاۃ شرح مشکوۃ، ج ۱، ص ۲۲۴

حضرت قبلہ عالم (خواجہ نور محمد) مہاروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محفل میں ایک دن علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ کی تصانیف کا ذکر ہو رہا تھا کہ آپ نے فرمایا کہ انہیں ہر روز عالم بیداری میں سرور عالم ﷺ کی زیارت ہوتی تھی۔ ایک روز نماز صبح کے بعد خلوت سے اس وقت تک باہر نہیں آئے تھے جب تک انہیں یہ نعمت حاصل نہ ہوئی۔

خلاصۃ الفوائد، ص ۷۵، ملفوظات قبلہ عالم مہاروی اصل فارسی مرتبہ حکیم محمد عمر رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ مولوی بشیر احمد اختر [دائرہ اظفر پوری]

2۔ شیخ المحدثین سند المحققین مجدد الاسلام حادی عشر حضرت شاہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی (بقیہ اگلے صفحہ پر)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

درانجا درنسبت وضع باحادیث وحکم کرده است دروی به بسیاری از احادیث بمجرد توهم ومخالفت آنچه نزد وی بود از علم وشیخ ابن حجر عسقلانی دربسیاری از مواضع بر وی بحث کرده و گفته اعتماد نیست بر وی درنسبت وضع باحادیث.... وابن جوزی را کتابی است مشهور مسمی بتلبیس بیان کرده است دروی طریق حالی که راه یافته است شیطان بطوائف مردم وقع شده اند در بدعت و خلاف سنت خصوصا بر طائفه صوفیه و مبالغه کرده وانکار بر ایشان و نسبت کرده بزرگان این طائفه علیه را بجهل وجنون و حماقت باوجود آنکه کتابها خود را مطرز ساخته است بکلمات غریب و حکایات عجیب ایشان و بحقیقت این نیز از تلبیس ابلیس ست که بروی ازین راه درآمد و مغرور ساخت و وی اگرچه سوگند میخورد که غرض من اظهار علم و تائید سنت است تا اتباع آن کنند نه تشنیع عباد الله الصالحین ولیکن افراطا وتجاوز وی از حد اعتدال و رد و تشنیع دلالت برخلاف آن دارد و ظاهر میشود که وی از منکرین این طائفه علیه است ونزاع حقیقی دارد با ایشان وسیدی احمد زروق ره(۱)☆ (متوفی ۸۹۹ھ)

(بقیہ صفحہ گزشتہ) دہلوی حنفی مولد ۹۵۸ھ متوفی ۱۰۵۲ھ (جنہوں نے روایت حدیث کی اجازت خود حضور ﷺ سے لی (در الثمین شاہ ولی اللہ ص ۳) شیخ محقق جلیل القدر اولین محدث کے امام (فتاویٰ عزیزی ج ۱ ص ۵) اور شیخ اجل تھے (فتاویٰ عزیزی ج ۲ ص ۱۰۷) اور جو اپنے زمانے کے فقیہ، محقق، محدث، مدقق، بقیۃ السلف، حجۃ الخلف، مؤرخ، منبع فخر ہندوستان، جامع علوم ظاہری و باطنی، متصوف و صوفی تھے" آپ ہی ایسے شخص ہیں جنہوں نے پہلے پہل حدیث کا علم عرب ممالک سے ہندوستان منتقل کیا (حدائق حنفیہ ص ۴۰۰)

"شیخ محمد عبدالحق محدث دہلوی حضوری کو روز مرہ دربار نبوی میں حاضری کی دولت نصیب ہوتی تھی"۔

"الاضافات الیومیہ للتھانوی" اشرف المطابع تھانہ بھون

۱۔ ان کے متعلق شیخ محقق مرج البحرین ص ۲۰ میں ان الفاظ سے تحریر فرماتے ہیں:

"الشیخ الامام الہمام قدوۃ الاتقیاء زین وجہ العصر من صاحب الطریق الحکم والسائل الکامل الفاضل المحرر المتقن المتقیم الامام العالم العامل الحکیم المحدث المحقق شہاب الحق والحقیقۃ والشریعۃ والدین سیدی احمد (بقیہ اگلے صفحہ پر)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گفته است که تحذیر کرده اند ناصحان ازین کتاب وے که مورث سوء ظن ست به کبار مشائخ.... وبالجمله بود ابن جوزی عالم فاضل ولکن مغرور شد بعلم وفضل خود و بود متعسف غلیظ خشن عافاه الله وبعید بود از طریقه قوم و محبت و اعتقاد ایشان وسخت تر از همه آنکه در بغداد بوده در زمان کرامت نشان شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی ومحروم بود از برکات صحبت و حسن عقیدت بایشان وسلوک میکرد باآنحضرت طریقه اجتناب وانکار اعاذنا الله من ذلک تاآنکه بود که تصنیف میکرد کتاب در ذکر زهاد عباد زمان خود ازبغداد وغیر آن از بلاد و ترشیح وتکمیل نمیکرد آن را بجمیل ذکر حضرت شیخ و شمرده شده است این حال از روے جهل وغرور بظاهر علم و فضل و شیخ عالم عارف کامل خواجه پارسا قدس روحه.... درفصول سته.... درذکر ابن جوزی.... فرموده اند.... بیرون آورده شد از زندان واسط و پنهان ماند در نهان خانه پنج سال بسبب انکار وے برشیخ عبدالقادر قطب الاولیاء وتاج المفاخر وبر غیر وے از شیوخ اهل المعارف و بود این انکار وے از جمله خذلان و تلبیس شیطان و غرور او عجب از وے در انکار وے بر ایشان و حال آنکه بمحاسن کلمات و ذکر

(بقیہ صفحہ گزشتہ) بالمغرب ابی الحسن ... کے اکابر علمائے وقت اور اعاظم مشائخ مغرب سے مسلم جامع مشائخ اور یاد
عرب ہوئے مقدمہ الفاضل علیہ رحمۃ واسعۃ کاملۃ ۱۲
شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی ان کے متعلق فرماتے ہیں:
"الشیخ زروق جلیل القدر شخص تھے ان کے مرتبہ کمال کی تعریف بیان سے باہر ہے۔ وہ متاخرین صوفیائے کرام کے ان محققین سے ہیں۔ جنہوں نے حقیقت و شریعت کو جمع کیا ہے۔ شیخ شہاب الدین قسطلانی ... اور ان کے جیسے بڑے بڑے علماء نے ان کی شاگردی پر فخر و ناز کیا ہے"۔ (بستان المحدثین ص ۳۰۶)

☆قال الشیخ المحقق الدهلوی فی المکتوبات علی هامش اخبار الاخیار ص ۲۲۰
قال زروق فی قواعد الطریقة فی الجمع بین الشریعة والحقیقة حذر الناصحون من تلبیس ابلیس لابن جوزی... ومن مواضع من الاحیاء للغزالی ۱۲ الخ]

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مقامات و حالات ایشان معترز میگردند کلام خود راہ واگر سلامت می ماند ملبس ومتحلی مجلل محاسن. (انتھی بلفظ ملخصا اشعۃ اللمعات ج ۱ ص ۴۲، ۴۳) وایضاً نقد علیہ فی نشر المحاسن الغالیۃ للامام الیافعی ص۳۸، ۴ ص ۳۹۲ قبل بیان ماحصیۃ التصوف و شواھد الحق للعارف النبھانی ص ۱۵۹، ۱۲۰، ردنا کلام ابن الجوزی، شفاء السقام للامام السبکی ص ۲۹)

"موضوع احادیث میں ابن جوزی کی کتاب ہے جس میں اس نے احادیث کی نسبت (موضوع حکم لگانے میں افراط سے کام لیا ہے) اور بہت سی احادیث پہ محض وہم سے اور اپنے اس علم کی وجہ سے جو کچھ اس کے پاس تھا، حکم وضع چسپاں کیا۔ شیخ ابن حجر عسقلانی نے بہت جگہ اس پر بحث کی ہے۔ اور فرمایا کہ نسبت وضع احادیث میں اس پر اعتماد نہیں ہے۔ اور ابن جوزی کی ایک مشہور کتاب ہے۔ جس کا نام ہے "تلبیس ابلیس" اس میں اس نے ان طریقوں کا بیان کیا ہے کہ شیطان نے جن طریقوں سے لوگوں کے گروہوں میں راہ پائی کہ جس کی وجہ سے لوگ بدعت اور خلاف سنت میں پڑے ہیں۔ خصوصا گروہ صوفیہ اور صوفیہ کرام کے رد اور انکار میں اس نے مبالغہ کیا ہے اور اس طائفہ کے بزرگوں کو جہالت اور پاگل پن اور حماقت سے منسوب کیا۔ اس کے باوجود اس نے اپنی کتابوں کو ان بزرگوں کے کلمات غریب اور حکایات عجیب سے مزین کیا ہے اور حقیقت میں یہ بھی شیطان کے دھوکے سے ہے کہ اس پر اس راستے سے آیا اور اسے مغرور کر دیا۔ اگرچہ ابن جوزی نے یہ قسم اٹھائی ہے کہ میرا مقصد اظہار علم تائید سنت ہے تاکہ (لوگ) اس کی اتباع کریں۔ نہ یہ کہ اللہ تعالٰی کے نیک بندوں کو برا بھلا کہنا۔ لیکن اس کا بزرگان دین کے رد اور تحقیر میں حد اعتدال سے تجاوز اور افراط اس کے خلاف پر دلالت کرتا ہے اور ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اس طائفہ (صوفیہ کرام) کے منکرین سے ہے اور ان سے حقیقی نزاع رکھتا ہے اور میرے سردار زروق رحمہ اللہ تعالٰی نے فرمایا: کہ نصیحت کرنے والوں نے ابن جوزی کی کتاب "تلبیس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ابلیس" کے دیکھنے سے ڈرلیا کیونکہ وہ بڑے بڑے بزرگوں کے حق میں بدظن کرتی ہے۔

خلاصہ یہ کہ ابن جوزی عالم فاضل تھا۔ لیکن وہ اپنے علم اور فضل اور جمالی (یا جلالی واللہ ورسولہ اعلم) کی وجہ سے مغرور ہوا۔ اور وہ متصف غلبۂ طبیعت اور کھردرے مزاج والا تھا۔ مولیٰ کریم اسے معاف کرے۔ اور قوم اولیاء کے طریقہ اور ان کی محبت اور ان کے اعتقاد سے دور تھا اور سخت تر بات یہ ہے۔ کہ وہ ابن جوزی شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں تھا۔ اور ان کی محبت کی برکات اور ان سے حسن عقیدت کے فیوضات سے محروم تھا۔ اور اس نے حضرت سے اجتناب اور انکار کا طریقہ اختیار کیا ہوا تھا۔ (اللہ تعالیٰ اس سے پناہ دے) یہاں تک کہ اس نے اپنے زمانہ کے ان عابدوں، زاہدوں کے ذکر میں کتاب لکھی جو بغداد اور دوسرے بلاد (شہروں) میں قیام پذیر تھے لیکن اس نے کتاب کو حضرت پیران پیر محبوب سبحانی کے ذکر جمیل سے مزین اور مکمل نہ کیا اس کا یہ حال از روئے جہل اور ظاہر علم و فضل پہ غرور کی وجہ سے ہے۔ شیخ عالم عارف کامل خواجہ محمد پارسا قدس سرہ نے کتاب "فصول ستہ" میں ابن جوزی کے ذکر میں فرمایا:

"(ابن جوزی) کو واسط کی قید سے نکالا گیا اور پانچ سال تک تنگ کمروں میں چھپا رہا اس وجہ سے کہ اس نے قطب الاولیا تاج الفاخر شیخ عبدالقادر اور دوسرے بزرگان دین اہل معارف پر انکار کیا تھا۔ اس کا یہ انکار خذلان اور تلبیس شیطان اور غرور کی وجہ سے تھا۔ اور اس کی یہ بات قابل تعجب ہے کہ وہ ان بزرگوں پہ انکار کرتا ہے۔ حالانکہ انہیں کے محاسن کے کلمات اور ذکر مقامات اور حالات سے اپنے کلام کو مزین کرتا ہے اور اگر ابن جوزی مشائخ اور علمائے باطن کے انکار سے سالم رہتا تو تحسین لباسوں سے ملبس اور مزین ہونے والا پاتے اور سالم رہتا۔

(ابن جوزی درباب حدیث مسلک تعصب گرفتہ احادیث صحیحہ و حسنہ و ضعیفہ را کہ در صحاح ستہ موجود اند موضوع گفتہ چنانچہ ابن حجر وغیرہ تصریح آں ساختہ" (فتاویٰ عبدالحی، ص ۹۱)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دیوبندیوں کے مولوی محمد انور کشمیری نے لکھا ہے

"ان ابن الجوزی ادخل هذا الحدیث فی الموضوعات وکذا حدیثین من صحیح مسلم وقد صرح اصحاب الطبقات ان ابن الجوزی راکب علی مطایا العجلة فیکثر الاغلاط ورایت له مصیبة اخری وهی انه یرد الاحادیث الصحیحة کلما خالفت عقله وفکره.... وصرح السیوطی فی "اللآلی المصنوعة" ان ابن الجوزی غال فی الحکم بالوضع حتی اشتهر فی شدته.... ومن ههنا لا یعباء المحدثون بجرح ابن الجوزی"

(فیض الباری، ج ۳، ص ۴۲)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علامہ ابن تیمیہ

(اور اس کے اتباع ابن قیم و ابن کثیر وغیرہ)

احمد نام، ابو العباس کنیت، اور ابن تیمیہ عرف ہے اور سلسلہ نسب یہ ہے: احمد بن عبدالحلیم بن عبدالسلام بن عبداللہ بن ابی القاسم الخضر نمیری حرانی دمشقی۔ تین سو مجلدات کے مؤلف (زرقانی ج ۳ ص ۴۴۸) متولد ۶۶۱ھ ۶۳ ۱۲ء مولد "حران" ابن تیمیہ کا قلعہ دمشق میں بحالت قید ۲۰ ذی القعدہ ۷۲۸ھ میں انتقال ہوا۔

حافظ ذہبی (متوفی ۷۴۸ھ) معجم الشیوخ میں لکھتے ہیں

انہ العی لا یلتزم بمذھب (طبقات ص ۳۹۰)

"جب (ابن تیمیہ) فتویٰ دیتا کسی مذہب کا پابند نہ ہوتا یعنی غیر مقلد ہوتا تھا"۔

قاضی شوکانی متوفی ۱۲۵۰ھ غیر مقلد نے لکھا ہے

اقول انا لا اعلم بعد ابن حزم مثلہ "البدر الطالع" ج ۱ ص ۶۳

"میں کہتا ہوں کہ ابن حزم کے بعد ابن تیمیہ جیسا میں نہیں جانتا (کیونکہ یہ دونوں غیر مقلدیت اور وہابیت کے ستون ہیں۔ کند ہم جنس با ہم جنس پرواز)"۔

علامہ ذہبی (متوفی ۷۴۸ھ) نے لکھا ہے

انا لا اعتقد فیہ عصمۃ بل ان مخالف لہ فی مسائل اصلیۃ و فرعیۃ .... فان کبارھم.... ینقمون علیہ اخلاقاً وافعالاً و کل احد یوخذ من قولہ ویترک (بحوالہ فوائد ص ۲۴۴)

"میں ابن تیمیہ کی عصمت کا قائل نہیں بلکہ میں تو بہت سے اصولی اور فروعی مسائل میں اس کا مخالف ہوں۔ بڑے بڑے علماء ابن تیمیہ کے اخلاق اور افعال سے ناراض تھے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور ہر ایک اپنی بات پہ پکڑا جاتا ہے، اور چھوڑا جاتا ہے"۔

شوکانی (متوفی ۱۲۵۰ھ) نے لکھا ہے

واول ما انکر علیہ اھل عصرہ فی شھر ربیع الاول ۶۹۸ھ (البدر الطالع ص ۶۵)

"ابن تیمیہ کے معاصرین نے سب سے پہلے ربیع الاول ۶۹۸ھ میں اس پہ اعتراض و انکار کیا تھا"۔

علامہ علائی دمشقی کا بیان

ابن تیمیہ سے اصول و فروع میں بہت سی غلطیاں ہوئی ہیں۔۔۔ چنانچہ ابن تیمیہ کے معاصرین میں سے حافظ صلاح الدین خلیل علائی دمشقی المتوفی ۷۶۱ھ نے اپنے ایک مکتوب میں ابن تیمیہ کے تفردات کو یکجا جمع کر دیا ہے۔ ان کا وہ معلومات افزا مکتوب محدث ناقد شیخ محمد زاہد کوثری نے ذخائر القصر کے حوالے سے "السیف الصقیل" میں نقل کیا ہے۔ جو پڑھنے کے لائق ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

قال الحافظ ابن طولون (متوفی ۹۵۳ھ) ترجمہ فی الرسالۃ المسطرفۃ ص ۱۵۸) فی "ذخائر القصر فی تراجم نبلاء العصر" عند ذکرہ سبب انتقال الشیخ عبدالنافع بن عراق من المذھب الحنبلی الی المذھب الشافعی بعد ان جعلہ والدہ حنبلیا قال الحافظ صلاح الدین العلائی ۔۔۔۔ ذکر المسائل التی خالف فیھا ابن تیمیۃ الناس فی الاصول والفروع فمنھا ما خالف الاجماع و منھا ما خالف فیھا الراجح فی المذاھب. فمن ذالک یمین الطلاق قال بانہ لا یقع عند وقوع المحلوف علیہ بل علیہ فیھا کفارۃ یمین ولم یقل قبلہ بالکفارۃ فیھا واحد من فقھاء المسلمین البتۃ و دام افتاؤہ بذلک زمانا طویلا وعظم الخطب ووقع فی تقلیدہ جم غفیر من

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

العوام وعم البلاء وان الطلاق الحائض لا يقع وكذالک الطلاق فی طهر جامع فيه زوجة وان الطلاق الثلاث يرد الی واحدة(۱)

وكان قبل ذالک قد نقل اجماع المسلمين في هذه المسئلة خلاف ذالک و ان من خالفه فقد كفر، ثم انه افتى بخلافه اوقع خلقا كثيرا من الناس فيه وان الصلوة اذا تركت عمدا لا يشرع قضاءها و ان الحائض تطوف في البيت من غير كفارة و هو مباح لها و ان المكوس حلال لمن اقطعها واذا اخذت من التجار اجزء لهم عن الزكوة و ان لم يكن باسم الزكوة ولا على اسمها وان المائعات لا تنجس بموت الفارة و نحوها فيها وان الجنب ليصلي تطوعه بالليل بالتيمم ولا يؤخره الى ان يغتسل عند الفجر و ان كان بالبلد و قدرأيت من يفعل ذالک ممن قلده فمنعته منه و سمعته حين سئل عن رجل قدم فراشا لامير فيجنب بالليل في السفر و يخاف ان اغتسل عند الفجر يتهمه استاذ فافتاه بصلاة الصبح بالتيمم و هو قادر على الغسل و سئل عن شرط الواقف فقال غير معتبر بالكلية بل الوقف على الشافعية يصرف الى الحنفية و على الفقهاء الى الصوفية و بالعكس و كان يفعل في مدرسته فيعطي منها الجند و العوام ولا يحضر درسا على اصطلاح الفقهاء شرط الواقف بل يحضر فيها ميعادا يوم الثلاثاء و يحضره العوام و يستغني بذالک عن الدرس وسئل عن جواز بيع امهات الاولاد فرجحه وافتى به

---

۱. وذهب جماهير العلماء من التابعين ومن بعده منهم الاوزاعي والنخعي والثوری وابوحنيفة واصحابه ومالک واصحابه والشافعي واصحابه واحمد واصحابه واسحق وابوثور وابوعبيد و آخرون كثيرون على ان من طلق امرأته ثلثا وقعن ولكنه يأثم و قالوا من خالف فيه فهو شاذ مخالف لاهل السنة وانما تعلق به اهل البدع ومن لا يلتفت اليه لشذوذه عن الجماعة عمدة القاری، ج ۲۰، ص ۲۳۳، وحاشیہ صحیح بخاری، ج ۲، ص ۷۹۱]

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(ومن المسائل المتفرد بها في الاصول مسئلة الحسن و القبح التي يقول بها المعتزلة......

فقال بها و نصرها و صنف فيها وجعلها دين الله بل الزم كل ما يتبنى عليه كا لموازنة في الاعمال (فيالله حينما حكم العقل. (۱) السليم ولم يحكم عقل نفسه الظاهر اختلاله جد بما فاه به في ذات الله و صفاته تعالىٰ الله عما يقول الجاهلون واما مقالاته في اصول الدين فمنها ان الله سبحانه محل الحوادث تعالىٰ عما يقول علوا كبيرا وانه مركب مفتقر الي (اليد والعين والوجه والساق ونحوها)افتقار الكل الى الجزء و ان القرآن محدث في ذاته تعالىٰ و ان العالم قديم النوع و لم يزل مع الله مخلوقا دائما فجعله موجبا بالذات لا فاعلا بالاختيار سبحانه ما احلمه و منها قوله بالجسمية والجهة والانتقال و هو منزه عن ذالک و صرح في بعض تصانيفه بان الله بقدر العرش لا اكبر و لا اصغر، تعالي الله عن ذالک و صنف جزا في ان علم الله لا يتعلق بما لا يتناهي كنعيم اهل الجنة و انه لا يحيط بغير المتناهي و هي التي زلق فيها الامام (يعنى ابن الجويني) في البرهان)

(ومنها ان الانبياء غير معصومين و ان نبينا عليه و عليهم الصلوة والسلام ليس له جاه و لا يتوسل به احد الا و ان يكون مخطئا و صنف في ذالک عدة اوراق و ان انشاء السفر لزيارة نبينا ﷺ معصية لا تقصر فيها الصلوة و بالغ في ذالک ولم يقل به احد من المسلمين قبله. و ان عذاب اهل النار ينقطع ولا يتابد (وجزء التقى السبكى في الرد على

۱۔(هكذا في الاصل والصحيح ان يكون هكذا "حينما حكم العقل حكم العقل السليم ۱۲ مصحح]

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مطبوع) و من الراده ايضا ان التوراة والانجيل لم تبدل الفاظهما بل هي باقية على ما انزلت انما وقع التحريف في تاويلهما و له فيه مصنف آخر ما رايت و استغفر الله من كتابة مثل هذا فضلا عن اعتقاده انتهى ما نقله ابن طولون عن الصلاح العلائي.

و مما ذكره ابن رجب في مفرداته ارتفاع الحدث بالمياه المعتصرة كماء الورد و نحوه وجواز المسح على كل ما يحتاج في نزعه من الرجل الى معالجة باليد او بالرجل الاخرى و عدم توقيت المسح على الخفين مع الحاجة و جواز التيمم خشية فوت الوقت لغير المعذور و فوت الجمعة والعيدين لاحد لا قل الحيض ولا اكثره ولا لسن الاياس وان قصر الصلوة يجوز في قصير السفر و طويله و ان البكر لا تستبرئ ولو كانت كبيرة.

وانه لا يشترط الوضوء لسجود التلاوة و انه يجوز المسابقة بلا محلل واستبراء المختلعة بحيضة و كذا الموطؤة بشبهة والمطلقة آخر ثلاث تطليقات و غيرها فكم له من شواذ ابن تيمية و قد ذكر ابن حجر الهيثمي في الفتاوىٰ الحديثية كثيرا من شواذ ابن تيمية و قد حاول الشيخ نعمان الآلوسي باشارة صديق (حسن) خان الذي كان له به صلة مادية معينة الرد عليه في جلاء العينين متوخيا لبرئة ساحة ابن تيمية من تلك الشواذ لكن سقط في يده حيث فضحت هذه المرحلة من الدعاية لابن تيمية بطبع كتب له فيما بعد تصرح بها نفي هو عنه بل ربما تطبع له كتب اخرى مثل (التاسيس في رد اساس التقديس) بالنظر الى ان بعض صنائع الحشوية تقلد حلبها فيخربون بيوتهم بايديهم وايدي المسلمين وفيما ذكرنا كفايته في لفت النظر الى نماذج من مفرداته. والشيخ نعمان المذكور ناقض

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حیث یناقض کلامه فی المذکور مسطره هو فی (خاتمة المواعظ) لکن قاتل الله المادة ما دخلت فی شیء الا افسدته وهو لیس بامین علی طبع تفسیر والده(۱)

ولو قابله احدهم بالنسخة المحفوظة الیوم بمکتبة راغب باشا باسطنبول وهی النسخة التی کان المؤلف اهداها الی سلطان عبدالمجید خان لوجد ما یطمئن الیه نسال الله السلامة ("السیف الصقیل فی الرد علی ابن زفیل" طبع اول مطبعة السعادة مصر ۱۹۳۷ء ص ۱۴۱ تا ۱۴۴) فوائد لا ص ۲۴۶ تا ۲۵۴)

"حافظ ابن طولون نے "ذخائر القصر فی تراجم نبلاء العصر" میں ش عبدالنافع بن عراق کے تبدیلی مسلک کا سبب بیان کرتے ہوئے کہا کہ ان کے والد نے تو ان کو حنبلی بنایا تھا۔ مگر انہوں نے حنبلی مذہب کو چھوڑ کر شافعی مسلک اختیار کیا" لکھا ہے کہ حافظ صلاح الدین علائی نے اصولی و فروعی مسائل کا ذکر کیا ہے۔ جن میں ابن تیمیہ نے خلاف کیا ہے۔ چنانچہ بعض ان میں سے وہ ہیں جن کے اندر ابن تیمیہ نے اجماع کے خلاف کیا ہے۔ اور بعض وہ ہیں۔ جن میں مذاہب راجح کے خلاف کیا ہے۔ ان ہی میں سے طلاق یمین یعنی وہ طلاق جو قسم کے ساتھ وابستہ ہوتی ہے۔ اس کے متعلق انہوں نے کہ ہے کہ جس چیز پر قسم کھائی ہے اس کے واقع ہونے کے بعد وہ واقع نہیں ہوتی ہے۔ بلکہ قسم کھانے والے پر قسم کا کفارہ واجب ہو جاتا ہے حالانکہ اس سے پہلے اس مسئلہ میں فقہا امت میں سے کبھی کوئی فقیہ کفارہ کا قائل نہیں ہوا۔ اور ایک زمانہ دراز تک اس کا بھی فتو رہا ہے اور مصائب بڑھتے رہے۔ عوام کی ایک بڑی بھاری اکثریت نے اس کی تقلید کر اور یہ بلا عام ہو گئی۔ اور یہ بھی کہ طلاق حالت حیض میں واقع نہیں ہوتی اور اسی طرح طلا

1. [اسمه محمود والآلوسی صاحب تفسیر روح المعانی نقد علیه وعلی ابیه هو واحد اله للنبهانی ص ۲۳۲، ۲۳۳، ص ۲۴۴، ۲ ، ۱۱ ملخصاً]

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس طہر میں واقع نہیں ہوتی ہے جس میں ہم بستری ہو چکی ہو۔ اور یہ بھی کہ تین طلاقوں سے ایک ہی طلاق واقع ہوتی ہے حالانکہ اس سے پہلے وہ اس مسئلہ میں مسلمانوں کا اجماع اس کے خلاف نقل کر چکا ہے۔

نیز یہ بھی کہ جس نے اس کی مخالفت کی اس نے کفر کیا پھر اس نے اس کے خلاف فتویٰ دیا اور بڑی خلقت کو اس مسئلہ میں پھنسا دیا اور یہ بھی کہ اگر نماز کو قصداً چھوڑا جائے تو اس کی قضا جائز نہیں اور یہ بھی کہ حائضہ طواف کعبہ کرے تو اس پر کفارہ واجب نہیں طواف اس کے لئے مباح اور درست ہے۔ اور یہ کہ ٹیکس لینا اس کے لئے حلال ہے جس نے زمین کو جاگیر میں دیا ہے۔ اور اگر تاجروں سے ٹیکس لے لئے جائیں تو زکوٰۃ کے عوض میں ان کی طرف سے کافی ہے۔ اگرچہ وہ زکوٰۃ کے نام سے نہ لئے ہوں اور نہ زکوٰۃ کے دستور کے مطابق لئے ہوں اور یہ بھی کہ بہنے والی چیزیں چوہا جیسے جانوروں کے مرنے سے ناپاک نہیں ہوتیں اور یہ کہ جنبی کو نوافل رات میں تیمم سے پڑھنا چاہئیں اور ان نوافل کو فجر کے غسل تک مؤخر نہیں کرنا چاہیے اگرچہ وہ شہر میں ہو۔ میں نے ان لوگوں کو دیکھا جنہوں نے اس مسئلہ میں اس کی تقلید کی تو میں نے ان کو اس سے روکا اور میں نے ابن تیمیہ سے سنا جس وقت اس سے ایک ایسے شخص کے بارے میں سوال ہوا کہ جس نے امیر کے لیے بچھونا بچھایا اور سفر کے اندر رات میں جنبی ہو گیا اور اس کو یہ ڈر ہے کہ وہ فجر کو غسل کرے گا تو اس کا استاذ و افسر اسے متہم کرے گا تو اس نے اس کو فتویٰ دیا کہ فجر کی نماز تیمم سے پڑھ لے حالانکہ وہ غسل پر قادر تھا۔

اور اس سے واقف کی شرط کے متعلق سوال ہوا تو کہا کہ شرط کا بالکل بھی اعتبار نہیں ہے بلکہ شافعیہ پر جو وقف ہو وہ حنفیہ پر صرف کیا جا سکتا ہے۔ اور فقہاء پر جو وقف ہو وہ صوفیہ پر اور اس کے برعکس پر بھی کیا جا سکتا ہے اور اسی طرح وہ اپنے مدرسہ میں بھی کرتا تھا۔ چنانچہ وہ مدرسہ کے وقف میں سے عوام اور لشکریوں کو دے دیتا تھا اور واقف کی شرط اور فقہاء کی اصطلاح کے مطابق وہ درس میں حاضر نہیں ہوتے تھے بلکہ اس مدرسہ میں مقررہ دن مشغل کو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حاضر ہوتے۔ اور عوام بھی آتے تھے۔ اور اس وجہ سے وہ ان سے مستحق ہو جاتے تھے۔ اور ان
سے امہات اولاد (ام ولد لونڈیوں) کی خرید و فروخت کے جواز کے متعلق سوال کیا گیا۔ تو
اس نے اس کو ترجیح دی اور اس کے جواز کا فتویٰ دیا۔ وہ اصولی مسائل جن میں وہ منفرد ہے
حسن و قبح کا مسئلہ ہے جس کے معتزلہ قائل ہیں یہ بھی اس کے قائل ہو گئے اس کی حمایت کی
اور اس موضوع پر کتاب لکھی اور اس کو اللہ کا دین قرار دیا اور ہر اس بات کو جو اس پر مبنی ہو اس
کو لازم قرار دیا جیسا کہ اعمال میں موازنہ کرنا ہے۔

(پس کیا اچھا ہوتا کہ جس وقت اس نے عقل کو حکم مانا عقل سلیم کو حکم مان لیتا اپنے عقل کو
جس کی خرابی ظاہر ہے حکم نہ مانتا جس سے اس نے ذات خداوندی اور صفات الٰہیہ میں کلام
کیا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ کی ذات اس سے بالاتر ہے۔ جو جاہل اس کے متعلق کہتے ہیں)۔
اور اصول دین میں اس کے تفردات میں سے ہے کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ حوادث کے لئے
محل ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات جو وہ کہتا ہے اس سے بہت بالا و برتر ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ
مرکب ہے۔ اس کو (ہاتھ، آنکھ، چہرہ، پنڈلی وغیرہ) کی احتیاج ہے جیسے کل کو جز کی طرف
احتیاج ہوتی ہے۔

اور یہ کہ قرآن فی ذاتہ حادث ہے اور عالم قدیم بالنوع ہے۔ مخلوق ہو کر خدا کے ساتھ
اس کا تعلق دائمی ہے اس نے اس کو موجب بالذات مانا ہے فاعل بالاختیار نہیں، جو کچھ اس
نے خواب دیکھا ہے اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے۔ اور انہی میں سے اس کا ذات خداوندی
کے لئے جسمیت، جہت اور انتقال مکانی کا قائل ہونا ہے اور باری تعالیٰ کی ذات اس سے پاک
ہے اور اس نے اپنی بعض تصانیف میں بصراحت لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ عرش کے بقدر ہے
نہ اس سے بڑا ہے اور نہ اس سے چھوٹا ہے۔ حالانکہ ذات باری تعالیٰ اس سے بالاتر ہے۔
اور ابن تیمیہ نے ایک رسالہ اس مسئلے میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا علم غیر متناہی امور
سے تعلق نہیں رکھتا ہے۔ جیسے کہ جنتیوں کی نعمتیں ہیں اور یہ کہ وہ غیر متناہی کو محیط نہیں ہے یہ وہ
ہے جس میں امام (ابن جوزی) کے قدم (کتاب برہان) میں ڈگمگائے ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور انہی باتوں میں سے یہ ہے۔ کہ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام معصوم نہیں ہیں اور ہمارے نبی ﷺ کیلئے جاہ (مرتبہ) نہیں ہے۔ جو کوئی آپ کی ذات سے وسیلہ پکڑے گا وہ خطاکار ہے اور اس موضوع پر کئی ورق کا رسالہ بھی لکھا ہے۔

اور یہ کہ ہمارے نبی ﷺ کی زیارت کے لئے سفر کرنا گناہ ہے۔ اس میں نماز قصر نہیں کی جاسکتی اور اس میں بڑا ہی غلو کیا ہے۔ حالانکہ مسلمانوں میں اس سے پہلے اس کا کوئی قائل نہیں ہوا۔ اور یہ کہ دوزخیوں کا عذاب منقطع ہو جائیگا وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نہیں ہوگا۔

(تقی الدین سبکی نے ایک رسالہ میں اس کی تردید لکھی ہے جو چھپ چکی ہے)

نیز اس کے تفردات میں سے یہ ہے کہ تورات، اور انجیل کے الفاظ میں تبدیلی اور تحریف نہیں ہوئی ہے۔ بلکہ یہ اسی صورت میں موجود ہیں جس پر وہ نازل ہوئی تھیں اور تحریف ان کی تاویل میں ہوئی ہے۔ اور اس موضوع پر ان کی ایک اور تصنیف بھی ہے جو میں نے نہیں دیکھی اور میں تو اس قسم کی باتوں کے لکھنے پر اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہوں چہ جائیکہ ان کا اعتقاد رکھنا یہاں وہ مسائل جن کو ابن طولون نے صلاح الدین علائی سے نقل کیا ہے۔

اور وہ باتیں جن کا ذکر ابن رجب نے اس کے تفردات میں کیا ہے۔ نچوڑے ہوئے پانیوں سے جیسے گلاب وغیرہ کا پانی ہے۔ حدث کا اٹھ جاتا ہے۔ (یعنی پاک ہو جانا) اور ہاتھ یا پاؤں کے معالجے کے سلسلے میں کوئی چیز پاؤں پر ایسی ہو کہ اس کے اتارنے کی احتیاج ہوتی ہے۔ تو اس پر مسح کرنا درست ہے۔ اور حاجت کی صورت میں موزوں پر مسح کرنے کی کوئی مدت نہیں ہے اور غیر معذور کو وقت کے فوت ہونے، نماز جمعہ کے نکل جانے اور عیدین کے فوت ہونے کا ڈر ہو تو تیمم کرنا درست ہے۔ اور یہ کہ کم سے کم حیض کی کوئی مدت نہیں ہے اور نہ اکثر حیض کی کوئی مدت ہے اور نہ سن ایاس کی کوئی مدت ہے۔

اور نماز قصر چھوٹے اور بڑے سفر میں جائز ہے اور باکرہ کے لئے استبراء نہیں ہے۔ اگرچہ وہ بوڑھی ہو گئی ہو۔

اور وضو سجدہ تلاوت کے لئے شرط نہیں ہے اور مسابقت (گھوڑ دوڑ میں شرط) بلا محلل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے جائز ہوتی ہے۔ اور خلع حاصل کی ہوئی عورت کا ایک حیض کے آنے سے استبراء ہو جاتا ہے۔ اور اسی طرح شبہ میں جس عورت سے ہم بستری ہوئی ہو اور اسی طرح تین طلاق والی عورت وغیرہ کا استبراء ہو جاتا ہے۔ تو اب دیکھو کہ ابن تیمیہ کے کتنے شواذ اور تفردات ہیں۔ اور ان کے بہت تفردات کو حافظ ابن حجر مکی نے فتاوی حدیثیہ میں بھی ذکر کیا ہے۔ شیخ نعمان آلوسی (صاحب روح المعانی کے بیٹے) نے نواب صدیق حسن خاں (غیر مقلد وہابی) کے ایما پر جن کی طرف سے آلوسی مذکور کو مالی امداد حاصل تھی۔ "جلاء العینین" میں ابن حجر مکی پر رد کا ارادہ کیا۔ اور انہوں نے ابن تیمیہ کے دامن کو اکثر شواذ سے پاک کرنے میں بڑا زور لگایا ہے۔ مگر انہیں ندامت ہوئی کیونکہ ابن تیمیہ کی کتابوں کی اشاعت نے ان کی اس درجہ حمایت کو اس طرح رسوا کر دیا کہ جن باتوں کی انہوں نے تردید کی تھی۔ ان کتابوں میں تصریح مل گئی۔ بلکہ عنقریب ان کی اور کتابیں بھی شائع ہو جائیں گی جیسے "التاسیس فی رد اساس التقدیس" ہے جس میں حشویہ کی وہ بعض باتیں نظر آئیں گی جن کو ابھی نقل کیا ہے یہ تو اپنے گھر والوں کو اپنے اور مسلمانوں کے ہاتھوں سے خود گراتے ہیں ہم نے یوں ہی سرسری نظر میں ابن تیمیہ کے تفردات کے جو نمونے پیش کئے ہیں۔ وہ کافی ہیں۔

شیخ نعمان آلوسی (ابن صاحب روح المعانی) نے اپنی تردید آپ ہی کر لی ہے کیونکہ اس نے "غالیۃ المواعظ" میں جو کچھ لکھا ہے اس کا کلام اس کے مخالف ہے۔ اللہ تعالیٰ مادہ کو ہلاک کرے۔ [فوائد: مترجم صاحب فوائد کے یہی خط کشیدہ الفاظ ہیں مگر ٹھیک ترجمہ یہ ہے "اللہ تعالیٰ مادی امداد کو ہلاک کرے جہاں اس نے] یہ جس چیز میں داخل ہوا اس کو اس نے بگاڑا ہے۔ اس نے تو اپنے والد (محمود آلوسی) کی تفسیر (روح المعانی) کی طباعت میں بھی دیانت داری سے کام نہیں لیا اگر کوئی اس کا اس نسخے سے جس کو خود مؤلف نے سلطان عبدالمجید خاں کی خدمت میں پیش کیا جو آج بھی استنبول میں راغب پاشا کے کتب خانہ میں محفوظ ہے مقابلہ کرے گا تو اس کو اس امر کا اطمینان ہو جائے گا۔ ہم تو اللہ تعالیٰ سے بس سلامتی کی دعا کرتے ہیں۔"

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

("السیف الصقیل فی الرد علی ابن زفیل" طبع اول مطبعة السعادہ مصر ۱۹۳۷ء ص ۱۴۱ تا ۱۴۳) [وفی فیہ نظر و ان کان بناہ علی قول الثقة فتدبر ۱۲ ف] عارف ربانی عبدالوہاب شعرانی حنفی ۹۷۳ھ ابن تیمیہ کے معاصر صاحب حزب البحر، ابو العباس المرسی کے شیخ قطب الزمان والحامل فی وقتہ لواء اہل العیان حجۃ الصوفیۃ علم المهتدین زین العارفین استاذ الاکابر زمزم الاسرار و معدن الانوار القطب الغوث الجامع ابو الحسن(1)

علی الشاذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ المتوفی ۶۵۶ھ / ۶۵۴ھ ....

(جامع کرامات ج ۲ ص ۳۴۳) (و فی فیہ نظر و ان کان بناہ علی قول الثقۃ فتدبر ۱۲ ف)

فوق ابن تیمیہ سہمہ الیہ فردہ علیہ(2)

لواقح الانوار للشعرانی ج ۲ ص ۳ سے ناقل ہیں:

قال الشیخ ابو الحسن الشاذلی رضی اللہ عنہ ولقد ابتلی اللہ ھذہ الطائفۃ الشریفۃ بالخلق خصوصاً اہل الجدال فقل ان تجد منھم احدا شرح اللہ صدرہ للتصدیق بولی معین بل یقول لک نعم نعلم ان للہ تعالیٰ اولیاء واصفیاء موجودین ولکن این ھم فلا تذکر لھم احد الا اخذ یدفعہ و یرد خصوصیۃ اللہ تعالیٰ لہ ویطلق اللسان بالاحتجاج علی کونہ غیر ولی اللہ تعالیٰ و غاب عنہ ان الولی لا یعرف صفتہ الا الاولیاء فمن این لغیر الولی نفی الولایۃ عن انسان ماذاک الا محض تعصب کما نری فی زماننا ھذا انکار ابن تیمیۃ علینا وعلی اخواننا من العارفین فاحذر یا اخی ممن

1۔ از کتن یقول وسیدنا ومولانا شمس الدین حنفی المتوفی ۸۴۷ھ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ترجمۃ فی لواقح ص ۸۸ ج ۲) وجدت مقام سیدی ابی الحسن الشاذلی رضی اللہ عنہ اعلیٰ من مقام سیدی عبدالقادر الکیلانی رضی اللہ عنہ (لواقح الانوار للشعرانی ج ۲ ص ۹۱) ۱۲ منہ)

2۔ جب ابن تیمیہ فرق (ایے وجہ و رمی سہمہ الیہ ۱۲ منہ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

كان هذا وصفه و فر من مجالسته فرارك من السبع الضاري جعلنا الله و اياكم من المصدقين لاولياء ه المؤمنين بكراماتهم بمنه و كرمه انتهى. (لواقع الانوار فى طبقات الاخيار مطبوعه مصطفى البابى الحلبى بمصر ۱۳۷۳ھ الطبعة الاولى) ج ۱ ص ۷ و ذكر اوله لفظ فى " جامع كرامات الاولياء للنبهانى ج ۲ ص ۳۴۲)

شیخ ابوالحسن شاذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس طائفہ شریفہ (اولیاء اللہ) کی خلق کے ساتھ خصوصاً جھگڑالوں سے آزمائش کی ہے۔ تو تو ان میں سے کم ایسا پائے گا کہ جس کے سینہ کو اللہ تعالیٰ نے کسی ولی معین کی تصدیق کے لئے کھولا ہو بلکہ تجھے کہے گا ہاں ہم جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے اولیاء واصفیاء موجود ہیں۔ لیکن وہ ہیں کہاں؟ تو جس کا نام لے گا وہ اس کو دفع کرے گا اور اس ولی اللہ سے اللہ تعالیٰ کی خصوصیت رد کرے گا اور اپنی زبان کو (بے لگام) چھوڑ دے گا۔ اس بات پر احتجاج کیلئے کہ وہ ولی اللہ نہیں ہے۔ حالانکہ اس منکر سے بات غائب ہو گئی کہ ولی کی صفات کو اولیاء ہی جانتے ہیں تو غیر ولی کسی انسان سے ولایت کی نفی کیسے کر سکتا ہے۔ یہ محض تعصب ہی ہے۔ جیسا کہ ہم اپنے اس زمانہ میں اپنے اور اپنے عارفین بھائیوں پر ابن تیمیہ کا انکار دیکھتے ہیں۔

اے میرے بھائی جس کا یہ (ابن تیمیہ والا) وصف ہو تو اس سے ڈرتا اور اس کی مجلس سے ایسے بھاگنا جیسے نقصان دینے والے درندے سے بھاگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مولیٰ ہمیں اپنے فضل و کرم سے اور تمہیں اولیاء اللہ کی تصدیق کرنے والوں اور ان کی کرامات کے ماننے والوں سے کرے۔

علامہ نبہانی کا بیان

ناشر السنہ، قامع البدعہ فقیہ الاسلام الشیخ العارف العلام یوسف بن اسماعیل النبہانی الشافعی قاضی القضاۃ بیروت (مستند تھانوی) نے "شواهد الحق فى الاستغاثة بسيد الخلق" کا چوتھا باب مکمل ابن تیمیہ کے رد میں منعقد کیا۔ باب کا عنوان یہ ہے:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الباب الرابع فی نقل عبارات علماء المذاهب الاربعة فی الرد علی ابن تیمیة و الکلام علی بعض کتبه و مخالفته لعمل السنة فی بعض المسائل المهمة و منها اعتقاد الجهة فی جانب الله تعالیٰ و تقدس، (شواھد الحق ص ۱۳۱)

ترجمہ: چوتھا باب ان عبارات کی نقل میں جو مذاہب اربعہ کے علماء نے ابن تیمیہ کے رد میں لکھی ہیں اور اس کی بعض کتابوں اور بعض وہ اہم مسائل جن میں اس نے اہلسنت کی مخالفت کی ہے پر تبصرہ اور ان میں سے ایک مسئلہ یہ ہے کہ اس نے اللہ تعالیٰ و تقدس کے لیے جہت ثابت کی ہے۔

موصوف فرماتے ہیں" کہ ابن تیمیہ کے معاصرین سے اس کی تردید کرنے والے بعض حضرات یہ ہیں: امام صدر الدین بن الوکیل المعروف بابن المرحل الشافعی انہوں نے ابن تیمیہ سے مناظرہ بھی کیا تھا۔ امام ابو حیان [ابو حیان اندلسی نحوی] خاص کر اپنی تفسیروں " البحر المحیط " اور النهر الماد من البحر" میں امام ابن تیمیہ پر طعن و تشنیع کرتے ہیں اور ان کی ہر جگہ تحقیر کرتے نظر آتے ہیں" انتہی ملخصا (کتاب امام ابن تیمیہ ص ۷۰۹ محمد یوسف مدراسی و حوصلیم)

یہ پہلے ابن تیمیہ کے دوست تھے۔ پھر جب اس کی بدعتوں پر مطلع ہوئے تو اسے بالکل چھوڑ دیا اور لوگوں کو ابن تیمیہ سے ڈرایا۔ امام عز الدین بن جماعہ۔ رد علیه و شنع علیه کثیرا۔ انہوں نے ابن تیمیہ کا رد کیا اور اس کو بہت برا بھلا کہا۔ اور میں ان تین ائمہ کی کتب پر مطلع نہیں ہوا۔ ہاں (علامہ) ابن حجر وغیرہ نے اشارۃً ذکر کیا ہے۔ اور اس کے ہم عصر رد کرنے والوں میں سے امام کمال الدین ابن مکانی الشافعی المتوفی ۷۲۷ھ ہیں۔ (امام) ابن الوردی نے ان کو ان الفاظ سے یاد کیا ہے: غزیر العلم کثیر الفنون مسدد الفتاوی دقیق الذهن۔"

کشف الظنون میں ان کی اس کتاب کا ذکر کیا ہے" کتاب الدرة المضیة فی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الرد علی ابن تیمیۃ" انہوں نے بھی ابن تیمیہ سے اس کے مسائل میں مناظرہ کیا۔ جس کی وجہ سے وہ مذاہب اربعہ سے خارج و منفرد ہوا۔ اور ان مسائل سے بہت شنیع مسئلہ یہ ہے کہ اس نے مزارات انبیاء و صالحین خصوصاً حضور سید المرسلین ﷺ کے روضہ اطہر کی طرف جانے سے روکا اور ان سے استمداد سے بھی روکا۔ میں زملکانی کی اس کتاب پر مطلع نہیں ہوا۔ ہاں میں ان کے اس قصیدہ لطیفہ پر مطلع ہوا جو حضور نبی کریم ﷺ کی مدح میں ہے۔ جس میں انہوں نے اس فرقہ حزنہ (فرقہ ابن تیمیہ) کے رد پر تعرض کیا ہے، وہ قصیدہ یہ ہے:

یا صاحب الجاہ عند اللہ خالقہ　　ما رد جاہک الا کل افاک
انت الوجیہ علی رغم العدا ابدا　　انت الشفیع لفتاک و نساک
یا فرقۃ الزیغ لا لقیت صالحۃ　　ولا شفی اللہ یوما قلب مرضاک
ولا حظیت بجاہ المصطفی ابدا　　ومن اعانک فی الدنیا والاک

شواہد الحق ص ۱۳۱، ۱۴۲ ملخصاً

ترجمہ: عظیم مرتبہ والے اپنے خالق کے ہاں آپ کے مرتبے کو بہتان گھڑنے والے کے سوا کسی نے رد نہیں کیا۔

آپ کا دشمن ذلیل رہے آپ ہی عزت و عظمت والے ہیں اور اپنے جوانوں اور بوڑھوں کی سفارشی ہیں۔

اے گمراہ فرقہ تجھے کبھی کوئی بھلائی نصیب نہ ہو اور نہ ہی تیرے بیماروں کو خدا شفا دے۔

اور کبھی تجھے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقام و مرتبے سے کچھ نصیب نہ ہو اور نہ اس کو نصیب ہو جس نے دنیا میں تیری مدد کی اور تجھ سے محبت کی۔

علامہ سبکی (۱) کا فرمان

وصنفت ھذا الکتاب الرد علی من زعم (یعنی ابن تیمیۃ) ان احادیثا

۱۔ امام فقیہ مجتہد محدث شیخ الاسلام القاضی ابو الحسن علی بن عبد الکافی (تقی الدین سبکی شافعی) (بقیہ اگلے صفحہ پر)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الزیارۃ کلھا موضوعۃ (وغلطہ فی ص ۱۲۷۔ ۱۲۸) وان السفر الیھا بدعۃ غیر مشروعۃ وھذہ المقالۃ اظھر فسادا من ان یرد العلماء علیھا ولکنی جعلت ھذا الکتاب مستقلا فی الزیارۃ وما یتعلق بھا مشتملا من ذالک علی جملۃ یعز جمعھا علی طالبھا۔ اھ (شفاء السقام ص ۲ مطبوعہ دائرۃ المعارف دکن ۱۳۷۱ھ)

"اور یہ کتاب اس (ابن تیمیہ) کے رد پر مشتمل ہے، جس نے یہ گمان کیا کہ احادیث زیارت سب کی سب موضوع ہیں۔ اور حضور ﷺ کی زیارت کی طرف سفر ناجائز ہے۔ بدعت ہے اور یہ بات بالکل ظاہر طور پر فاسد ہے۔ علماء کے رد کرنے کی ضرورت نہیں۔ الخ"

نیز امام سبکی متوفی ۷۵۶ھ نے تحریر فرمایا

اعلم انہ یجوز ویحسن التوسل والاستغاثۃ والتشفع بالنبی ﷺ الی ربہ سبحانہ وتعالیٰ وجواز ذالک وحسنہ من الامور المعلومۃ لکل ذی دین المعروفۃ من فعل الانبیاء والمرسلین وسیر السلف الصالحین والعلماء والعوام من المسلمین ولم ینکر احد ذلک من اھل الادیان ولا سمع بہ فی زمن من الازمان حتی جآء ابن تیمیۃ فتکلم فی ذالک بکلام یلبس فیہ

(بقیہ صفحہ گزشتہ) متوفی ۷۰۲ھ قبل ۷۵۶ھ) کو "تقی الدین مجتہد المجتہدین" لکھتے۔ (رسالہ مسطر ز ص ۲۱) امام ابن حجر مکی ان کو ان کلمات سے یاد کرتے ہیں (شیخ الاسلام و علم الاعلام المجمع علی جلالتہ و اجتہادہ وصلاحہ التقی السبکی۔ الجوہر المنظم (شواہد الحق ص ۲۲۲) نیز ابن حجر نے لکھا ہے الامام المجتہد تقی الدین السبکی (کف الرعاع ص ۳) سیوطی قال حضرت ان کے متعلق فرماتے ہیں "جن کی امامت وجلالت کل خلاف وشبہہ کے بغیر یہاں تک کہ میاں نذیر حسین دہلوی نے بھی اپنے ایک معیار الحق ص ... ان کو بالاتفاق امام مجتہد مانتے ہیں" (الحاوی للفتاوی ص ۱۷)۔ انہیں امام تقی الدین سبکی نے ابن تیمیہ کا رد کیا خصوصاً ابن تیمیہ کے اختراعی ابطال مروجہ مستحب زیارت مزار اقدس حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے رد میں ایک مستقل کتاب لکھی جس کا نام ہے "شفاء السقام فی زیارۃ خیر الانام علیہ الصلوۃ والسلام"۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

على الضعفاء الاغمار وابتدع ما لم يسبق اليه في سائر الاعصار...
وحسبك ان انكار ابن تيمية للاستعانة والتوسل قول لم يقله عالم قبله
وصار به بين اهل الاسلام مثلة (شفاء السقام ص ١٢٠، شواهد الحق
ص ٢٤٣)

"(اے مسلمان) یقین کر کہ بے شک حضور علیہ السلام سے توسل، استغاثہ، اور آپ کی سفارش بارگاہ الٰہی کی طرف جائز اور حسن ہے۔ اور اس کا حسن (اچھا ہونا، مستحب ہونا) انبیاء اور مرسلین کے فعل اور سلف صالحین اور علماء اور عوام مسلمین کی سیرت سے ہے اور ہر صاحب دین معروف کے لئے امور معلومہ سے ہے۔ اور کوئی کسی زمانہ میں اس کا منکر نہ ہوا یہاں تک کہ ابن تیمیہ آیا تو اس نے اس میں ایسا کلام کیا جو کمزور نا تجربہ کار ناواقف مسلمانوں کو وہم کا دیتا ہے۔

اور ایسی بدعت نکالی جس کا کسی زمانہ میں ثبوت نہیں۔ تجھے (ابن تیمیہ کے رد میں) اتنا کافی ہے کہ ابن تیمیہ کا استعانت اور توسل سے انکار کرنا ایسا قول ہے کہ اس سے پہلے کسی عالم نے یہ قول نہ کیا اور اس قول کے سبب اہل اسلام میں مثلہ ہوا۔ (اسلام کو بگاڑ دیا گیا)"

وہی امام سبکی (متوفی ۷۵۶ھ) رقم فرماتے ہیں

ومن خطه نقلت "واما السفر للتعريف عند بعض القبور فهذا اعظم من ذالک فان هذا بدعة وشرک" (شفاء السقام ص ١٢٨).

"میں نے اس کے خط ہی سے نقل کیا ہے کہ بعض قبور کے نزدیک تعریف کے لئے سفر کرنا تو یہ اس سے بڑھ کر ہے۔ یہ بدعت ہے اور شرک ہے"۔

امام تقی الملت والدین السبکی (متوفی ۷۵۶ھ) کا ارشاد گرامی:

ومن ادعى (ابن تيمية) كما هو خطه مستفاد من الذي نقله السبكي من قبله ان قبور الانبياء وغيرهم من اموات المسلمين سواء فقد اتى امرا عظيما نقطع ببطلانه و خطائه فيه و فيه حط للرجة النبي ﷺ الى درجة

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

من سواه من المسلمين وذلك كفر متيقن فان من حط رتبة النبی ﷺ عما يجب له فقد كفر.

فان قال ان هذا ليس بحط ولكنه منع من التعظيم فوق ما يجب له قلت هذا جهل وسوء ادب.... ونحن نقطع بان النبی ﷺ يستحق من التعظيم اكثر من هذا المقدار فی حياته وبعد موته ولا يرتاب فی ذلک من كان فی قلبه شیء من الايمان (شفاء السقام ص ۱۳۰)

"جس نے یہ دعویٰ کیا (جیسے ابن تیمیہ نے) کہ انبیاء اور باقی اموات مسلمین کے مزارات برابر ہیں تو امر تعظیم لایا اس میں ہم اس کی خطا اور بطلان کو یقینی سمجھتے ہیں، اور اس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درجہ کو باقی مسلمانوں کے درجہ کی طرف گراتا ہے اور یہ بات یقینی کفر ہے۔ کیوں کہ جس نے حضور ﷺ کے رتبہ کو جو حضور کے لئے واجب اور ثابت تھا گرایا تو وہ بے شک کافر ہوا۔

اگر وہ منکر کہے کہ یہ گرانا نہیں بلکہ ثابت سے زیادہ تعظیم کی رکاوٹ ہے میں کہتا ہوں کہ یہ جہل اور بے ادبی ہے۔ اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دنیاوی زندگی میں اور بعد پردہ پوشی کے اس قدر تعظیم سے زیادہ تعظیم و تکریم کے مستحق ہیں۔ اور جس میں ذرہ برابر ایمان ہے۔ وہ اس بات میں شک نہ کرے گا"۔

امام سبکی کا ارشاد

وتخيل ابن تيمية ان منع الزيارة والسفر من باب المحافظة علی التوحيد وان فعلها مما يؤدی الی الشرک وهذا تخيل باطل (شفاء السقام ص ۱۳۶)

"اور ابن تیمیہ نے یہ خیال کیا کہ سفر زیارت سید عالم ﷺ اور زیارت سید عالم سے منع کرنا توحید کی محافظت کے باب سے ہے۔ جو موصل بشرک ہیں حالانکہ یہ تخیل باطل ہے"۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اسی طرح بحکم ابن تیمیہ کا اس کتاب مستطاب میں رد کیا ہے۔ من شاء الاطلاع علی کلہ فلینظر ثم ۱۲۔

عارف ربانی علامہ نبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ رقم طراز ہیں

ورایت الامام السبکی عبارۃ هذا الشان وهی موجودۃ الآن نجد بیده فی المکتبۃ الخالدیۃ فی القدس الشریف وقد ارسلت فاستکتبتها، و هذه صورتها بحروفها، قال رحمه الله تعالیٰ فی سنۃ احد وخمسین وسبعمائه وقفت علی کتاب العقل والنقل لابن تیمیۃ وهو کتاب موافقۃ صریح المعقول لصحیح المنقول المطبوع علی هامش کتاب منهاج السنۃ النبویۃ کلاهما لابن تیمیۃ فوجدت فیه مواضع انکرتها وکتبت علی بعضها حواشی فتحرکت الوف علیّ له ففکرت فی انتشار اصحاب هذا الرجل وما یخشی من انتشار بدعۃ وعدم من یقاومهم فکتبت فی لیلۃ السبت عاشر شوال سنۃ احدی وخمسین و سبعمائه رقعۃ الی سیدنا رسول الله ﷺ اسئل الله فیها ذلک و فی آخرها ان کنت مصیبا فی اعتقادی فقونی و ان کنت مخطئا فاهدنی ثم اصبحت دفعتها للشیخ نورالدین السخاوی لیحملها لانه عزم علی الحج و کان ذلک قبل الظهر فلما کان الظهر جاء نی شخص مسألۃ من نحو اربعین سنۃ فلم استفتها، فلما تابعه هذا وقع فی قلبی صحۃ ذلک ثم جاء آخر و آخر و آخر بمثل ذلک ثم نظمت قصیدۃ ارسلتها مع الشیخ نورالدین ایضا فلما اکملت نظمها فی لیلۃ الاثنین ثانی عشر الشهر المذکور وقع فی قلبی ان الله تعالیٰ ماحیا لی تلک الاخبار فی ذلک الیوم الا هدایۃ و جوابا عما سألت عند رسول الله ﷺ فانظر هذه القضیۃ ما اعجبها و فضل رسول الله ﷺ علی، وها انا اذکر نص ما کتبته فی تلک الورقۃ وما نظمته ان شاء الله.

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

والمرجو من الله ارسالهما و وصولهما الی النبی ﷺ تصحیحهما ان شاء الله. اما الورقة فنص ما فيها

"بسم الله الرحمن الرحیم الی سیدنا رسول ﷺ یا رسول الله انی عبیده ضعیف عاجز مسکین و جمیع ما حصل لی من خیرالدنیا و الاخرة انت کنت سببه و انت وسیلتی الی الله سبحانه و انی نشأت علی دین الاسلام سالما عن الشبه والبدع والاهویة والاعراض والمیل الی جانب من الجوانب لا اعرف غیر اشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان محمدا رسول الله (جل جلاله و ﷺ) ثم اشتغلت بالقرآن ثم بالفقه علی مذهب الشافعی لا اعرف غیر ذلک و لم اسمع و لم یدخل فی قلبی شیء غیر ذلک لا من العقائد و لا من غیرها ثم اشتغلت بنحو اصول فقه و فرائض ثم بعلم الحدیث ذا تصویب فیه الیک ثم نظرت فی شیء من العلوم العقلیة و اشتغلت بعلم الکلام علی طریقة الاشعری لانها مشهورة فی بلادنا التی رایت علیها اهلی و قومی و بقیت اراها طریقة وسطی بین الحشو والاعتزال ولا زلت علی تلک حتی جاوزت عشرین سنة من عمری و انا بالدیار المصریة فشاع عندنا خبر ابن تیمیة وما یعلق له بدمشق و کان بها اذ ذلک علماء یقاومونه، و فی مصر والقاهرة علماء و اکابر فاحضروه واتفق له ما اتفق بسبب العقائد، ثم کتب کلامه فی التوسل والاستغاثة و تکلم معه من هو اکبر منی و رأیة و اجتمعت به کثیرا ثم عاد الی الشام ثم بلغنا کلامه فی الطلاق، و ان من علق الطلاق علی قصد الیمین ثم حنث لا یقع علیه طلاق، ورددت علیه فی ذلک، ثم بلغنا کلامه فی السفر الی زیارتک و منعه ایاه ورددت علیه فی ذلک ثم توفی وله اصحاب کثیرون یتبعون رأیه و ینشرون تصانیفه، و جئت الی دمشق

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

كما يقال ذالك غريمك، ومن لي برضاك بملكك فانا اقل عبيدك مسكت عن الكلام في العقائد من الحقبين لاني في نفسي ان عقولنا تضعف عن ادراك سبحات الحق جلا جلاله، واري البقاء على الفطرة السليمة والاكتفاء بالايمان بالله وملائكته وكتبه ورسله واليوم الآخر وان لاينتبه العوام لشيء آخر، ومن كان عالما ينظر بما يتيسر له والمعصوم من عصم الله. لكن الطلاق والزيارة انا شديد الانكار لقول ابن تيمية فيهما ظاهرا و باطنا والعقائد لايعجبني ما اعتمده فيها من تحريك قلوب العوام فيها. انتهى عبارة الامام السبكي بحروفها شواهد الحق ص ۱۴۳۔۱۴۴

"میں نے امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت اس بارے میں دیکھی ہے۔ جو کہ ان کے ہاتھ کی لکھی ہوئی اب تک کتب خانہ بیت المقدس شریف میں موجود ہے اور میں نے (قاصد) بھیج کر وہ عبارت لکھوائی ہے جو بعینہ درج کی جاتی ہے آپ (رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا:

۷۵۱ھ کی بات ہے کہ میری نظر سے ابن تیمیہ کی کتاب (العقل و النقل) گذری جو کہ بظاہر صراحت عقل اور صحت نقل کی عکاس ہے اور منہاج السنہ کے حاشیہ پر مطبوع ہے اور یہ دونوں کتابیں ابن تیمیہ کی ہیں اور اس میں بعض مقامات ایسے ہیں جن کو میں نے پڑھا تھا اور بعض پر حواشی بھی قلم بند کیے تو بعض لوگوں نے ناک چڑھائی تو مجھے ابن تیمیہ کے پیروکاروں کے پھیلنے اور اس کی بدعت کے پھیلنے کا خطرہ لاحق ہوا تو میں نے شب بخشنبہ شوال ۷۵۱ھ میں بارگاہ نبوت علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں ایک عریضہ لکھ کر پیش کیا اور اللہ تعالیٰ سے اس بارے میں دعا کی اور اس کے آخر میں یہ عرض کیا۔ اے اللہ! اگر میں اپنے عقیدے میں حق بجانب ہوں تو مجھے تو قوت عطا کر اور اگر غلطی پر ہوں تو مجھے ہدایت عطا کر۔ پھر میں نے وہ عریضہ حضرت نورالدین ہکاری کی خدمت میں پیش کیا کہ وہ اس عریضے کو بارگاہ نبوت میں پیش کریں کیونکہ وہ عازم حج تھے اور یہ ظہر سے قبل کی بات ہے اور جب ظہر کا وقت آیا تو ایک شخص میرے پاس ایک مسئلہ لے کر آیا اور وہ تقریباً چالیس سال سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آ رہا تھا اور میں نے اس کی تصدیق نہیں کی تھی۔ اور جب اس نے اس کی موافقت کی تو میرے دل میں اس کی صحت کا یقین ہو گیا پھر کچھ کے بعد دیگرے تین شخص اس جیسے مسائل لے کر آئے۔ پھر میں نے ایک قصیدہ لکھا جو مذکورہ ماہ کی ۱۲ تاریخ پیر کی رات کو مکمل ہوا وہ بھی میں نے شیخ نور الدین سخاوی کو دے دیا۔

پھر اس کے ساتھ میرے دل میں اس بات کا یقین ہو گیا کہ جو سوال میں آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں عرض کیا ہے یہ واقعات اس کے صحیح ہونے کی دلیل ہیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظر عنایت جو میری طرف مبذول ہوئی میں نے اس کو اپنے سوال کا جواب سمجھا، تو غور کر کہ بارگاہ نبوت میں میری بات کو کتنی پذیرائی حاصل ہوئی اور یہ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خاص فضل مجھ پر ہوا۔ اور اب میں وہ عریضہ اور نظم لکھتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ یہ بارگاہ رسالت میں پہنچ کر شرف قبولیت حاصل کریں گے۔ عریضہ یہ ہے:

"یہ عریضہ ہمارے سردار حضور ﷺ کی بارگاہ عالیہ میں، یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم میں عاجز کمزور مسکین بندہ ہوں اور دنیا و آخرت کی تمام نعمتیں جو مجھے ملی ہیں وہ آپ کے طفیل ہیں اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ ہی میرا وسیلہ ہیں۔ میری نشو ونما دین اسلام پہ ہوئی اور تمام شبہات، خواہشات اور بدعتوں سے محفوظ، اور (سوائے اسلام کے) کسی اور جانب بھی مائل نہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے معبود ہونے اور آپ کے رسول برحق ہونے کی شہادت کے سوا میں کچھ جانتا ہی نہیں۔ اس کے بعد میں تعلیم قرآن میں مشغول ہوا۔ پھر فقہ شافعی کی طرف متوجہ ہوا اس کے علاوہ میرے دل میں کوئی چیز داخل نہ ہوئی اور نہ میں نے عقائد و مسائل کے علاوہ کوئی چیز سنی۔ پھر میں نے نحو پڑھی پھر اصول فقہ اور علم میراث پھر علم حدیث پڑھا۔ اس میں مجھے کامل یقین نصیب ہوا کیونکہ آپ کے ارشادات عالیہ اور افعال کاملہ کی تصدیق ہے۔ پھر کچھ علوم عقلیہ اور علم کلام طریقہ اشعریہ پہ سیکھے کیونکہ یہی ہمارے ہاں مشہور ہیں اور اسی پہ ہمارے خاندان والے عامل ہیں اور میں اس پر قائم رہا کیونکہ یہ طریقہ حشویہ اور معتزلہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے یمن میں ہے اور میری عمر بیس سال سے تجاوز کر چکی ہے اور میں اس پر قائم ہوں اور ملک مصر میں مقیم ہوں۔ ادھر دمشق میں ابن تیمیہ اور اس کے عقائد کی خبر پھیل چکی ہے اور وہاں ایسے علماء موجود ہیں جو اس کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ مصر اور قاہرہ میں تو بڑے بڑے علماء نے اس کو بلوایا اور اس کے بعض عقائد میں جہاں تک ہو سکتا تھا ساتھ دیا۔ پھر میں نے اس کی کلام کو جو توسل اور استغاثہ کے متعلق تھی نقل کیا اور اس کے ساتھ اس نے بھی گفتگو کی جو مجھ سے روایت کے لحاظ سے ہوا تھا اور بہت دفعہ میرا اور اس کا آمنا سامنا بھی ہوا۔ پھر وہ شام کی طرف لوٹ آیا۔

پھر اس کا کلام طلاق کے بارے میں ہم تک پہنچا اور وہ یہ تھا کہ جس نے طلاق کو قسم کے ارادے سے معلق کیا پھر حانث ہوا تو اس کی طلاق واقع نہ ہوگی۔ اور میں نے اس میں بھی اس کا رد کیا۔ پھر اس کی یہ بات ہم تک پہنچی کہ وہ آپ کی بارگاہ میں سفر زیارت کو بھی منع کرتا ہے اس کا بھی میں نے رد کیا ہے پھر وہ فوت ہوا اور اس کے اصحاب بہت تھے جو اس کی رائے اور تصانیف کو پھیلاتے تھے اور میں دمشق آیا تو اس کو آپ کی شریعت کا نائب پکارا جاتا تھا اور کون ہے جو اس بات پر راضی ہوتا۔ اور میں تو آپ کے کمترین غلاموں سے ہوں اور عقائد جانبین کی طرف سے گفتگو سے ساکت ہوں اور دل میں کہتا ہوں کہ ہمارے عقول تجلیات ربانیہ کے ادراک سے کمزور ہیں اور فطرت سلیمہ پر اور اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں اور قیامت کے دن پر ایمان پر اکتفاء کو میں نے کافی سمجھا۔ اور عوام کی بھلائی بھی اسی میں ہے۔ اور جو عالم ہے وہ تو اپنی آسانی جس بات میں دیکھے گا اس پر عامل رہے گا۔ اور معصوم وہ ہے جس کی حفاظت اللہ تعالیٰ کرے۔ لیکن طلاق اور زیارت کے بارے میں تو میں نے ابن تیمیہ کا ظاہری اور باطنی طور پر بہت رد کیا ہے اور اس کے عقائد بھی مجھے ناپسند ہیں جنہوں نے عوام کے قلوب کو پریشان کر دیا ہے"۔ (امام سبکی کی عبارت یہاں ختم ہوتی ہے۔)

"واعلم ان الذهبی المتوفی ۷۴۸ھ کتب کتابا الی ابن تیمیة" الخ ترجمہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فتلک کتبت عقائد السلف فی رسائلک وھذا غلط فانه من آرائک و کنت قد نصحتک فی سالف الزمان ان لا تطالع الفلسفة فابیت الا ان تفعله فسمعا شربته، (فیض الباری للکشمیری ج ۴ ص ۳۳۴)

اور یقین کرتا کہ امام ذہبی متوفی ۷۴۸ھ نے ابن تیمیہ کو خط لکھا:

"کہ تو گمان کرتا ہے کہ تو نے اسلاف کے عقائد کو اپنی کتابوں میں لکھا ہے حالانکہ یہ غلط ہے اور یہ کہ تیری ذاتی رائے ہے اور میں تم کو پہلے ہی نصیحت کرتا تھا کہ فلسفہ کی کتابوں کا مطالعہ نہ کر لیکن تو باز نہ آیا اور تیرے لئے سم قاتل ثابت ہوا"۔ (فیض الباری، ج ۴، ص ۳۳۴)

عارف نبھانی فرماتے ہیں

کہ امام عبدالغنی نابلسی فانه من اکابر العارفین وائمة العلماء العاملین ولا اعلم له نظیرا فی جمعه لعلوم الظاهر والباطن من عصره الی الآن فی من اطلعت علیهم من اهل الظهور فی العلم والمعرفة وفوائده رضی الله تعالیٰ عنه فی سائر العلوم جمة ولا سیما مایتعلق فی الدین والتوحید والمعرفة باللّٰہ تعالیٰ وعلو قدر سید المرسلین ﷺ (جواهر البحار للنبهانی ج ۳ ص ۳۴۷)

"بے شک یہ اکابر اولیاء عارفین اور ائمہ علماء عاملین سے ہیں اور علوم ظاہری اور باطنی کے جامع ہیں اور ان میں اپنے زمانے سے لے کر اب تک وہ اپنی مثال آپ ہیں اور جس بات کا مجھے علم ہے وہ یہ ہے کہ ظاہری علم اور معرفت میں بھی بے مثل ہیں اور ان کے تمام علوم کے فائدے بے شمار ہیں خاص طور پر دینی مسائل اور توحید اور معرفت اور حضور سید المرسلین ﷺ کے علو قدر کی پہچان ہیں۔

سیدی امام عبدالغنی نابلسی رضی اللہ عنہ (متوفی ۱۱۴۳ھ) نے اپنی کتاب "الرد المتین علی منتقص العارف سیدی محی الدین" میں ابن تیمیہ کا ذکر بھی کیا ہے۔ اس لئے کہ ابن تیمیہ شیخ اکبر کے منتقصین سے ہے۔ یہاں تک کہ ابن تیمیہ نے شیخ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اکبر کو کافر کہا۔ اور اس نے اپنی کتاب "الفرقان بین اولیاء الرحمن واولیاء الشیطان" میں یہ ذکر کیا کہ ابن العربی اولیاء شیطان سے ہے۔ حالانکہ جس کا میں اعتقاد رکھتا ہوں اور اسی اعتقاد پر اللہ تعالیٰ سے ملاقی ہوں گا۔ وہ یہ ہے کہ سیدی محی الدین اجل اولیاء رحمٰن سے ہے۔ جو ولایت کے انتہائی مقام پر پہنچے"۔ (جواہر البحار شریف ج ۳، ص ۴۳۳)

امام عارف عبدالغنی نابلسی (متوفی ۱۱۴۳ھ) فرماتے ہیں

اما ابن تیمیۃ فحسبہ کتاب الشیخ الحصنی وقال العارف العلام النبھانی رحمہ اللہ تعالیٰ ولم اقف علی کتاب تقی الدین الحصنی ھذا الذی ذکرہ سیدی عبدالغنی النابلسی وھو من اکابر ائمۃ الشافعیۃ واعاظم ساداتنا الصوفیۃ وقد نقل الامام الشعرانی فی المنن من کراماتہ مایدل علی علو مقامہ فی الولایۃ رضی اللہ عنہ وعن سائر اولیاء اللہ تعالیٰ وھو شافعی المذھب ولہ شرح کبیر علی متن ابی شجاع و مؤلفات اخری فی التصوف وغیرہ وقبرہ فی الشام یزار ویتبرک بہ وکل الناس یعتقدون ولایتہ الکبریٰ وامامتہ العظمیٰ وھو مع ذلک سید شریف والبرکۃ فی ذریتہ فی الشام الی زماننا ھذا منھم العلماء والتجار وسائر اصناف الاخیار رضی اللہ عنہ وعنھم (جواھر البحار شریف، ج ۳، ص ۴۳۶، ۴۳۵)

"میں تقی الدین حصنی کی کتاب جس کا ذکر سیدی عبدالغنی نابلسی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے پر مطلع نہیں ہوا، اور وہ اکابر ائمہ شافعیہ سے تھے اور صوفیہ میں وہ ہمارے بہت بڑے سردار تھے اور امام شعرانی نے منن میں ان کی کرامات کا ذکر کیا ہے جس سے ولایت میں ان کے علو مقام کا پتہ چلتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سے اور تمام ولیوں سے راضی ہو۔ اور وہ شافعی المذہب تھے وہ ان کی شرح بڑی شرح ہے متن ابی شجاع پہ۔ اور دوسری تصانیف تصوف

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وغیرہ میں بھی موجود ہیں اور ان کی قبر زیارت گاہ شام میں ہے اور اس کی برکت حاصل کی جاتی ہے اور تمام لوگ ان کی ولایت عظمیٰ اور امامت کبریٰ کے معتقد ہیں اس کے باوجود وہ سید شریف ہیں اور اب تک ان کی اولاد میں بھی برکت ہے۔ ملک شام میں ان میں علماء بھی ہیں، تاجر بھی اور تمام پسندیدہ احناف بھی۔ (رضی اللہ عنہ وعنہم)۔

رحمه الله تعالى الذى صنفه فيه و رد عليه مقالاته وصرح فيه بتكفيره وتكفير اتباعه كابن الزاغونى وابن حامد والقاضى وابن القيم الجوزية واسماعيل بن كثير. (صاحب التفسير الشهير) واتباعهم "الرد المتين على منتقص العارف محى الدين" للنابلسى. و جواهر البحار، ج ٣ ص، ٣٣٢)

"بہرحال ابن تیمیہ تو اسے تو شیخ حصنی رحمہ اللہ تعالیٰ کی وہ کتاب کافی ہے جسے شیخ موصوف نے اس کے بارے میں لکھی اور ابن تیمیہ کی باتوں کا رد کیا ہے اور اس کتاب میں شیخ امام علامہ المجتہد العارف الحصنی الشافعی نے ابن تیمیہ اور اس کے تابعداروں جیسے ابن الزاغونی، ابن حامد قاضی۔ ابن قیم جوزیہ اور اسمٰعیل بن کثیر (صاحب تفسیر مشہور) اور ان کے اتباع کی صراحۃً علی الاعلان تکفیر کی ہے"۔

نیز امام عارف علامہ عبدالغنی نابلسی (متوفی ۱۱۴۳ھ) فرماتے ہیں:

وقد صنف الشيخ الامام احمد العجمي المصرى رحمه الله تعالىٰ رسالة فى ذلك وسماها "تنزيه المصطفىٰ المختار عما لم يثبت من الآثار" وانكر هذه الاقدام المشهورة عن النبى ﷺ فى الاحجار بمصر و بيت المقدس وغيرهما واعتمد فى ذلك على كلام ابن تيمية وابن القيم ومن تابعهما فى انكار ذلك وليس هذا باول ورطة وقع فيها ابن تيمية واتباعه فانه جعل شد الرحال الى غير مسجد مكة والمدينة و بيت المقدس معصية كما تقدم ذكر ذلك و خالف الاجماع من الائمة

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الاربعۃ فی عدم وقوع الطلاق الثلاث بلفظۃ واحدۃ الی غیر ذلک من التہورات(۱) القطیعۃ الموجبۃ لکمال القطیعۃ التی تصدی الرد علیہا الشیخ الامام العلامۃ والعمدۃ الفہامۃ تقی الدین الحصنی الشافعی رحمہ اللہ تعالیٰ فی کتاب مستقل فی الرد علی ابن تیمیۃ و اتباعہ و صرح فیہ بکفرہ۔ (الحضرۃ الانسیۃ فی الرحلۃ القدسیۃ للنابلسی وجواہر البحار، ج ۳ ص ۴۳۴)

"یعنی احمد عجمی مصری نے اس بارہ میں (یعنی پتھروں پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نقش قدم مبارک کے عدم ثبوت میں) ایک مستقل رسالہ لکھا اور اس کا نام رکھا۔ "تنزیہ المصطفیٰ ﷺ المختار عما لم یثبت من الآثار" اور ان اقدام کا انکار کیا ہے۔ جو مصر اور بیت المقدس وغیرہما کے پتھروں میں حضور کی طرف شہرت سے منسوب ہیں اور اس بارہ میں ابن تیمیہ اور ابن قیم اور ان کے تابعداروں کے انکار پر کلام پر اعتماد کیا ہے۔ اور یہ پہلا گڑھا اور پہلی ہلاکت و کچھ نہیں جس میں ابن تیمیہ اور اس کے تابعدار پھنسے کیونکہ اس نے تو مسجد مکہ مکرمہ اور مسجد مدینہ منورہ اور مسجد بیت المقدس کے علاوہ باقی ہر طرف کے سفر کو گناہ قرار دیا ہے جیسا کہ اس کا ذکر گزرا اور لفظ واحد سے تین طلاق کے واقع نہ ہونے میں اس نے ائمہ اربعہ کے اجماع کا خلاف کیا ہے۔ اس کے علاوہ اس کی وہ سخت قبیح تہورات (بے باکیاں) ہیں جو اس سے کمال انقطاع کی موجب ہیں جن بے باکیوں، قباحتوں کا مکمل رد شیخ امام علامہ عمدہ فہامہ تقی الدین حصنی شافعی نے ایک مستقل کتاب میں کیا۔ جس میں ابن تیمیہ اور اس کے تابعداروں کا مستقل رد ہے اور اس میں امام مذکور نے ابن تیمیہ کے کفر کی تصریح کی ہے"۔

اس کے بعد امام عبدالغنی نابلسی نے ابن تیمیہ کا رد کرتے ہوئے قدم شریف کے نقشوں کا ثبوت پیش کیا ہے۔

۱۔ [التہور الوقوع فی الشئ بقلۃ مبالاۃ ۱۲ مختار الصحاح ف]

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بھران پر وضع ہاور مسیح اور ان سے تبرک حاصل کرنے اور ان کی تقبیل کا ثبوت پیش کیا ہے۔ من شاء فلینظر ثمہ (الحضرۃ الانسیۃ و جواھر البحار ج ۳ ص ۳۳۴)

امام نابلسی متوفی ۱۱۴۳ھ نے بھی فرمایا

فلا عجب بعد ذلک اذ فتح ابن تیمیۃ باب الانکار علی ثبوت هذه الاقدام النبویۃ والآثار .... وما هی الا عداوۃ الدین وسد سبیل الخیر علی المسلمین.... ان اول من رد ذلک وانکرہ تقی الدین بن تیمیہ وتلمیذہ ابن قیم الجوزیۃ وتردد فی اثبات ذلک....

(الحضرۃ الانسیۃ للنابلسی، وجواھر البحار شریف ج ۳ ص ۳۳۵)

"اس کے بعد (یعنی بڑی بڑی ہے یا کہوں کے بعد) کوئی تعجب نہیں کہ ابن تیمیہ نے اقدام نبویہ اور آثار شریفہ کے انکار کا دروازہ کھولا۔۔۔ اور ان آثار شریفہ کا انکار دین ہی سے دشمنی ہے اور مسلمانوں پہ بھلائی کا راستہ بند کرتا ہے پہلے پہل جس نے ان (تبرکات) کا رد اور انکار کیا وہ ابن تیمیہ اور اس کا شاگرد ابن قیم جوزیہ ہے اور ان کے ثابت کرنے میں متردد ہوئے۔

علامہ سیاح ابن بطوطہ مالکی متولد ۱۳۰۴ھ متوفی ۱۳۷۸ یا ۷۷۸ھ کا بیان

کان بدمشق من کبار الفقہاء الحنابلۃ تقی الدین بن تیمیۃ کبیر الشام یتکلم فی الفنون الا ان فی عقلہ شیئا وکان اهل دمشق یعظمونہ اشد التعظیم و یعظهم علی المنبر و تکلم مرۃ بامر انکرہ الفقہاء ورفعوہ الی الملک الناصر فامر باشخاصہ الی القاهرۃ وجمع القضاۃ والفقہاء بمجلس الملک الناصر وتکلم شرف الدین الزواوی المالکی وقال ان هذا الرجل قال کذا و کذا وعدد ما انکر علی ابن تیمیۃ واحضر العقود بذلک ووضعها بین یدی قاضی القضاۃ وقال قاضی القضاۃ لابن تیمیۃ ما

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

كنزول قائل لا اله الا الله فاعاد عليه فاجاب بمثل قوله فامر الملك الناصر بسجنه فسجن اعواما وصنف في السجن كتابا في تفسير القرآن سماه بحر المحيط في نحو اربعين مجلدا ثم ان امه تعرضت للملك الناصر وشكت اليه فامر باطلاقه الى ان وقع منه مثل ذلك ثانية وكنت اذ ذاك بدمشق فحضرته يوم الجمعة وهو يعظ الناس على منبر الجامع ويذكرهم فكان من جملة كلامه ان قال "ان الله ينزل الى سماء الدنيا كنزولي هذا ونزل درجة من درج المنبر" فعارضه فقيه مالكي يعرف بابن الزهراء وانكر ما تكلم به فقامت العامة الى هذا الفقيه وضربوه بالايدى والنعال ضربا كثيرا حتى سقطت عمامته وظهر على راسه شاشية (☆ طربوش من جوخ (اون) احمر له شرابة (پھندنا) صغيرة بيسه الجمهور المغاربة ۱۲) حرير فانكروا عليه لباسها واحتملوه الى دار عزالدين بن مسلم قاضي الحنابلة فامر بسجنه وعزره بعد ذلك فانكر فقهاء المالكية والشافعية ما كان من تعزيره ورفعوا الامر الى ملك الامراء سيف الدين تنكيز وكان من خيار الامراء وصلحائهم فكتب الى الملك الناصر بذلك وكتب عقداً شرعيا على ابن تيمية بامور منكرة منها ان المطلق [☆ كذا وجد في الاصل وكان ينبغي التاليث المطهر والمنظم كليهما ۱۲] بالثلاث في كلمة واحدة لا تلزمه الا طلقة واحدة ومنها المسافر الذى ينوى بسفره زيارة القبر الشريف زاده الله طيبا لا يقصر الصلاة وسوى ذلك مما يشبهه و بعث العقد الى الملك الناصر فامر بسجن ابن تيمية بالقلعة فسجن بها حتى مات في السجن۔

انتهت عبارة ابن بطوطه

"دمشق میں فقہاء حنابلہ کے بڑوں سے ابن تیمیہ کبیر شام تھا جو ہر فن میں کلام کرتا

https://ataunnabi.blogspot.com/

تھا۔ ہاں مگر اس کی عقل میں کچھ فتور تھا۔ اور اہل دمشق اس کی بہت تعظیم کرتے تھے۔ وہ منبر پر کھڑے ہو کر ان کو وعظ و نصیحت کرتا تھا۔ ایک دفعہ اس نے ایسی بات کی کہ فقہاء نے اس کا انکار کیا اور اس کی بات ملک ناصر تک پہنچائی تو اس نے اس کو قاہرہ کی طرف بلایا اور بے قرار کرنے کا حکم دیا اور ملک ناصر کی مجلس میں فقہاء اور قضاۃ جمع کئے گئے شرف الدین زواوی مالکی نے کہا کہ اس شخص (ابن تیمیہ) نے اس طرح اور اس طرح کہا اور اس نے سب چیزوں کا ذکر کیا جن کا ابن تیمیہ پر انکار کیا گیا تھا۔ اور اس پر محضر نامہ تحریر کر کے قاضی القضاۃ کے سامنے رکھ دیا قاضی القضاۃ نے ابن تیمیہ سے پوچھا کہ تو کیا کہتا ہے کہنے لگا لا الہ الا اللہ تو قاضی القضاۃ نے دوبارہ پوچھا اس نے پہلے کی طرح جواب دیا تو ملک ناصر نے ابن تیمیہ کو قید کرنے کا حکم دیا تو وہ کئی سال قید میں رہا اور اس نے قید میں قرآن شریف کی تفسیر لکھی جس کا نام بحر محیط رکھا جو چالیس جلدوں کے برابر ہے پھر اس کی ماں نے ملک ناصر سے تعرض کر کے اس کی رہائی کی سفارش کی تو بادشاہ ناصر نے اس کے چھوڑ دینے کا حکم دیا یہاں تک کہ دوبارہ اس ابن تیمیہ سے ایسی غلطی ہوئی اور اس وقت میں (ابن بطوطہ) خود بھی وہاں دمشق میں موجود تھا میں جمعہ کے دن اس کی مجلس میں حاضر ہوا وہ جامع مسجد کے منبر پر کھڑے ہو کر لوگوں کو وعظ و نصیحت کر رہا تھا اس کے کلام سے ایک بات یہ بھی تھی کہ کہنے لگا کہ اللہ تعالی آسمان دنیا کی طرف میرے اترنے کی طرح اترتا ہے اور منبر کے درجوں سے ایک درجہ نیچے اترا تو اس بات پر ایک فقیہ مالکی نے جس کا عرف "ابن الزہراء" تھا ابن قیم اور ابن تیمیہ کے کلام کا انکار کیا تو عام سامعین اس فقیہ پر ٹوٹ پڑے اور اس کو ہاتھوں اور جوتیوں سے بہت مارا حتی کہ اس کا عمامہ گر گیا اور اس کے سر پہ ریشم کی ٹوپی ظاہر ہوئی تو اس پر اس کے لباس کا انکار کیا اور اس کو عز الدین بن مسلم قاضی حنابلہ کے گھر اٹھا کر لے گئے تو اس نے اس کو قید کرنے کا حکم دیا اور اس کے بعد تعزیر کی تو فقہاء مالکیہ اور فقہاء شافعیہ نے اس کے تعزیر دیئے جانے پر انکار کیا اور وہ معاملہ ملک الامراء سیف الدین تنکیز کے پاس لے گئے اور وہ امیر سیف الدین اچھے اور نیک امیروں سے تھا اس نے یہ واقعہ ملک ناصر کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

طرف لکھا اور ابن تیمیہ پر منکر امور (خلاف متعاقدہ مسائل) کی وجہ سے شرعی محضر لکھا اس کے امور منکرہ سے یہ امور ہیں لفظ واحد سے تین طلاقیں ایک طلاق ہوگی اور وہ مسافر جس کی نیت اس سفر سے حضور کے مزار شریف کی زیارت کرنا ہے وہ نماز قصر نہ کرے اور اس کے سوا اس کے وہ غلط مسائل جو اس کے مشابہ ہیں اور یہ محضر ملک ناصر کے پاس بھیج دیا تو ناصر بادشاہ نے ابن تیمیہ کو قلعہ میں بند کرنے کا حکم دے دیا تو ابن تیمیہ قلعہ بند رہا یہاں تک کہ قلعہ میں مر گیا"۔

"تحفة النظار في غرائب الامصار و عجائب الاسفار" المعروفة "برحلة ابن بطوطه" (جواهر البحار ج ٣ ص ٣٣٦)

فاضل علام عارف نبہانی کا بیان

ذكرت ما ذكرته هنا لزيادة التحذير من بدعه...... مسائله المعلومة المشئومة التي زل بها و خالف جمهور الامة المحمدية كقوله بالجهة في حق الله تعالىٰ و منعه الاستغاثة بالنبي ﷺ و بغيره من الانبياء والاولياء و تحريمه السفر لزيارته ﷺ وزيارتهم لانه اعتقد بان ذلك صوابا و ان كان خطره فيه في غاية الظهور ولكنه بشر يخطيء و يصيب..... ولكن بدعة هذه انتشرت في هذا الزمان بواسطة بعض المفترين فوجب الاعتناء بردها. نصيحة للمسلمين والحمد لله رب العالمين (جواهر البحار ج ٣ ص ٣٣٦)

"جو کچھ میں نے ابن تیمیہ کے خلاف یہاں ذکر کیا اس لئے کیا تاکہ اس کی بدعتوں سے زیادہ نفرت ہو...... ابن تیمیہ کے وہ مسائل معلومہ منحوسہ جن کی وجہ سے وہ پھسلا اور جمہور امت محمدیہ کا مخالف ہوا جیسے اس کا اللہ تعالیٰ کے حق میں جہت کا قول کرنا اور حضور نبی کریم ﷺ اور دیگر انبیاء و اولیاء سے استغاثہ منع کرنا۔ اور حضور ﷺ اور انبیاء و اولیاء کی زیارت کے لئے سفر کو حرام کہنا۔ ابن تیمیہ نے یہ اعتقاد کیا کہ یہ صواب ہے۔ اگرچہ اس کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

غلط اس میں احتیاطی تصور میں ہے لیکن وہ بشر ہے کبھی خطا کرتا ہے اور کبھی صواب کو پہنچتا ہے لیکن اس کی بدعتیں بعض معتقدوں کے واسطے سے اس زمانہ میں کھل گئی ہیں۔ اس لئے اب واجب ہے کہ مسلمانوں کی خیر خواہی کے لئے ان کے رد کرنے کا اہتمام کیا جائے"۔

علامہ نبہانی ابن تیمیہ پارٹی کے متعلق رقمطراز ہیں

هم الاحق بالمذمة واللوم (جواهر البحار، ج ۳ ص ۳۳۷)

وہ مذمت اور ملامت کے زیادہ حقدار ہیں

عارف نبہانی رحمہ اللہ تعالیٰ ابن تیمیہ کی قابل رد کتب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ومنها كتابه "الفرقان بين اولياء الرحمن و اولياء الشيطان" و قد رد به على خلاصة المسلمين من الاولياء والعارفين و كفر كثيرا منهم كسيدنا الشيخ الاكبر محي الدين اذا علمت ذلك تعلم ان مثل ابن حزم صاحب "الملل والنحل" لم يسلم من قلمه احد من الكافرين والمبتدعين والمسلمين العارفين ولقد رد عليه الامام السبكي فيما رد به على كتبه بابيات مدح فيه كتاب منهاج السنة واعترض عليه بعض بدعه فتصدى للتشنيع على السبكي بذلك والرد عليه شخصان من الحشوية ممن هم على عقيدة ابن تيمية احدهما حنبلي والآخر فيما زعم شافعي---

اور اس کی مردود کتابوں میں سے اس کی کتاب "الفرقان بین اولیاء الرحمٰن و اولیاء الشیطان" ہے اس میں اس نے خلاصۂ مسلمین، اولیاء اور عارفین کا رد کیا اور ان میں سے بہت کو کافر کہا جیسے ہمارے سردار شیخ اکبر محی الدین ابن عربی کو۔ جب تم نے یہ جان لیا تو تجھے یہ معلوم ہونا چاہیے کہ وہ (ابن تیمیہ) ابن حزم صاحب کتاب "الملل والنحل" کی طرح ہے اس کے قلم سے نہ کوئی کافر و بدعتی بچا اور نہ کوئی مسلمان عارف سالم رہا اور تحقیق رد کیا اس کا امام سبکی نے اپنی کتب میں کچھ اشعار کے ساتھ جن میں اس کی کتاب منہاج السنہ کی تعریف ہے اور اس کی بعض بدعتوں پر اعتراض بھی کیا ہے تو اس وجہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

سے عیاں ہے کہ امام سبکی کے بارے میں طعن و تشنیع شروع کر دی اور اس کے ہم عقیدہ دو شخص اور
بھی جن میں ایک نے آپ کو جاہل اور دوسرا اشاعری گمان کرتا ہے ۱۲۔
پھر اس کے اصحاب میں سے ایک نے ایک لمبے قصیدے میں ان کا رد کیا ہے۔ جس کے چند
اشعار یہ ہیں:

لم تحصل المصطفى نعلا لزائره   يشده الرحل لو من يستغيث به
وكم رحلت الى امر به ارب   من المرديين ودنيا قد حبيت به
ها انت تزعم ان الله في جهة   ولا تبالي بتشبيه خللت به
وتزعم الله بالذات مستقر على   عرش استلق باوصاف الحدوث به
ويالتوسل لا ترضى وتمنعه   تقول ذلك فعل المشركين به
نزهت ربك من شرك بزعمك   ولم تنزهه عن شبه ومن شبه
الله من زلت من الاشراك في شرك   من حيث شئت علانيا منه بوت به
اما الطلاق ثلاثا فالمخالف في   وقوعه ساقط في نفس ملعبه
تريد تصره في حكم مسالته   اخطا و خالف كل المسلمين به
وذاك اعظم برهان بانك لم   تستحى من باطل مهما اسات به
انا قال انا حشوى بدون حيا   وابرا من الشافعي انت المدعى به
ولابن تيمية للمصطفى عدم   لكنه لم يوفق في تاديبه
يقول كالمشركين المستغيث به   والله عصى زائر يسعى لتقربه
ان للملك ذنبا لا اكفره   به وان قيل بل عزى لمطلبه
يرى حوادث لا مبداء لاولها   في الله سبحانه عما يظن به
كتب ابن تيمية بالحشو شاهدة   عليه فيما حشا بها من تملعبه
ما خالف المذهب السنى قيل له   حشو وقول اعتزال لا اقول به
فالحشو نقل له والاعتزال له   عقل وكل السنى بلا شبه

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فرقة المتصوفة لم يصاحبهم ... في الحق سوء اصطلاحات تفرد به

منهم مشبهة منهم مجسمة ... لا تنتمي الله لوما للقائلين به

اما ابن تيمية فهم فلوجهة ... بها قاله ونشكر من مزالقه

رناک کلف به في ثم يدحضه ... الا لم يرو القشها فاطرحه و لزم به

ولا نكفر هم لكن نبدعهم ... في الدين اذا خطروا في بعض اخطره

ولم نصدقهم في كل مسئلة ... فكم كلام لهم فازوا باصوبه

لكن اذا كنت لم تدرك تصلفهم ... دع ما يريبك تفلح في تجنبه

النبي ملخصا بلفظه. فانه رد فيه ردا شنيعا بليغا مفصلا فمن شاء فلينظر ثم (جواهر البحار ج ۲ ص ۲۳۷ تا ۲۴۲)

عربی عبارت (اشعار) کا ترجمہ

۱۔ ابن تیمیہ (جس نے) مصطفیٰ ﷺ کی اس بات کا اہل نہیں سمجھتا کہ بہ نیت سفر باندھ کر کوئی حضور ﷺ کی زیارت کو جائے حضور ﷺ سے فریاد طلب کی جائے۔

۲۔ اور کسی ولی اور نبی کی زیارت کے لئے بالقصد سفر کرنا ہے۔

۳۔ ابن تیمیہ گمان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جہت میں ہے اور اس کی تشبیہ کی تو پرواہ نہیں کرتا کہ جس سے وہ گمراہ ہوا۔

۴۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کو عرش پر قرار پکڑنے والا مانتا ہے تو اللہ سے اوصاف حدوث لاحق کرتا ہے۔

۵۔ تو وہ بہت متکبر ہے ہمارے قبل شرک کیوں تا ہے۔

۶۔ تو اپنے زعم میں سب کو شرک سے محفوظ رکھتا ہے اور اپنی پاک ذات کو شبہ سے پاک نہیں مانتا۔

۷۔ تو اشراک سے شرک میں واقع ہوا جس سے تو خلاصی چاہتا تھا اسی میں پھنسا۔

۸۔ اور تو اہل سنت کے قول میں مخالفت کرنے والا اپنے مذہب میں بھی ساقط ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۹۔ یہ ارادہ کرتا ہے کہ اس کی مدد کروں جس نے خطا کی اور تمام مسلمانوں کی مخالفت کی۔

۱۰۔ یہ بہت بڑی دلیل ہے کہ حق باطل سے امتیاز نہیں کرتا جو اس کا مرتکب ہوتا ہے۔

۱۱۔ تو اب کیا کر کہہ دے کہ میں حشوی ہوں اور شافعیت (وحنبلیت) سے بری ہوں۔

۱۲۔ ابن تیمیہ ایسا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خادم ہے جس کو اب کہ تعظیم نصیب ہوئی۔

۱۳۔ کہتا ہے کہ حضور سے فریاد طلب کرنے والا مشرکین کی طرح ہے اور مدینہ منورہ کی طرف سفر کرنے والا زائر بدا گنہگار ہے۔

۱۴۔ ایسے جرم پر تف ہے جس کی وجہ سے میں اسے کافر نہیں کہتا اگرچہ کہا گیا ہے۔ بلکہ یہ اس کے لئے رسوائی ہے۔

۱۵۔ اس کا اعتقاد ہے کہ اللہ میں جو حوادث ہیں ان کا اول وابتدا نہیں۔

۱۶۔ کتب ابن تیمیہ اس بات پر شاہد ہیں کہ وہ مذہباً حشوی ہے۔

۱۷۔ جو مذہب سنی کے مخالف ہو وہ حشو ہے اور ہم تو اعتزال کے قائل بھی نہیں۔

۱۸۔ حشو اس کے نقل میں ہے اور اعتزال اس کے عقل میں اور سنی ان سب سے بیزار ہے۔

۱۹۔ فرقہ حشویہ ایسی قوم ہے کہ حق میں میرے اعتقاد ان کے مصاحب ہوتے ہیں خدا کی پناہ۔

۲۰۔ بعض ان کے مشبہ ہیں اور بعض مجسمہ ہیں۔ مولیٰ ان کو پاک نہ کرے جو اس کے قائل ہیں۔

۲۱۔ ابن تیمیہ ان میں اوجہت ہے تو اسے جھڑک و ملامت کر اور ملامت کرنے والے کا شکریہ ادا کر۔

۲۲۔ ان کی بدعت کی مذمت میں اس قدر کافی ہے جب اس کا لفظ وارد ہو تو اسے چھوڑ اور پھینک دے۔

۲۳۔ ہم ان کو کافر نہیں کہتے ہاں ان کو دین میں بدعتی مانتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے بعض مقامات پر خطا کی ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۲۴۔ ہم انہیں ہر مسئلہ میں خالی نہیں کہتے ان سے جو کلام صواب کرتا تھا۔
۲۵۔ لیکن تو جب ان کے دو مسامحت کا ادراک نہیں کر سکتا۔ تو جو چیز تجھے شک میں ڈالے اسے چھوڑ اور علاج ان سے اجتناب میں ہے۔

ابن تیمیہ کے متعلق حافظ الدنیا امام حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ کا بیان

قال (الحافظ) رحمه الله تعالىٰ:... عند قول النبى ﷺ "لا تشد الرحال الا الى ثلاثة مسجد" بعد ان ذكر ان الشيخ تقي الدين السبكي رد على ابن تيمية في مسئلة تحريمه شد الرحال الى زيارة قبر سيدنا رسول الله ﷺ وافره على ذلك. ما نصه (وهى من ابشع (بہت بُرا اور ناپسندیدہ ۱۲) المسائل المنقولة عن ابن تيمية)

(فتح الباری ج ۳ ص ۵۱ شواہد الحق ص ۱۳۳)

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس قول مبارک "لا تشد الرحال الا الی ثلاثۃ مساجد" کے ماتحت یہ ذکر کرنے کے بعد اس بات کے کہ شیخ تقی الدین سبکی نے ابن تیمیہ پر رد کیا اس کے اس مسئلہ میں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزار شریف کے لئے رخت سفر باندھنا حرام ہے اور امام سبکی کے اس رد کو حافظ ابن حجر نے برقرار رکھا (وہ مسائل جو ابن تیمیہ سے منقول ہیں ان سب سے بہت بُرا ناپسندیدہ مسئلہ یہی ہے کہ حضور ﷺ کے روضہ انور کی زیارت کے لئے سفر حرام ہے۔)

نیز حافظ ابن حجر متوفی ۸۵۲ھ نے لکھا ہے

ولقد قام على الشيخ تقي الدين (ابن تيمية) جماعة مرارا بسبب اشياء انكروها عليه من الاصول والفروع حتى حبس بالقاهرة ثم الاسكندرية .... فهو بشر يخطئ ويصيب .... والذى اخطاء فيه لا يقلد فيه: اى كمسئلة الزيارة والطلاق. ملخصا (شواہد الحق ص ۱۳۳)

"کئی دفعہ (علماء اور آئمہ کی) جماعت نے ابن تیمیہ کا خلاف کیا بوجہ ابن تیمیہ کے ان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اصولی اور فروعی مسائل کے کہ جن کا انہوں نے انکار کیا۔ یہاں تک کہ ابن تیمیہ پھر مصر میں قید کیا گیا پھر اسکندریہ منتقل ہوا ... مسئلہ وہ (ابن تیمیہ) اکثر ہے کبھی خطا کرتا ہے کبھی صواب کو پہنچتا ہے۔ اور جن مسائل میں اس نے خطا کی ہے۔ ان کی ان مسائل میں تقلید نہیں کی جائے گی (جیسے مسئلہ زیارت اور مسئلہ طلاق ہے۔)"

نیز انہیں حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ نے "درر کامنہ" کے ص ۱۴۵ اور ص ۲۰۳ پر ابن تیمیہ اور اس کے اتباع کا رد کیا ہے۔ (حاشیہ ص ۵۲۷، ۵۲۳)

امام جلال الدین سیوطی (متوفی ۹۱۱ھ) کا بیان

ولقد رأيت ما آل أمره إليه من الحط عليه والهجر والتضليل والتكفير بحق و باطل، فقد كان قبل أن يدخل في هذه الصناعة منورا مضيئا على محياه سيما السلف ثم صار مظلما مكسوفا عليه قتمة عند خلائق من الناس ودجالا أفاكا كافرا عند أعدائه، ومبتدعا فاضلا محققا بارعا عند طوائف من عقلاء الفضلاء.

"اور میں نے ابن تیمیہ کا انجام یہ دیکھا کہ اس کو ذلیل کیا گیا اور اس کی عیب بیانی کی گئی۔ اور حق و باطل سے اس کی تضلیل اور تکفیر ہوئی اور وہ اس صناعت کے داخل ہونے سے پہلے اپنی زندگی پر خصوصا سلف پر منور اور مضئی تھا۔ پھر وہ (ابن تیمیہ) علاوہ بدعتی مسائل کی وجہ سے لوگوں کے نزدیک اندھیرے والا اور گرہن والا ظاہر ہوا اور وہ ہو گیا۔ اور اپنے اعداء اور حاسدین کے نزدیک دجال، ہلاک (بڑا بہتان تراش) کافر ہو گیا اور عاقلین، فاضلوں کے گروہوں کی نظر میں فاضل محقق ماہر بدعتی ہو گیا۔"

امام علامہ ملا علی قاری حنفی متوفی ۱۰۱۴ـ۱۰۱۶ھ رقمطراز ہیں:

ولقد فرط ابن تيمية من الحنابلة حيث حرم السفر لزيارة النبي ﷺ كما أفرط غيره حيث قال "كون الزيارة قربة معلومة من الدين بالضرورة وجاحده محكوم عليه بالكفر."

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

"یعنی (ہم کے) حنبلیوں میں سے ابن تیمیہ نے تفریط (کوتاہی اور کمی) کی ہے اس طرح کہ زیارت نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حرام کہا جیسا کہ اس کے غیر نے (یعنی اس کے خلاف اور رد کرنے والے نے) زیادتی کی حد سے بڑھا کر اس طرح کہا کہ زیارت شریف کا قربت ہونا یہ بالضرورۃ دین سے معلوم ہے اور اس کا منکر کافر ہے۔ (ملا علی قاری کا فیصلہ)"۔

ولعل الثاني اقرب الى الصواب لان تحريم ما اجمع العلماء فيه بالاستحباب يكون كفرا لانه فوق تحريم المباح المتفق عليه في هذا الباب.

(شرح شفا للملا علی القاری ج ۲ ص ۱۵۲ علی ہامش نسیم الریاض شرح شفا قاضی عیاض ص ۵۱۷)

"امید ہے کہ یہ دوسرا (منکر زیارت پر کفر کا فتویٰ دینے والا) صواب کی طرف بہت قریب ہے کیونکہ اس چیز کو حرام کہنا جو باجماع واتفاق علماء مستحب ہو (جیسے مسئلہ زیارت) وہ کفر ہے۔ کیونکہ یہ تحریم مباح سے بڑھ کر ہے۔ جب مباح کو حرام کہنا کفر ہے تو مستحب کو حرام کہنا بطریق اولیٰ کفر ہوگا"۔

امام خفاجی کا بیان

امام علامہ شہاب الملۃ والدین الخفاجی الحنفی المتوفی ۱۰۶۹ھ تحت حدیث "لعن اللہ قوما اتخذوا قبور انبیاءهم مساجد" ارقام فرماتے ہیں:

واعلم ان هذا الحديث هو الذي دعا ابن تيمية ومن تبعه كابن القيم الى مقالته الشنيعة التي كفروه بها وصنف فيها السبكي مصنفا مستقلا وهي منعه من زيارة قبر النبي ﷺ وشد الرحال اليه وهو كما قيل لمهبط الوحي حقا ترحل النجب وعند ذاك المرجى ينتهي الطلب فتوهم انه حمى جانب التوحيد بخرافات لا ينبغي ذكرها فانها لا تصدر عن عاقل فضلا عن فاضل سامحه الله تعالى عز وجل

"اور جاننا چاہئے کہ یہ حدیث وہ ہے جس کو ابن تیمیہ اور اس کے تابعداروں نے جیسے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ابن تیمیہ نے اپنے قبیح قول کی دلیل بنایا کہ جس بے عقلی کی وجہ سے علماء کرام نے اسے کافر کہا اور امام سبکی نے اس مسئلہ میں ایک مستقل کتاب لکھی اور وہ مسئلہ قول ہے کہ ابن تیمیہ کا حضور ﷺ کے مزار شریف کی زیارت اور اس کی طرف سامان سفر باندھنے سے منع کرنا حالانکہ وہ خطہ مقدس اس شعر کا مصداق ہے: "وہ وحی اترنے کی جگہ ہے۔ حق ہے کہ اس کی طرف شتر سواری کریں اور اس امید کا تنگ طلب اچھا کو پہنچتی ہے" لیکن ابن تیمیہ نے یہ گمان کیا کہ اس نے اپنی ان خرافات و بکواسوں سے توحید کی حمایت اور حفاظت کی ہے۔ جن کا ذکر کرنا لائق نہیں کیونکہ وہ ایسی خرافات ہیں جو کسی عقلمند سے ظاہر نہیں ہو سکیں چہ جائیکہ وہ کسی فاضل سے ظاہر ہوں"۔

(نسیم الریاض شرح شفا قاضی عیاض ج ۳ ص ۵۱۴ و شواہد الحق ص ۱۴۸)

علامہ خفاجی کا بیان

نیز علامہ خفاجی (متوفی ۱۰۶۹ھ) نے زیر حدیث "لا تجعلوا قبری عیدا" ارشاد فرمایا:

فلا حجة فيه لما قاله ابن تيمية وغيره فان اجماع الامة على خلافه يقتضي تفسيره بغير ما فهموه فانه نزغة شيطانية.

"اس حدیث میں ابن تیمیہ وغیرہ کے قول کی بالکل دلیل نہیں کیونکہ اجماع امت کا اس کے خلاف ہونا اس بات کا متقاضی ہے کہ اس کی تفسیر ان کی مفہومہ تفسیر کا غیر ہے، ان کا اس حدیث سے غلط مفہوم نکال کر غلط دعویٰ کی دلیل بنانا شیطانی وسوسہ ہے"۔ (نسیم الریاض ج ۳ ص ۵۲۳ و شواہد الحق ص ۱۴۸)

نیز علامہ خفاجی حنفی (متوفی ۱۰۶۹ھ) نے "مکالمہ ابو جعفر عباسی و امام مالک" کے تحت لکھا ہے:

وفي هذا رد على ما قاله ابن تيمية من استقبال القبر الشريف في الدعاء عند الزيارة امر منكر لم يقل به احد... فقوله (اے ابن تيمية) انها

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

امر منکر کذب محض ومجازفة من مرتکبه. وقوله لم ینقل ولم یرو باطل. فان مذهب مالک واحمد والشافعی وابی حنیفة کما فی جامع مسانید الامام الاعظم عن ابن عمر. وفتح القدیر ج ۱ ص ۵۲۳ ج ۲ ص ۳۳۶ ونور الایضاح ومراقی الفلاح و حاشیہ الطحطاوی ص ۳۳۸) اللبھی الحنفی غفرلہ) استحباب استقبال القبر الشریف فی السلام والدعا. اھ (نسیم الریاض ج ۳ ص ۵۱۸ ۔ شواہد الحق ص ۱۳۸)

" اس واقعہ میں ابن تیمیہ کے اس قول کا رد ہے کہ بوقت زیارت بحالت دعا حضور ﷺ کے مزار شریف کی طرف رخ کرنا منکر امر ہے ناجائز ہے اور کوئی اس کا قائل نہیں.... تو ابن تیمیہ کا یہ قول کہ یہ منکر امر ہے یہ نکل جھوٹ ہے۔ اور اس کے اباطیل و مصائب سے بے تکی بات ہے۔ اور اس کا یہ قول کہ یہ کسی سے منقول ومروی نہیں، باطل ہے۔ کیونکہ بلاشک مذہب امام مالک اور امام احمد اور امام شافعی (اور ابو حنیفہ) رضی اللہ تعالی عنہم کا یہی مذہب ہے کہ بوقت سلام ودعا حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے مزار شریف کی طرف رخ کرنا (اور کعبہ کو پیٹھ کرنا) مستحب ہے"۔

امام قسطلانی شافعی (متوفی ۹۲۳ھ) اور علامہ زرقانی مالکی (متوفی ۱۱۲۲ھ) مبحث زیارۃ النبی ﷺ میں ارقام فرماتے ہیں

(وللشیخ تقی الدین بن تیمیة هنا کلام شنیع) ای قبیح (عجیب یتضمن منع شد الرحال للزیارة النبویة وانه لیس من القرب بل بضد ذلک ورد علیه الشیخ تقی الدین السبکی فی، کتابه (شفاء السقام یشفی صدور المومنین) برده علیه

(المواہب اللدنیہ ۔ زرقانی شرح المواہب ج ۸ ص نمبر ۳۰۰ ۔ شواہد الحق ص ۱۴۲)

" یہاں ابن تیمیہ کا گندہ کلام ہے جو اس بات کو متضمن ہے کہ زیارت نبویہ کے لئے سامان سفر باندھنا منع ہے اور یہ قربت نہیں بلکہ اس کی ضد ہے (یعنی ناجائز اور حرام

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

موجب حیرانی ہے) اس (ابن تیمیہ) پر شیخ تقی الدین سبکی نے اپنی کتاب شفاء السقام میں رد کیا ہے جو اس حد سے بڑھنوں کے سینوں کو شفادی"۔

علامہ خلیل مالکی اور ابن تیمیہ

علامہ خلیل بن اسحاق مالکی بھی ابن تیمیہ کے تردید کرنے والوں سے ہیں امام قسطلانی نے لکھا ہے:

ويبغي للزائر ان يكثر من الدعاء والتضرع والاستغاثة والتشفع والتوسل به ﷺ فجدير بمن استشفع به ان يشفعه الله تعالىٰ فيه

"اور زائر مدینہ منورہ کو چاہیے کہ وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دعا اور تضرع اور استغاثہ اور استشفاع اور توسل کی کثرت کرے کیونکہ وہ شخص جو حضور سے طلب شفاعت کرے لائق ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور ﷺ کی شفاعت اس کے حق میں قبول کرے"۔

اس کے ماتحت علامہ زرقانی (متوفی ۱۱۲۲ھ) نے فرمایا

ونحو هذا في منسك العلامة خليل وزاد وليتوسل به ﷺ ويسئل الله تعالىٰ بجاهه في التوسل به اذ هو محط جبال الاوزار واثقال الذنوب لان بركة شفاعته وعظمها عند ربه لا يتعاظمها ذنب ومن اعتقد خلاف ذلك فهو المحروم الذي طمس الله بصيرته واضل سريرته الم يسمع قوله تعالىٰ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ النساء: ۶۴. الاية انتهى ولعل مراده التعريض بابن تيمية. اه زرقانی:

"اور اسی طرح منسک علامہ خلیل میں ہے اس میں اتنا زیادہ کیا کہ زائر کو چاہیے کہ وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے توسل کرے اور توسل میں حضور کی وجاہت سے اللہ سے مانگے اس لیے کہ حضور ﷺ بوجھوں کے پہاڑوں اور گناہوں کے بوجھوں کو اتارنے والے ہیں اس لیے کہ رب کے ہاں حضور ﷺ کی شفاعت کی برکت اور عظمت یہ ہے کہ گناہ اس سے بڑائی نہیں لے جا سکتے۔ اور جس نے اس کے خلاف اعتقاد کیا تو وہ ایسا محروم ہے کہ جس کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

بصیرت کو اللہ تعالیٰ نے مردود اور اس کی بہت سی عقل کو گمراہ کیا۔ کیا اس مجرم نے اللہ تعالیٰ کا یہ قول نہیں سنا ولو انهم اذ ظلموا انفسهم جاءوك یعنی "اگر یہ لوگ اپنے نفسوں پر ظلم کر بیٹھیں (گناہ کر بیٹھیں) تو اے حبیب ﷺ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو جائیں۔ اور اس آپ کے حضور اللہ سے استغفار کریں۔ اور آپ بھی ان کی سفارش کر دیں تو وہ اللہ تعالیٰ کو توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا پائیں گے" (قرآن) شاید علامہ شبلی کی (اس سے) مراد ابن تیمیہ پر تعریض کرنا ہے۔ (زرقانی ج ۸ ص ۳۰۷ شواہد الحق ص ۱۳۹)

امام قسطلانی رحمہ اللہ تعالیٰ (متوفی ۹۲۳ھ) امام مالک و خلیفہ جعفر کی حکایت نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔ اور اس کی شرح میں علامہ زرقانی (متوفی ۱۱۲۲ھ) فرماتے ہیں:

(لكن رأيت منسوبا بالشيخ تقي الدين بن تيمية في منسكه ان هذه الحكاية كذب على مالك) هذا تهور عجيب فان الحكاية رواها ابو الحسن علي بن فهر في كتبه فضائل مالك باسناد لاباس به واخرجها القاضي عياض في الشفا من طريقه عن شيوخ عدة من ثقات مشائخه فمن اين انها كذب وليس في اسنادها وضاع ولا كذاب (وان الوقوف عند القبر بدعة ولم يكن احد من الصحابة يقف عنده ويدعو لنفسه) نفيه مردود عليه من قصوره او مكابرته (ثم انه يفعل السيء القبيحي) (....ومالك من اعظم الائمة كراهية لذلك) كذا قال وهو عطاء قبيح....ولكن هذا الرجل ابتدع له مذهباً (يعنی ابن تيميه ۱۲) وهو عدم تعظيم القبور وانها انما تزار للترحم والاعتبار بشرط ان لا يشد اليها رحل فصار كل ما خالفه عنده كالصائل لايبالي بما يدفعه فاذا لم يجد له شبهة واهية يدفعه بها بزعمه انتقل الى دعوى انه كذب على من نسب اليه مجازفة وعدم نصفة وقد انصف من قال فيه علمه اكبر من عقله

(زرقانی ج ۸ ص نمبر ۳۰۲-۳۰۵-شواہد الحق ص ۱۳۹)

https://ataunnabi.blogspot.com/
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

"لیکن میں نے ابن تیمیہ کے منسک میں اس کی طرف منسوب دیکھا کہ یہ حکایت امام مالک پر کذب (و افتراء) ہے۔ ابن تیمیہ کا یہ عجیب تہور (لا پرواہی سے گھس پڑنا) ہے کیونکہ اس حکایت کو ابوالحسن علی بن فہر نے اپنی کتاب "فضائل مالک" میں ایسے اسناد سے روایت کیا کہ لا بأس بہ ہے۔ اور اس حکایت کو امام قاضی عیاض نے اپنے طریق سے ثقہ و معتمد شیوخ سے اخراج کیا تو پھر کہاں سے یہ امام مالک پر کذب ہے حالانکہ نہ اس کی اسناد میں وضاع ہے اور نہ کذاب (ابن تیمیہ نے کہا حضور ﷺ کے مزار شریف کے پاس کھڑا ہونا بدعت ہے اور صحابہ میں سے کوئی مزار کے پاس نہ ٹھہرتا تھا۔ اور نہ اپنے نفس کے لئے دعا کرتا تھا)" ابن تیمیہ کی نفی اس کے قصور (علم) کی وجہ سے یا بوجہ تکبر مکابرہ کے اس پر مردود ہے (پھر علامہ زرقانی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے قول سے اس کو ثابت کیا ہے۔ فیضی) (ابن تیمیہ کا قول کہ) اور امام مالک تو اس کی کراہیت کے قول میں سب آدمیوں سے اعظم ہیں۔ ابن تیمیہ کی یہ فحش خطا ہے لیکن اس مرد ابن تیمیہ نے اپنے لئے ایک نئے مذہب کی بدعت نکالی کہ قبور کی تعظیم نہ ہو اور ان قبور کی زیارت تو صرف ترحم اور طلب عبرت کے لئے ہوتی ہے بشرطیکہ ان قبور کی طرف شد رحل نہ ہو۔ تو ہر وہ چیز جو اس کے مخالف ہو۔ اس پر بزعم خود بدعتی حملہ کرنے والا ہے اس چیز کی پرواہ نہیں کرتا کہ کس چیز سے اسے دفع کر رہا ہوں پھر جب وہ اس کے لئے کوئی ادنیٰ شبہ بھی نہیں پاتا تو اپنے زعم سے اس کو دفع کرنے لگتا ہے اور بے باکی اور عدم انصاف سے اس دعویٰ کی طرف منتقل ہو جاتا ہے کہ یہ بات جس کی طرف منسوب ہے یہ اس پر کذب و افتراء ہے۔

اور بے شک اس نے انصاف کیا جس نے اس کے حق میں یہ کہا "اس کا علم اس کی عقل سے بڑا ہے۔"

امام قسطلانی (متوفی ۹۲۳ھ) متنا اور علامہ زرقانی (متوفی ۱۱۲۲ھ) شرحا لکھتے ہیں

(ورایت مما نسب للشیخ تقی الدین بن تیمیة فی منسکه ولا یدعو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

هناک مستقبل الحجرة۔۔۔فان هذا كله منهى عنه باتفاق الائمة۔۔۔)
۔۔۔ان الجمهور ومنهم الشافعية والمالكية والحنفية على الاصح عندهم
كما قال العلامة الكمال بن الهمام على استحباب استقبال القبر الشريف
واستدبار القبلة لمن اراد الدعا (ومالک من اعظم الائمة كراهية للملک)
يقال له فى اى كتاب نص على كراهته فانه نص فى رواية ابن وهب عنه
وهو من اجل اصحابه على انه يقف للدعاء واقل مراتب الطلب الاستحباب
وجزم به الحافظ ابوالحسن القابسى وابوبكر بن عبدالرحمن وغيرهما
من ائمة مذهب مالک وجزم به العلامة خليل بن اسحق فى مناسكه فما
يستحى هذا الرجل (اى ابن تيمية) من تكذيبه بما لم يحط بعلمه۔۔۔
(والحكاية المروية عنه انه امر المنصور ان يستقبل القبر (الشريف) وقت
الدعاء كذب على مالک كذا قال) تبرا منه لان الحكاية رواها ابوالحسن
على بن فهر فى كتابه فضائل مالک ومن طريقه الحافظ ابوالفضل عياض
فى الشفاء باسناد لاباس به بل قيل انه صحيح فمن اين انها كذب وليس
فى روايتها كذاب ولا وضاع ولكنه لما ابتدع له مذهبا وهو عدم تعظيم
القبور ماكانت وانها انما تزار للاعتبار والترحم بشرط ان لا يشد اليها
رحل صار كل ما خالف ما ابتدعه بفاسد عقله عنده كالصائل لا يبالى بما
يدفعه فاذا لم يجد له شبهة واهية يدفعه بها بزعمه انتقل الى دعوى انه
كذب على من نسب اليه مباهتة (بہتان) ومجازفة (بے سوچے بے تکی بات
کرنا) وقد انصف من قال فيه علمه اكبر من عقله:(زرقانى ج ۸ ص نمبر
۳۱۴، ۳۱۵، وشواهد الحق ص ۱۴۹)

"اور میں نے قسک منسوب بابن تیمیہ میں دیکھا کہ" زائر روضہ انور روضہ شریف کی
طرف منہ کرکے دعا نہ کرے کیونکہ یہ باتفاق آئمہ ممنوع ہے" جمہور (امت محمدیہ) اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

انہیں میں سے شافعیہ اور مالکیہ اور محقق علامہ کمال بن ہمام حنفیہ بھی اصح قول پر اس استحباب کے قائل ہیں کہ بوقت دعا مزار شریف کی طرف منہ ہو اور قبلہ کی طرف پیٹھ ہو۔

(امام مالک تو اس کی کراہیت کے قائلوں میں سے اعظم الائمہ ہیں) (قول ابن تیمیہ)

ابن تیمیہ سے کہا جائے گا کہ کس کتاب میں امام مالک نے اس کی کراہیت پر نص کی ہے حالانکہ بلاشک امام مالک نے ابن وہب (جو آپ کے اجل اصحاب سے ہے) کی جانب سے روایت ہے۔ اس میں یہ نص کی ہے کہ زائر دعا کے لئے اسی طرف رخ کر کے کھڑا رہے۔ اور طلب کا اقل مرتبہ استحباب ہے اور اسی کا حافظ ابوالحسن قابسی اور ابو بکر بن عبدالرحمٰن وغیرہما آئمہ مذہب مالک نے جزم کیا ہے۔ اور اسی کا علامہ خلیل بن اسحٰق مالکی نے اپنے مناسک میں جزم کیا ہے۔ کیا یہ شیخ (ابن تیمیہ) اس بات کی تکذیب سے حیا نہیں کرتا۔ جس کو اس کا علم مفید نہیں۔ اور یہ جس سے بے علم اور بے خبر ہے اور وہ حکایت جو امام مالک سے مروی ہے۔ کہ انہوں نے منصور کو یہ حکم کیا تھا کہ وہ بوقت دعا مزار شریف کی طرف رخ کرے یہ امام مالک پر کذب ہے اسی طرح کہا ہے (ابن تیمیہ نے) (علامہ زرقانی نے فرمایا:) کہ امام قسطلانی کلا فلا کہہ کر اس سے بری ہو رہے ہیں اس لئے کہ اس حکایت کو ابوالحسن علی بن فہر نے اپنی کتاب فضائل مالک میں روایت کیا ہے۔ اور ان کے طریق سے حافظ ابوالفضل عیاض نے شفا شریف میں ایسے اسناد سے روایت کی ہے جو لاباس بہ ہے۔ بلکہ یہ کہا گیا ہے کہ وہ صحیح ہے۔ تو کہاں سے یہ حکایت کذب ہوئی حالانکہ اس کی روایت میں نہ کذاب ہے اور نہ وضاع، لیکن جب ابن تیمیہ نے اپنے لیے یہ بدعتی مذہب گھڑا کہ کوئی قبر قابل تعظیم نہیں اور قبور کی زیارت تو صرف عبرت اور نصیحت حاصل کرنے اور ترحم کے لئے کی جاتی ہے۔ بجز ثلثان کی طرف رخت سفر نہ باندھا جائے تو ہر وہ چیز جو اس کی عقل فاسد کے اختراع کے خلاف ہوتی ہے اس پر حملہ آور ہوتا ہے۔ اور اس چیز کی پروا نہیں کرتا کہ کس چیز سے اس کو دفع کرتا ہے جب وہ اس کے لئے ادنیٰ شبہ بھی نہیں پاتا کہ جس سے اپنے زعم میں اسے دفع کرے تو اس دروغ کی طرف منتقل ہو جاتا ہے کہ یہ بات

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جس کی طرف منسوب ہے غلط منسوب ہے"۔

علامہ صلاح الصفدی الشافعی ہم عصر ابن تیمیہ اور اس کے ملاقات کرنے والے نے لکھا ہے:

کان۔۔۔ ابن تیمیۃ رحمہ اللہ تعالیٰ علمہ متسع جدا الی الغایۃ وعقلہ ناقص یورطہ فی المہالک و یوقعہ فی المضایق۔ (شرحہ علی لامیۃ العجم، شواہد الحق ص ۱۵۱)

"ابن تیمیہ کا علم بہت فراخ تھا، اور اس کی عقل ناقص تھی۔ جو اسے ہلاکتوں اور تنگیوں میں ڈال دیتی تھی"۔

امام عبدالرؤف المناوی الشافعی (متوفی ۱۰۳۰ھ) رقمطراز ہیں

اما کونہما (یعنی ابن تیمیۃ وابن قیم) من المبتدعۃ فمسلم

"یعنی ابن تیمیہ اور ابن قیم کا بدعتی ہونا یہ تو مسلم ہے"۔

(شرح شمائل للمناوی ج ۱ ص ۱۷۸، شواہد الحق ص ۱۵۱)

عالم عامل فاضل کامل شیخ مصطفیٰ بن احمد الشطی الحنبلی الدمشقی نے لکھا ہے

لا شک ان من ادعی ذلک (ای الاجتہاد) فی ہذا الزمان علیہ امارۃ البہتان کما یقع دعوی ذلک من فرقۃ شاذۃ نسبت نفسہا للحنابلۃ من جہۃ نجد التی یخرج منہا قرن الشیطان کما ورد فی الحدیث۔۔۔ قد خرج (ابن تیمیۃ) من مذہب الحنبلی فی عدۃ مسائل تفرد بہا ولیہا بخصوصہا للاجتہاد المطلق۔۔۔ فمنہا ما کان یجب المناظرۃ فیہ ولم یفت بہ لاحد کمسألۃ الغاء مفہوم العدد فی الطلاق وانہ یقع واحدۃ وان کان بلفظ الثلاث والالف والاکثر من ذلک ومنہا تحریم شد الرحل لغیر المساجد الثلاثۃ ومنہا منع الاستغاثۃ بالانبیاء والصالحین وغیر ذلک۔۔۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فليست المسائل المذكورة من مذهب الامام احمد ولا ورد فيها رواية عن الامام احمد ونص فقهاء الحنابلة على انه لا يتابع فيها فمن ادعى انه حنبلي المذهب فليس له القول بها كما قالت بها هذه الفرقة المذكورة من جهل وانطماس بصيرة.... قال النبهاني "صرح (مصطفى الحنبلی) بان ما قاله ابن تيمية وتلميذه ابن القيم فی منع ذلک (شد الرحل للزيارة) هو خلاف الصحيح من مذهب الامام احمد" (النقول الشرعية فی الرد على الوهابية للحنبلی المذكور وشواهد الحق ص ۱۵۱۔ ۱۵۲)

"بلاشک جو شخص اس زمانہ میں اجتہاد کا دعویٰ کرے اس پر امارات بہتان ثابت جیسا کہ یہ دعویٰ واقع ہوا اس فرقہ شاذہ سے جو نجد سے ظاہر ہوا وہ نجد جس سے شیطان کا سینگ نکلے گا جیسا کہ حدیث میں وارد ہوا اور وہ اپنے کو حنبلی کہتے ہیں۔ اور ابن تیمیہ بھی کئی مسائل میں حنبلیت کو چھوڑ کر مجتہد مطلق بن بیٹھا۔ تو ان مسائل سے طلاق ثلاث کا مسئلہ ہے جس میں وہ مناظرہ کو پسند کرتا مگر کسی کے لئے فتویٰ نہ دیا۔

کہ تین یا ہزار یا زیادہ طلاق سے صرف ایک واقع ہوگی۔

اور ان مسائل سے ہے کہ مساجد ثلاثہ کے علاوہ شد رحال حرام ہے اور ان مسائل سے ہے کہ انبیاء اور صالحین سے استغاثہ منع ہے تو مسائل مذکورہ مذہب امام احمد سے نہیں اور نہ ان کی روایت ثابت وارد ہوئی فقہاء حنابلہ نے نص فرمائی کہ ابن تیمیہ کے ان مسائل کا اتباع نہ کیا جائے جو ابن تیمیہ کو حنبلی کہے اس قول کا قائل ہے جیسا کہ یہ فرقہ (وہابیہ) اس کا قائل ہے جاہل اور بے بصری سے۔ نبہانی نے کہا کہ مصطفیٰ حنبلی نے تصریح کی ہے کہ جو کچھ ابن تیمیہ اور اس کے شاگرد ابن قیم نے کہا شد رحال کے منع میں وہ مذہب امام احمد کے بالکل خلاف ہے۔"

حافظ ابن کثیر صاحب تفسیر شہیر (متوفی ۷۷۴ھ) نے لکھا ہے

كان.... (ابن قيم) ممن يخطئ ويصيب.... كان يقول بقول ....

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ابن تیمیة فی مسئلة الطلاق فاوذی بسببه رحمہ اللہ خالف الائمة الاربعة فی ذلک۔

"ابن تیمیہ ان سے تھا جو کبھی خطا کرتے ہیں اور کبھی صواب کو پہنچتے ہیں۔ وہ مسئلہ طلاق میں ابن تیمیہ کا شیخ تھا۔ اسی وجہ سے اسے اذیت دی گئی حالانکہ اس ابن تیمیہ نے اس مسئلہ میں ائمہ اربعہ کا خلاف کیا"۔ (القول الجلی لصفی الدین البخاری وشواہد الحق ص ۱۳۶)

سید صفی الدین حنفی بخاری نے لکھا ہے

کان (ابن تیمیة) قد خالف الائمة الاربعة فی مسائل۔۔۔ ومن الشنیع مارقع له مسئلة تحریم السفر الی زیارة القبور۔۔۔ وکان (ابن تیمیة) یرد علی الصوفیة ماذکروہ فی کتبهم من وحدة الوجود وماشاکلها۔۔۔ فرد علی الشیخ محی الدین بن العربی والشیخ عمر بن الفارض وعبدالحق بن سبعین واضرابهم وکان قد خالف الائمة الاربعة فی بعض الفرع کمسئلة الزیارة والطلاق۔۔۔ یقول بحرمة السفر الی زیارة القبور وقد خالف فی ذلک الاجماع۔۔۔ وهو مخطئ فی ذلک اشد الخطاء"

(القول الجلی وشواہد الحق ص نمبر ۱۳۵)

"ابن تیمیہ کئی مسائل میں ائمہ اربعہ کا مخالف ہوا۔ اس کے بدترین مسائل سے یہ ہے کہ زیارت قبور کا سفر حرام ہے۔ ابن تیمیہ صوفیہ کے مسائل وحدۃ الوجود وغیرہ کی وجہ سے ان کا رد کرتا تھا۔ پس شیخ اکبر ابن الفارض ابن سبعین جیسے بزرگان دین کا ابن تیمیہ رد کرتا بعض فروع میں ائمہ اربعہ کے مخالف تھا جیسے مسئلہ زیارت وطلاق۔۔۔ زیارت قبور کے سفر کو حرام کہہ کر وہ اجماع امت کا مخالف ہوا وہ اس میں سخت خطاکار ہے"۔

شیخ الاسلام صالح بلقینی شافعی نے فرمایا

قد ینسب (ابن تیمیة) لاشیاء انکرها علیه معاصروہ والتعصب لا

https://ataunnabi.blogspot.com/

عليه الشيخ تقي الدين السبكي في مسئلة الزيارة والطلاق وافرد كلا منها بتصنيف (القول الجلي ص ۱۳۶)

"یعنی ابن تیمیہ ایسے مسائل کی طرف منسوب ہے جس میں اس کے معاصرین نے انکار کیا اور سب کے سب مسئلہ زیارت وطلاق میں اس کے رد میں کمربستہ ہو گئے"۔

شیخ عبدالرحمٰن الکوریری الدمشقی الشافعی نے فرمایا

وما يعزى اليه من المخالفات في بعض الفروع والطعن في السادة الصوفية اولي الشان العلي المعروف فذالك مما لا نوافقه عليه ولا نسلم شيئاً من ذلك اليه۔ (تقريظ القول الجلي ۔ شواهد الحق ص ۱۳۷)

امام سبکی اور حافظ ابن حجر کے شیخ امام حافظ کبیر شہیر زین الدین عبدالرحیم عراقی شافعی متوفی ۸۰۵ھ نے ابن تیمیہ کے ایک قول کے متعلق مع توسیع یوم عاشورا کا خوب رد بلیغ کیا ہے۔ بڑے علمی مواخذے کیے ہیں۔ جس سے علم حدیث کے بارے میں اس کی خطائیں خوب واضح ہوتی ہیں۔ اور توسیع یوم عاشورہ کو ثابت کیا ہے۔

(شواہد الحق للعارف النبہانی ص ۱۵۳ تا ص ۱۵۶۔)

پھر امام عارف نبہانی نے ابن تیمیہ کی بعض کتب پر کلام کیا ہے۔ جن میں اس کی بدعات بھری ہیں مثلاً "الجواب الصحيح في الرد على من بدل دين المسيح" الفرقان، منهاج السنة، المعقول والمنقول؛ شواهد الحق ص ۱۵۶۔

امام نبہانی نے فرمایا

وقد نقل الامام السيد مرتضى الزبيدي الحنفي في شرح الاحياء عن السبكي وابنه تاج الدين وغيرهما عبارات مطولة في ترجيح مذهب اهل السنة والرد على مخالفيهم وفي ذلك بيان عقيدة ابن تيمية وفرقته الذين يسميهم اهل السنة الحشوية۔

اہل سنت ابن تیمیہ کے فرقہ کا نام حشویہ کہتے ہیں جیسا آگے اس سے کچھ نقل کیا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(من شاء فلينظر تمه شواهد الحق ص ١٦٢)

علامہ نبہانی علامہ سید مرتضیٰ زبیدی کی شرح احیاء العلوم سے ناقل اور وہ قصیدہ نونیہ کی شرح تقی الدین سبکی سے ناقل:

اما الحشوية (اى فرقة ابن تيمية) فهى طائفة رذيلة بها ينتسبون الى احمد واحمد مبرأ منهم.... ثم جاء فى اواخر المائة السابعة رجل له فضل واطلاع (يعنى ابن تيمية) ولم يجد شيخا يهديه وهو على مذهبهم وهو جسور (الجسور شديد الجرأة والجسارة ١٢) متجرد لتقرير مذهبه ويجد امورا بعيدة فبجسارته يلتزمها فقال بقيام الحوادث بذات الرب سبحانه وتعالى وان الله سبحانه وتعالى مازال فاعلا وان التسلسل ليس بمحال فيما مضى كما هو فيما سيأتى وشق العصا و شوش عقائد المسلمين واغرى بينهم ولم يقتصر على العقائد فى علم الكلام حتى تعدى وقال: ان السفر لزيارة قبر النبى ﷺ معصية و قال ان الطلاق الثلاث لا يقع وان من حلف بطلاق امرأته وحنث لا يقع عليه طلاق، واتفق العلماء على حبسه الحبس الطويل فحبسه السلطان ومنعه من الكتابة فى الحبس وان لا يدخل عليه بدواة ومات فى الحبس ثم حدث من اصحابه من يشيع عقائده ويعلم مسائله ويلقى ذلك الى الناس سرا ويكتمه جهرا (الخ شواهد الحق ص ١٦٢، ١٦٣)

"اہل حشویہ (ابن تیمیہ کا فرقہ) بھی ایک بدترین فرقہ ہے جو امام احمد بن حنبل کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرتا ہے حالانکہ امام احمد بن حنبل ان سے بیزار تھا.... پھر ساتویں صدی کے اواخر میں ایک مرد آیا جو علم و فضل والا تھا (یعنی ابن تیمیہ) اس کا کوئی شیخ ہادی نہیں تھا اور وہ اپنے مذہب پر ڈٹا ہوا اور وہ بہت دلیر تھا اور وہ اپنے مذہب کی تقریر میں اکیلا تھا اور کچھ امور کو وہ بعید سمجھتا تھا پس وہ اپنی جسارت کی وجہ سے ان کا التزام کرتا تھا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بھی وہ کہتا تھا اللہ تعالیٰ کو حوادث لاحق ہو سکتے ہیں حالانکہ وہ پاک ہے اور بلاشبہ عالم بالنوع ہمیشہ سے قائل ہے اور تسلسل محال نہیں نہ ازمنہ ماضیہ میں اور نہ مستقبل میں۔ اور اس نے لاٹھی کو توڑ (ڈالا) اور عوام کے ذہنوں کو اس نے پریشان کیا اور ان کو دھوکہ دیا اور علم کلام میں اس نے اکتفا نہ کیا حتیٰ کہ اس نے زیادتی کی اور کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر اطہر کی زیارت کو جانا گناہ ہے اور کہا تین طلاق (بیک وقت) کا وقوع نہیں ہوتا اور کہا جس نے اپنی عورت کی طلاق کی قسم کھائی پھر حانث ہوا تو بھی طلاق واقع نہ ہوگی۔ تو علماء نے اس کی قید پر اتفاق کیا۔ تو سلطان نے اس کو قید کر دیا اور قید میں اس کو کتابت سے منع کر دیا اور حکم دیا کہ اس کو دوات بھی نہ دی جائے حتیٰ کہ وہ اسی قید میں مر گیا۔ پھر اس کے چیلے ظاہر ہوئے جو اس کے عقائد کی اشاعت کرتے رہے اور اس کے مسائل سکھاتے رہے اور چوری چھپے لوگوں تک ان کو پہنچاتے رہے اور علانیہ سے بچتے رہے۔

علامہ یوسف نبہانی کی نصیحت

اذا علمت ذلک ایها المسلم الشافعی او الحنفی او المالکی او الحنبلی الصالح الموفق تعلم انه یجب علیک الحذر التام من کتب الامام ابن تیمیة وجماعته المتعلقة بالعقائد لئلا تهوی فی هوة الضلال ولا ینفعک الندم بعد ذلک بحال من الاحوال: ایاک ان تغتر بکلام السید نعمان آفندی الآلوسی البغدادی (ابن صاحب تفسیر روح المعانی) فی کتابه ولعل انه حنفی من اهل السنة والجماعة فهو بهذا الکتاب قد خرج من حنفیته وسنیته وصار من جماعة ابن تیمیة ناصر لمذهبه مذهب الوهابیة۔

اے شافعی، حنفی، مالکی، حنبلی، صالح موفق مسلمان جب تو نے یہ (ابن تیمیہ کے غلط عقائد و مسائل) جان لئے۔ اب اس بات کا یقین کر کہ تجھے واجب ہے کہ تو ابن تیمیہ اور اس کی جماعت کی کتابوں سے مکمل اور تام طور پر پرہیز کرے تاکہ تو گمراہی کے گڑھے میں نہ پڑے اور بعد میں بہر حال تجھے ندامت نفع نہ دے گی۔ اسی طرح آپ کو اس سے بھی بچانا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کرتا (شاید) صاحب روح المعانی کے بیٹے نعمان آفندی آلوسی کے اس کلام پر مطلع ہوکر اس کی کتاب "جلاء العینین" میں موجود ہے۔ اور تو اسے حق سمجھ کر گمان کرے کیونکہ وہ اس کتاب کی وجہ سے حنفیت اور سنیت سے خارج ہو چکا ہے۔ اور ابن تیمیہ کی جماعت اور ان کے مذہب والوں کا حامی و ناصر بن چکا ہے"۔

نیز ارشاد فرمایا

فلا ینبغی حینئذ مطالعة کتبهم فی العقائد ومن ذلک بل اهم ما هنالک کتب امامهم ابن تیمیة واهمها هذان الکتابان "منهاج السنة والمعقول والمنقول" ویقال له کتاب العقل والنقل (شواهد الحق ۱۲۵۔)

"پس ان کی کتب کا عقائد میں مطالعہ مناسب نہیں ہے اور ان سے اہم ترین تو ان کے امام کی یہ دو کتابیں ہیں نمبر ۱ منہاج السنہ نمبر ۲ المعقول والمنقول جسے کتاب العقل والنقل کہا جاتا ہے"۔

نیز علامہ نبہانی نے فرمایا

ولذلک نسبهم (یعنی ابن تیمیة واتباعهم) اهل السنة الی البدعة و اعتقاد الجهة فی جانب الله تعالیٰ وسموهم الحشویة والمشبهة والمجسمة کما فی شرح المسایرة لکمال بن ابی شریف و شرح الاحیاء للزبیدی وغیرهما۔ (شواهد الحق، ص ۱۲۵)

"اور اسی وجہ سے اہل سنت نے ابن تیمیہ اور اس کی جماعت کو بدعتی کہا اور اللہ تعالیٰ کے لئے جہت ثابت کرنے کی وجہ سے ان کو حشویہ اور مشبہ اور مجسمہ جیسے القاب سے نوازا جیسا کہ شرح مسایرہ لکمال بن ابی شریف اور شرح احیاء العلوم للزبیدی وغیرہا میں ہے۔

علامہ نبہانی نے فرمایا

ولقد رایت لامامهم ابن تیمیة فی کتابه المذکور: منهاج السنة ص ۱۲۵ تفصیلاً یحقق اعتقاده الجهة حقیقیة .... فمن نسبوا الیه اعتقاد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الجهة لم يحظروا كما زعم البعض بل هو يعتقدها. (شواہد الحق ص ۱۹۵)

"اور تحقیق دیکھا میں نے ابن تیمیہ کی کتاب منہاج السنۃ ص ۱۹۵ پر تفصیل اس کے عقیدے کی جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ حقیقتاً اللہ تعالیٰ کے لئے جہت ثابت کرتا ہے اور جنہوں نے اس کی طرف اس عقیدے کی نسبت کی ہے انہوں نے غلط نقل کیا جیسا کہ بعض لوگوں کا گمان ہے بلکہ اس کا یہی عقیدہ ہے"۔

نیز علامہ یوسف نبہانی نے فرمایا

ولكنه يعتقد الجهة بيقين كما هو صريح عبارته في منهاج السنة و هي بدعة شنيعة.... بل قال بعض العلماء بكفر معتقدها و صرح الامام النووي الشافعي والامام ابن ابي جمرة المالكي بكفر معتقدها اذا لم يكن من العامة المعذورين بالجهل..... نقل ذلك عنهما الامام ابراهيم اللقاني المالكي في شرحه "هداية المريد" على منظومته "جوهرة التوحيد". وهو وهما من اكابر ائمة اهل السنة الخ لم نقل عبارته

(شواہد الحق ص نمبر ۱۶۷، ۱۶۸)

"اور وہ ابن تیمیہ اللہ تعالیٰ کے لئے جہت کا قائل یقین کے ساتھ ہے جیسا کہ اس کی کتاب منہاج السنۃ کی عبارت میں صراحت ہے اور یہ بہت بری بدعت ہے۔۔۔۔ بلکہ بعض علماء نے ایسے عقیدے والے کی تکفیر کی ہے اور امام نووی شافعی اور امام ابن ابی جمرہ مالکی نے بھی ایسے معتقد کی تکفیر کی ہے"۔

جبکہ وہ عوام سے نہ ہو جو جہالت کی وجہ سے معذور سمجھے جاتے ہیں۔۔۔۔ اس بات کو امام ابراہیم اللقانی مالکی نے ان دونوں ائمہ سے اپنی کتاب شرح "ہدایۃ المرید" اپنی منظومہ "جوہرۃ التوحید" میں نقل کیا اور یہ امام ابراہیم لقانی اور امام نووی اور ابن ابی جمرہ تینوں اکابر ائمہ اہلسنت سے ہیں۔ الخ رضی اللہ عنہم"۔

پھر آگے علامہ نبہانی نے ابن تیمیہ کے مسئلہ جہت کے رد میں اپنا مستقل رسالہ "رفع

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الاشتباہ فی استحالۃ الجہۃ علی اللہ" نقل کیا ہے۔ ازص ۱۲۸ تا ص ۱۹۲ پھر ابن تیمیہ کی مذکورہ چار کتابوں کا رد کر کے رقمطراز ہیں:

اذا علمت ذلک تعلم انه مثل ابن حزم صاحب کتاب "الملل والنحل" لم یسلم من قلمه احد من الکافرین والمبتدعین والمسلمین والعارفین (شواہد الحق ص ۱۹۳)

"جب تو نے پہچان لیا تو یقین کر یہ (ابن تیمیہ) ابن حزم صاحب کتاب "الملل والنحل" جیسا ہے اس (ابن حزم) کی قلم سے بھی کوئی کافر، بدعتی، مسلمان اور عارف محفوظ نہیں رہ سکا۔"

پھر علامہ نبہانی نے ایک طویل قصیدہ لکھا جس میں ابن تیمیہ اور اس کے اتباع کا رد ہے اور جو جواہر البحار میں بھی موجود ہے۔ جس کے بعض اشعار پہلے گزر چکے ہیں۔

قال التقی السبکی "و کتاب العرش" من اقبح کتبه (ای کتب ابن تیمیة) ولما وقف علیه الشیخ ابو حیان زال یلعنه حتی مات بعد ان کان یعظمه النہی کلامه بحروفه وهذه العبارۃ التی ذکر ابو حیان انه رآها بخط ابن تیمیه تدل علی اعتقاد التجسیم فی جانب اللہ تعالیٰ و تقدس۔

"یعنی امام تقی الدین سبکی نے فرمایا کہ "کتاب العرش" ابن تیمیہ کی قبیح ترین کتب سے ہے اور جب اس پر شیخ ابو حیان مطلع ہوئے تو مرتے دم تک ہمیشہ ابن تیمیہ کو لعنت کرتے رہے حالانکہ وہ اس سے پہلے ابن تیمیہ کی تعظیم کرتے تھے الخ"۔

(شواہد الحق النبہانی ص ۱۹۸)

علامہ نبہانی نے "شواہد الحق ص ۲۰۲ میں ابن تیمیہ کے فرقہ کو فرعونیہ فرقہ ثابت کیا ہے۔ اور ۲۰۲ تا ۲۰۳ میں ابن تیمیہ کا قائل بالجہۃ ہونا ثابت کیا ہے۔ نواب صدیق حسن خاں بھوپالی غیر مقلد تبع ابن تیمیہ کا بیان کہ ابن تیمیہ اور ابن قیم اللہ تعالیٰ کے لئے جہت ثابت کرتے ہیں۔ اور متکلمین فقہا و محدثین ان کا نام مجسمہ اور مشبہہ رکھتے ہیں۔ (شواہد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الحق ۲۰۵)

القائل بها (ای بالجهة لله تعالى) هم الحشوية فقط كابن تيمية و ابن القيم و نحوهما. (شواہد الحق ص نمبر ۲۰۶)

آخر میں علامہ نبہانی نے فرمایا

"کہ ابن تیمیہ اور اس کی جماعت کا یہ اعتقاد (جہت تجسیم وغیرہ) وساوس و اوہام سے ہے۔ زیادہ عبارات علماء نقل کرنے کی ضرورت نہیں۔ ان کی عبارتیں بزبان حال ابن تیمیہ اور اس کی جماعت کا تخطیہ بیان کر رہی ہیں"۔ (شواہد الحق ص ۲۰۸۔)

امام علامہ سید مصطفیٰ بکری الحنفی شاگرد امام العارفین سیدی الشیخ العلامہ عبدالغنی النابلسی الحنفی نے ابن تیمیہ کے گروہ کا رد کیا ہے۔ (شواہد الحق ص ۳۲۷۔ ۳۶۷۔ ۳۶۹)

امام علامہ احمد زروق (متولد ۸۴۶ھ متوفی ۸۹۹ھ) (بستان) ان کا تعارف اسی کتاب کے ابتدائی صفحات میں ہو چکا ہے ۱۲) نے بھی ابن تیمیہ کا رد کیا ہے۔ علامہ نبہانی نے لکھا ہے:

قال احد الائمة الاعلام و اكابر الاولياء الكرام سيدى الشيخ احمد زروق المالكي في مقدمة شرحه على حزب البحر ما نصه بحروفه: فان قلت قد انكر تقي الدين بن تيمية هذه الاحزاب وردها ردا شنيعا فما جوابه قلنا ابن تيمية رجل مسلم له بباب الحفظ والاتقان مطعون عليه في عقائد الايمان و مثلوب (اے معیوب ۱۲ یعنی طراز روشنی ح) بنقص العقل فضلا عن العرفان و قد سئل عنه الشيخ الامام تقي الدين السبكي فقال هو رجل علمه اكبر من عقله انتهى و مقتضى ذلك ان يحترز بنقله لا بتصرفه في العلم: والله اعلم انتهت عبارة سيدى احمد زروق و قوله يحترز بنقله هو مقيد فيما عدا ما يستشهد به من القول لتأييد بدعه التي خالف بها جمهور ائمة المسلمين ولاسيما فيما يتعلق بالسفر لزيارة سيد المرسلين

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

والاستغاثة به و بسائر الانبياء والصالحين فقوله في ذلك لا تعتبر الا فيما وافقه عليها العلماء الموثوق بهم كما تقرر وعليه كلام الحافظ العراقي الشافعي والامام الزرقاني المالكي والشهاب الخفاجي الحنفي المذكور في هذا الكتاب فضلا عن كلام الامام السبكي والامام ابن حجر الهيتمي وغيرهما، والله اعلم (شواهد الحق ص ۱۶۹)

"اکثر اعلام اور اولیاء کرام میں سے سیدی الشیخ احمد زروق مالکی علیہ رحمۃ الباری حزب البحر کی شرح کے مقدمہ میں رقمطراز ہیں:

"اگر تو کہے کہ ان احزاب کا تقی الدین ابن تیمیہ نے انکار بلکہ خوب رد کیا ہے اور اس کا کیا جواب ہے تو جوابا گذارش ہے کہ ابن تیمیہ ایک مرد ہے کہ حفظ اور اتقان میں اس کی شخصیت مسلم ہے لیکن عقائد ایمان میں وہ مطعون اور معیوب ہے مگر ان تو کیا وہ تو عقل ناقص بھی نہیں رکھتا ہے امام تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ سے جب اس کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: وہ ایسا مرد ہے کہ اس کا علم اس کی عقل سے زیادہ ہے اور تعجب اس بات کا ہے کہ اس کی نقل پر اعتبار کیا جائے لیکن اس کے علم میں تصرف کو غیر معتبر سمجھا جائے"۔ واللہ اعلم ختم ہوئی عبارت سیدی احمد زروق کی۔ اور ان کا یہ قول کہ اس کی نقل پر اعتبار کیا جائے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ بھی مقید ہے ان نقول کے ساتھ جو سوا ان نقول کے ہیں جو اس نے اپنی بدعت کی تائید میں پیش کی ہیں اور یہ وہ ہیں جن کی جمہور ائمہ مسلمین نے مخالفت کی ہے خاص طور پر وہ نقول جو اس نے حضور سید المرسلین ﷺ کی زیارت کی نیت سے سفر کرنے بلکہ تمام انبیاء اور اولیاء کی زیارت کے لئے سفر کو حرام ہونے کے متعلق پیش کیا ہے یعنی ان نقول کو غیر معتبر سمجھا جائے ہاں جہاں اس کی علماء معتبر نے موافقت کی ہے ان پر اعتبار کیا جائے گا۔ اور اسی پر ہے کلام حافظ عراقی الشافعی اور امام زرقانی مالکی اور شہاب خفاجی حنفی جن کا ذکر اس کتاب میں ہے اور کلام امام سبکی اور امام ابن حجر ہیثمی وغیرہما کے۔

(رضی اللہ عنہم واللہ اعلم)"

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

امام علامہ سید العلماء العاملین فخر الملۃ شیخ الاسلام خاتمۃ المحققین حافظ احمد بن حجر مکی ہیتمی شافعی متوفی ۹۷۳ھ ۹۰۹ھ ـ ۹۷۳ھ (جن کا تعارف پیچھے گزرا) کے ارشادات عالیہ:

و اما تخیل بعض المحرومین ان منع الزیارۃ او السفر الیها من باب المحافظة علی التوحید وان ذلک مما یؤدی الی الشرک فهو تخیل باطل دل علی غباوۃ متخیله و خباله (جنونه و فساده و نقصانه ۱۲) فهم العبارۃ فانه عجیب جدا و اظن انه ملتقط من هفوات السالم للسبکی. فتنبه

فان قلت کیف تحکی الاجماع السابق علی مشروعیة الزیارۃ والسفر الیها و طلبها و ابن تیمیة من متاخری الحنابلة منکر لمشروعیة ذلک کله کما رآه السبکی فی خطه و اطال اعنی ابن تیمیة فی استدلال لذلک بما تمجة (تنکر سماعه الاسماع) الاسماع و تنفر عنه الطباع بل زعم حرمة السفر لها اجماعا وانه لا تقصر فیه الصلاۃ و ان جمیع الاحادیث الواردة فیها موضوعة و تبعه بعض من تاخر عنه من اهل مذهبه قلت من هو ابن تیمیه حتی ینظر الیه او یعول فی شئ فی امور الدین علیه و هل هو الا کما قال جماعة من الائمة الذین تعقبوا کلماته الفاسدة و حججه الکاسدة (مندی کھوٹا ۱۲) حتی اظهروا عوار (ای عیب زلاته ۱۲) سقطاته و قبائح اوهامه و غلطاته کالعز ابن جماعة عبد اضله الله تعالیٰ واغواه البسه رداء الخزی وارداه و بواه من قوۃ الافتراء والکذب ما اعقبه الهوان واوجب له الحرمان ولقد تصدی شیخ الاسلام و عالم الانام المجمع علی جلالته و اجتهاده و صلاحه و امامته التقی السبکی قدس الله روحه و نور ضریحه للرد علیه فی تصنیف مستقل افاد فیه واجاد و اصاب و اوضح بباهر حججه طریق الصواب فشکر الله تعالیٰ مسعاه و ادام علیه شآبیب رحمته و رضاه آمین. و من عجائب الوجود ما تجاسر علیه بعض

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

السجاه رای بعض الکلامین والقائلین بالاباطیل ۱۲)من الحنابلة لقبر
فی وجوه مخدراته الحسان التی لم یطمثهن انس قبله ولاجان والی بما
دل علی جهله واظهر به عوراء عثاراته وعدم فضله فلیته اذ جهل استحیا
من ربه و عصا اذا فرط و فرط رجع الی لبه۔ لکن اذا غلبت والعیاذ بالله
تعالیٰ الشقوة استحکمت ثاراً فعیاذا بک اللهم من ذلک و عراقة
الیک یارب عزت لنزلتک فی ان تلهم لنا سلوک اوضح المسالک
هذا و ما وقع من ابن تیمیة مما ذکر و ان کان عثرة (ای زلة) لا تقال ابدا
و مصیبة یستمر علیه شومها دواما سرمدا لیس بعجیب فانه سولت له
نفسه وهواه و شیطانه انه ضرب مع المجتهدین بسهم صائب ومادری
المحروم انه اتی باقبح المعایب فخالف اجماعهم فی مسائل کثیرة و
تدارک علی المتهم سیما الخلفاء الراشدین باعتراضات سخیفة(ناقصة
۱۲)شهیرة واتی من نحو هذه الخرافات بما تمجه الاسماع و تنفر عنه
الطباع حتی تجاوز الی الجناب الاقدس المنزه سبحانه وتعالیٰ عن کل
نقص و المستحق لکل کمال انفس فنسب الیه العظائم والکبائر و اخرق
سیاج عظمته و کبریاء جلالته بما اظهره للعامة علی المنابر من دعوی
الجهة والتجسیم و تضلیل من لم یعتقد ذلک من المتقدمین والمتاخرین
حتی قام علیه علماء عصره والزموا السلطان بقتله وحبسه وقهره فحبسه
الی ان مات و خمدت تلک البدع و زالت تلک الظلمات ثم انتصره
اتباع لم یرفع الله تعالیٰ لهم راسا ولم یظهر لهم جاها ولا باسا بل ضربت
علیهم الذلة والمسکنة و باء وا بغضب من الله ذلک بما عصوا وکانوا
یعتدون۔ (الجوهرالمنظم فی زیارة القبر الشریف النبوی المکرم لا بن
حجر ص ۱۲۔۱۳)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

"اور بعض محروم لوگوں کا یہ کہنا کہ زیارت اور اس کے سفر سے منع کرنا توحید کی حفاظت کے باب سے ہے اور یہ سفر شرک کا موجب ہے تو یہ خیال سراسر باطل ہے بلکہ یہ بات اس کی بیوقوفی اور خام خیالی بلکہ بدخیالی اور خباثت کی دلیل ہے۔"

اور اگر تو کہے کہ سفر زیارت کی شروعیت پر اجماع سابق کی بات کیسے کہی گئی ہے حالانکہ ابن تیمیہ حنابلہ کے متاخرین سے ہے اور اس کی شروعیت کا بالکل منکر ہے جیسا کہ امام سبکی نے اپنے خط میں اس کا ذکر کیا ہے۔ اور ابن تیمیہ نے تو اس بارے میں ایسی باتیں کہی ہیں کہ کان سننے کے لئے تیار نہیں اور طبیعتیں اس سے متنفر ہیں۔ اور اس کے گمان میں سفر زیارت اجماعاً حرام ہے اور اس سفر میں نماز بھی قصر نہیں پڑھی جائے گی اور اس باب میں جتنی احادیث وارد ہوئی ہیں وہ سب موضوع ہیں اور متاخرین حنبلیوں نے اس کی اتباع کی ہے؟ تو میں کہوں گا۔ وہ ابن تیمیہ ہے اس کو کیا کہا جائے گا اور امور دین میں جو کچھ اس نے کہا ہے اگر دین اسلام پر پیش کیا جائے گا یعنی وہ علماء جنہوں نے اس کے کلمات فاسدہ اور دلائل کاسدہ کا تعاقب کیا ہے اور اس کے نقائص اور عیوب اور غلطیوں سے پردہ اٹھایا ہے جیسے عز بن جماعہ وغیرہ کے اگر ان کے موافق ہے تو ٹھیک ورنہ اٹھا کر پھینک دو یا ہرگز نہیں۔

کیونکہ یہ ایسا شخص ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے گمراہی میں چھوڑ دیا ہے اور اس کو ذلت کی چادر پہنائی ہے اور اس کو قوت افتراء اور کذب کے لیے میدان چڑھایا جس کے پیچھے ذلت کی ذلت ہے اور اس کے لئے محرومی کو واجب کر دیا۔ اور اس کے خلاف کرتے ہوئے جو شیخ الاسلام ہیں اور لوگوں کے امام ہیں جن کی جلالت علمی اور اجتہاد اور صلاحیت اور امامت پر (علماء) متفق ہیں۔ امام تقی الدین سبکی قدس اللہ سرہ و نور ضریحہ نے اس کے رد میں مستقل کتابیں لکھیں۔ جن میں وہ حق بجانب ہیں اور انہوں نے دلائل قاہرہ سے سیدھی راہ کو خوب واضح کیا اللہ تعالیٰ ان کی سعی جمیلہ کو قبول فرمائے اور ان پر اپنی رحمت اور رضا کے بادلوں سے ہمیشہ بارش برساتا رہے۔ آمین

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور عجیب بات تو یہ ہے جس پر بعض جھوٹے حنابلہ نے جسارت کی ان کی پھندہ دار خوبصورت لڑکیوں کے حق میں گرویدہ ظاہر ہوں جن کو نہ کسی انسان اور نہ جن نے ہاتھ لگایا۔ اور ایسی بات کہی جو اس کی جہالت کی دلیل ہے اور اس کی کند ذہنی کی قباحت کو ظاہر کرتی ہے اور اس بیماری کو ظاہر کرتی ہے کاش کہ جب وہ جاہل تھا تو اپنے رب سے حیا کرتا اور امید تو اس بات کی تھی کہ جب وہ افراط و تفریط میں تھا تو اپنی کمزوری کا اعتراف کر لیتا لیکن جب شقاوت غالب ہو جاتی ہے العیاذ باللہ تعالیٰ تو اس کی ہٹ دھرمی بھی بڑھ جاتی ہے پس تیری پناہ اے اللہ اس سے، اے اللہ تیری ہی بارگاہ میں اب عاجزانہ دعا ہے، کہ تو ہمیشہ رکھ ہمارے اس مسلک کو جو تمام مسالک سے واضح تر ہے۔ اور ابن تیمیہ سے جو کچھ ظاہر ہوا اگرچہ وہ لغزش ہے کبھی کوئی کہہ نہ سکے اور یہ ایسی معصیت ہے جو اس کی نحوست اس پر ہمیشہ رہے گی۔ اور یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے کیونکہ اس کو اس کے نفس نے دھوکہ دیا ہے اور اس کو اس کے شیطان نے پھسلایا ہے اور وہ مجتہدین کی صف میں اپنے آپ کو شمار کرتا تھا اور اس محروم کو اتنا ہی معلوم نہ ہوا کہ اس نے کتنی معیوب چیز ظاہر کی اور اس نے بہت مسائل میں اجماع کی مخالفت کی اور ائمہ پر اس نے طعن کیا خاص طور پر خلفاء راشدین پر بے ہودہ اعتراضات کئے۔ اور ایسی ہی خرافات اور بھی ظاہر کیں جن کو سننے کے لئے کان تیار نہیں اور طبیعتیں متنفر ہیں حتیٰ کہ اس نے اللہ تعالیٰ و تقدس کو بھی نہیں چھوڑا جو ہر نقص اور عیب سے پاک ہے اور ہر کمال کا مستحق ہے اس کی طرف بھی کبائر کی نسبت کی۔ اس کی عظمت اور کبریائی کے پردے کو چاک کیا اور عام لوگوں کے سامنے منبروں پر اس نے اللہ تعالیٰ کے لئے جہت اور جسم کے دعوے کئے اور ایسی گمراہی کا معتقد ہوا جس کے معتقد متقدمین اور متاخرین نہ ہوئے حتیٰ کہ اس کے ہم زمان علماء اس کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے اور وقت کے شہنشاہ کی عدالت میں اس کے قتل اور سزائے قید کا مطالبہ کیا حتیٰ کہ بادشاہ نے اس کو قید کیا اور وہ مر گیا اور اس کی بدعتیں ختم ہو گئیں اور اس کے ظلمات ختم ہو گئے۔ پھر اس کے چیلوں نے اس کی مدد کی۔ اللہ تعالیٰ ان کا سر کبھی بلند نہ کرے اور نہ ہی ان کو کوئی مقام نصیب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کرے بلکہ ان پر ذلت اور مسکنی سوار کرے اور وہ اپنی نافرمانیوں اور حد سے تجاوز کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے غضب کے مستحق ہیں"۔ (آمین ثم آمین)

نیز وہی امام علامہ ابن حجر مکی (متوفی ۹۷۳ھ ۔ ۹۷۴ھ ۔ ۹۷۵ھ) فرماتے ہیں:

(تنبیه) ما احسن ما حکاه السبکی عن بعض الفضلاء و ان کان فیه ما فیه ان کون الزیارة قربة معلوم من الدین بالضرورة و جاحده محکوم علیه بالکفر انتهی فتامله تعلم به قبح ما جاء به ابن تیمیة و من معه او تابعه اذ یلزم من کون الزیارة قربة ان السفر لمجرد الزیارة قربة و هذا لزوم بینهما بین لا یخفی الا علی معاند فمن توقف فی کون السفر لمجرد الزیارة قربة وانکر ذلک لزمه التوقف فی کون الزیارة قربة وانکار ذلک و قد علمت ان انکار الزیارة کفر فلیحذر ذلک فانه عظیم (الجوہر المنظم ص ۱۳)

"(تنبیہ) کیا خوب کہا ہے امام سبکی نے بعض فضلاء سے اور اس میں یہ بات بھی ہے کہ زیارت (سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام) قرب خداوندی کا ذریعہ ہے اور دین کی ضروریات سے ہے اور اس کا منکر کافر ہے انتہی۔ پس غور کرتا کہ تجھے معلوم ہو وہ گندی بات جو ابن تیمیہ اور اس کے چیلوں نے کی ہے (یعنی سفر زیارت قبر اطہر حضور انور ﷺ حرام ہے وغیرہ) حالانکہ زیارت قربت ہے اور محض زیارت سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے سفر کرنا بھی قرب خداوندی کا اہم ذریعہ ہے اور یہ لزوم واضح ہے ان دونوں کے درمیان اور سوائے معاند کے ہر شخص جانتا ہے اور جس نے زیارت کے قرب ہونے میں توقف کیا یا انکار کیا تو اس پر لازم ہے کہ وہ سمجھے کہ زیارت قربت ہے اور انکار کفر ہے۔ پس چاہیے کہ بچا جائے اس گناہ عظیم سے"۔

نیز وہی امام علامہ حافظ ابن حجر مکی (متوفی ۹۷۳ھ ۔ ۹۷۴ھ ۔ ۹۷۵ھ) جن کا تعارف بسوہنا کی ابتداء میں ہو چکا فرماتے ہیں:

ابن تیمیه عبد خذله الله تعالیٰ واضله واعماه واصمه واذله وبذالک

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صرح الائمة الذين بینوا فساد احواله و كذب اقواله و من اراد ذلک فعلیه بمطالعة كلام الامام المجتهد المطلق على امامته و جلالته و بلوغه مرتبة الاجتهاد ابی الحسن السبكی وولده التاج والشیخ الامام العز بن جماعة واهل عصرهم وغیرهم من الشافعیة والمالكیة والحنفیة ولم یقصر اعتراضه علی متاخری الصوفیة بل اعترض علی مثل عمر بن الخطاب و علی بن ابی طالب رضی الله عنهما كما یاتی. والحاصل ان لا یقام لكلامه وزن بل یرمی فی كل وعر (خوفناک جنگل جگہ ۱۲) و حزن و یعتقد فیه انه مبتدع ضال و مضل جاهل غال عامله الله تعالیٰ بعدله و اجارنا من مثل طریقته و عقیدته و فعله آمین۔ثم بعد نقل اعتراض ابن تیمیة علی الصوفیة قال الامام ابن حجر وهو یناسب ما كان علیه من سوء الاعتقاد حتی فی اكابر الصحابة و من بعدهم الی اهل عصره و ربما اداه اعتقاد ذلک الی تبدیع كثیر منهم و من جملة من تتبعه الولی القطب العارف ابوالحسن الشاذلی نفعنا الله بعلومه و معارفه فی حزبه الكبیر وحزب البحر و قطعة من كلامه كما تتبع ابن عربی وابن الفارض وابن سبعین وتتبع ایضا الحلاج الحسین بن منصور ولازال یتتبع الاكابر حتی تمالاء علیه اهل عصره ففسقوه و بدعوه بل كفره كثیر منهم و قد كتب الیه بعض اجلاء اهل عصره علما ومعرفة سنة خمس و سبعمائة من فلان الی الشیخ الكبیر العالم امام اهل عصره بزعمه اما بعد فانا احببناک فی الله زمانا و اعرضنا عما یقال فیک اعراض الفضل احسانا الی ان ظهر لنا خلاف موجبات المحبة بحكم ما یقتضیه العقل والحس و هل یشک فی اللیل عاقل اذا غربت الشمس وانک اظهرت انک قائم بالامر بالمعروف والنهی عن المنكر والله اعلم بقصدک ونیتک ولكن الاخلاص مع العمل ینتج

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ظهور الفحول وما اراها مآل امرک الا الی هتک الاستار والاعراض
باتباع من لا یوثق بقوله من اهل الاهواء والاغراض فهو سائر زمانه یسب
الاوصاف والذوات ولم یقنع بسب الاحیاء حتی حکم بتکفیر الاموات
ولم یکفه التعرض علی من تاخر من صالحی السلف حتی تعدیٰ الی الصدر
الاول و من له اعلی المراتب فی الفضل فیا ویح من هولاء خصماؤه یوم
القیامة و هیهات ان لا یناله غضب وانی له بالسلامة وکنت ممن سمعه
وهو علی منبر جامع الجبل بالصالحیة و قد ذکر عمر بن الخطاب رضی
الله عنه فقال ان عمر له غلطات و بلیات وای بلیات و اخبر عنه بعض
السلف انه ذکر علی بن ابی طالب رضی الله تعالی عنه فی مجلس آخر
فقال ان علیا اخطا فی اکثرمن ثلاث مائة مکان فیالیت شعری من این
یحصل لک الصواب اذا اخطا علی بزعمک کرم الله وجهه وعمر بن
الخطاب والآن قد بلغ هذا الحال الی منتهاه ولا ینفعنی الا القیام فی
امرک و دفع شرک لانک قد افرطت فی الغی ووصل اذاک الی کل
میت وحی وتلزمنی الغیرة شرعا لله ولرسوله و یلزم ذلک جمیع
المؤمنین و سائر عباد الله المسلمین بحکم مایقوله العلماء وهم اهل
الشرع وارباب السیف الذین بهم الوصل والقطع الی ان یحصل منک
الکف عن اعراض الصالحین رضی الله عنهم اجمعین اھ واعلم انه
خالف الناس فی مسائل نبه علیها التاج السبکی و غیره فمما خرق فیه
الاجماع قوله فی علی الطلاق انه لا یقع بل علیه کفارة یمین ولم یقل
بالکفارة احد من المسلمین قبله وان طلاق الحائض لایقع وکذا بطلاق فی
طهر جامع فیه وان الصلاة اذا ترکت عمداً لا یجب قضاؤها وان الحائض
یباح لها الطواف بالبیت ولا کفارة علیها وان الطلاق الثلاث یرد الی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

واحدا وكان هو قبل ادمجته ذلك نقل اجماع المسلمين على خلافه ان
المكوس(محصول، ٹیکس، چنگی ١٢)حلال لمن قطعها وانها اذا اخذت من
التجار اجزاتهم عن الزكاة وان لم تكن باسم الزكاة والا رسمها وان
المائعات لا تنجس بموت حيوان فيها كالفارة وان الجنب يصلي تطوعه
بالليل ولا يؤخره الى ان يغتسل قبل الفجر وان كان بالبلد وان شرط
الواقف غير معتبر بل لو وقف على الشافعية صرف الى الصوفية في امثال
ذلك من مسائل الاصول مسئلة الحسن والقبح التزم كل ما يرد عليها
وان مخالف الاجماع لايكفر ولا يفسق وان ربنا سبحانه وتعالى عما يقول
الظالمون والجاهلون علوا كبيرا محل الحوادث تعالى الله عن ذلك
وتقدس وان القرآن محدث في ذات الله عن ذلك وان العالم قديم
بالنوع ولم يزل مع الله مخلوقا دائما فجعله موجبا بالذات لا فاعلا
بالاختيار تعالى الله عن ذلك وقوله بالجسمية والجهة والانتقال وانه
بقدر العرش لا اصغر ولا اكبر تعالى الله عن هذا الافتراء الشنيع القبيح
الكفر البراح الصريح وخذل متبعيه وشتت شمل معتقديه وقال ان النار
تفنى وان الانبياء غير معصومين وان رسول الله ﷺ لاجاه له ولا يتوسل
به وان انشاء السفر اليه بسبب الزيارة معصية لا تقصر الصلاة فيه
وسيحرم ذلك يوم الحاجة ماسة الى شفاعة وان التوراة والانجيل لم
تبدل الفاظهما وانما بدلت معانيهما اه وقال بعضهم ومن نظر الى كتبه لم
ينسب اليه اكثر هذه المسائل غير انه قال بالجهة وله في اثباتها جزء
ويلزم اهل هذا المذهب الجسمية والمحاذاة والاستقرار فلعله في
بعض الاحيان كان يصرح بتلك اللوازم فنسبت اليه سيما ومن نسب اليه
ذلك من ائمة الاسلام المتفق على جلالته وامامته وديانته انه الثقة العا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

المرتضى المحقق المدقق فلا يقول شيئا الا عن تثبت وتحقق ومزيد احتياط وتحر سيما ان نسب الى مسلم ما يقتضي كفره وزندقه وضلاله واهدار دمه فان صح عنه مكفر او مبدع يعامله الله بعدله والا يغفر لنا وله

"ابن تیمیہ ایسا بندہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے رسوا اور گمراہ اور اندھا اور بہرا اور ذلیل کیا ہے (اور مزید کرے) اور اسی پر فتویٰ دیا ہے ان ائمہ نے جنہوں نے اس کے فاسد حالات اور جھوٹے اقوال (روز روشن کی طرح) واضح کیا اور جو بھی اس پہ مطلع ہونا چاہے اس کو لازم ہے کہ وہ امام مجتہد جس کی امامت اور جلالت اور مرتبہ اجتہاد پر (علماء) کا اتفاق ہے ابو الحسن السبکی اور ان کا بیٹا تاج السبکی اور شیخ امام عز بن جماعہ اور ان کے ہمعصر علماء شافعیہ، مالکیہ، حنفیہ کے کلام کا مطالعہ کرے اس (ابن تیمیہ) نے متاخرین صوفیہ کرام پر اعتراض کرنے میں کوئی کمی نہیں کی بلکہ حضرت عمر بن الخطاب اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر بھی اعتراض کر دیا۔ جیسا کہ آئے گا۔

خلاصہ یہ کہ اس کے کلام کا کوئی وزن نہیں اس کو کسی خوفناک جنگل میں پھینک دینا چاہیے اور یہ عقیدہ رکھنا چاہیے کہ یہ بدعتی گمراہ گمراہ کن، جاہل، غالی ہے اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ عدل کے ساتھ معاملہ کرے اور ہمیں اس کے طریقے، عقیدے، فعل سے پناہ دے۔ آمین!

ابن تیمیہ کا صوفیہ کرام پہ اعتراض کو نقل کرنے کے بعد امام ابن حجر (رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں:

اور اس کو بھی مناسب ہے کیونکہ اس کا عقیدہ ہی ہوا ہے حتیٰ کہ اس نے اکابر صحابہ کرام اور ان کے بعد والوں کو حتیٰ کہ ہم عصروں کو بھی معاف نہیں کیا اور ان میں سے قطب وقت ولی عارف ابو الحسن اللہ تعالیٰ ان کے علوم اور معارف سے ہمیں نفع دے انہوں نے حزب کبیر اور حزب البحر میں جو کچھ لکھا ہے پہ اعتراض کیا جیسا کہ اس نے ابن العربی، ابن الفارض، ابن سبعین اور حلاج بن منصور کو معاف نہیں کیا۔ اور ہمیشہ اس کا یہی دستور رہا کہ اس نے اکابر پہ حملہ کیا۔ حتیٰ کہ اس کے ہم عصر علماء نے متفق ہو کر اس کو فاسق اور بدعتی کہا بلکہ اکثر علماء نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس کو کافر کہا۔ اور بعض علم و معرفت کے شہبازوں نے اس کی طرف ۷۰۵ھ میں خط لکھا
جس کی صورت یہ ہے مسلمانوں کی طرف سے شیخ کبیر عالم اپنے زمانے کے امام (متقدمین)
کی طرف۔ امابعد بے شک ہمیں ایک عرصہ تک آپ سے محبت رہی اور جو کچھ تیرے بارے
میں کہا گیا ہم نے بطور فضل و احسان اعراض کیا حتی کہ ہمارے سامنے تیری وہ باتیں آ گئیں
جو اسباب محبت کے خلاف ہیں عقل و حس کے تقاضے ہے کیا کوئی شک کر سکتا ہے عادات میں
جب سورج غروب ہو جائے۔ اور تو نے بزعم خویش یہ ظاہر کیا کہ تو امر بالمعروف اور نہی عن
المنکر پر قائم ہے اللہ تعالیٰ تیرے ارادے کو خوب جانتا ہے نیکی عمل کے ساتھ خلوص نیت کا
نتیجہ جلدی ظاہر ہو جاتا ہے اور وہ ہے قبولیت۔ لیکن معاملہ اس کے برعکس ہے ہم نے تیرا
مقصود بھی جانا کیونکہ تو ہتک عزت کرتا ہے۔ ایسے شخص کی اتباع میں جس کا قول غیر معتبر
خواہشات کا پرستار اور زمانے کا بدترین ہے جو اوصاف و ذوات سب بکتا ہے اس نے
صرف دعووں کو سب کچھ بنا لیا اموات تک کو کافر کہہ دیا۔ اس نے صرف متاخرین ہی سلف پر
حملہ نہیں کیا حتی کہ صدر اول کے بزرگوں پر برسا جو اس سے مراتب میں اعلیٰ اور افضل تھے۔
ہائے افسوس قیامت کے دن اس کے دشمن کون ہوں گے (کیسی شخصیتیں ہیں جن کے فضل و
کمال کا زمانہ معترف ہے) کیا اس کو غضب (الٰہی) نہ گھیرے گا۔ ایسے شخص کو سلامتی کہاں
نصیب ہوگی۔ اور میں ہی وہ شخص ہوں کہ جس نے سنا اس سے صالحیہ کے جامع جبل کے
منبر پر کہہ رہا تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بڑی زبردست غلطیاں ہوئیں اور اس کے
بارے ہیں بعض بزرگوں نے کہا کہ یہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ذکر کر کے کہہ رہا تھا کہ
حضرت علی رضی اللہ عنہ سے تین سو غلطیاں ہوئیں۔

مجھے فکر تو اس کی ہے جب اس کے نزدیک حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم غلطی کر سکتے
ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تو اس کو سیدھی راہ کہاں سے ملی اور اب حالات کا تقاضا یہ
ہے کہ تیرے خلاف کمربستہ ہو جاؤں تاکہ تیرا شر ختم ہو کیونکہ تو نے سرکشی کی حد کو توڑ دیا ہے
اور تیری ایذا زندوں اور مردوں تک پہنچی اور مجھے غیرت شرعی جو اللہ جل جلالہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے لئے ہونی چاہیے اور تمام مومنوں کو ہونی چاہیے، تقاضا کرتی ہے کہ علماء فرماتے ہیں:

اس پر عمل کیا جائے اور وہ ایسے علماء ہیں جو صاحب شریعت اور ارباب سیف ہیں ان کے حکم سے قانون وصل وقطع ہے حتی کہ بزرگان دین کی جنگ سے باز آ جائے۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

ابن تیمیہ اور اجماع

اور تجھے یقین کرنا چاہیے کہ اس (ابن تیمیہ) نے امت محمدیہ کی مخالفت کی ہے مسائل میں جن سے آگاہی بخشی ہے امام تاج الدین وغیرہ نے۔ پس وہ مسائل جن میں اس نے اجماع کے خلاف کیا ہے اور کہا ہے:

نمبر ۱۔ اس نے کہا جس نے بیوی کو طلاق دی اس کی طلاق واقع نہ ہوگی بلکہ اس پر قسم کا کفارہ ہے حالانکہ اس سے پہلے مسلمانوں میں سے کسی نے یہ فتویٰ نہیں دیا

نمبر ۲۔ اس نے کہا کوئی حائضہ کو طلاق دے تو واقع نہ ہوگی۔

نمبر ۳۔ اسی طرح اگر کسی نے ایسے طہر میں بیوی کو طلاق دی جس میں اس نے جماع کیا ہے تو طلاق واقع نہ ہوگی۔

نمبر ۴۔ اگر کوئی شخص عمداً نماز ترک کرے تو اس پر قضا ضروری نہیں۔

نمبر ۵۔ حائضہ کو طواف کعبہ جائز ہے اور اس پر کوئی کفارہ بھی نہیں۔

نمبر ۶۔ اور تین طلاقیں ایک ہی ہوگی حالانکہ اپنے دعویٰ سے پہلے اس نے اس کے خلاف (امت محمدیہ کا) اجماع نقل کیا۔

نمبر ۷۔ ٹیکس اس شخص کے لئے حلال ہے جو اس سے باز رہا۔

نمبر ۸۔ جب تاجروں سے ٹیکس لیا جائے تو ان کی طرف سے زکوٰۃ ادا ہو جائے گی اگرچہ وہ نیت نہ بھی کریں۔

نمبر ۹۔ اور جو بہنے والی چیزیں ہیں اگر ان میں کوئی جانور مر جائے تو پلید نہ ہوں گی جیسا کہ گھی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نمبر ۱۰۔ جنبی بغیر غسل کے رات کو نوافل پڑھ سکتا ہے اور غسل کی انتظار نہ کرے کہ صبح سے
پہلے غسل کر کے نماز پڑھ لوں گا اگرچہ شہر میں ہو۔

نمبر ۱۱۔ اور وقف کرنے والے کی شرط غیر معتبر ہے اگر وہ نیت وقف کرے شافعیہ کے لئے
اور خرچ کرے صوفیہ پر تو وقف صحیح ہے۔ اور بھی ایسے اصولی مسائل ہیں۔

نمبر ۱۲۔ مسئلہ حسن اور قبح کا کہ ہر ایک اپنے اوپر پیروی لازم کر لیتا ہے جہاں وارد ہوتی ہے۔

نمبر ۱۳۔ جو شخص اجماع امت کی مخالفت کرے اس پر تو کوئی کفر یا فسق شدہ پایا جائے اور بے
شک ہمارا رب پاک ہے ان چیزوں سے جو ظالم جاہل اس کے لئے ثابت کرتے ہیں
اور بہت ہی بلند ہے اس سے کہ جاہل کہتے ہیں۔

نمبر ۱۴۔ اللہ تعالیٰ حوادث کا محل ہے حالانکہ وہ اس سے پاک ہے۔

نمبر ۱۵۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کے لحاظ سے قرآن محدث ہے تعالی اللہ عن ذلک

نمبر ۱۶۔ ایک لحاظ سے جہان قدیم ہے۔

نمبر ۱۷۔ اس کا یہ عقیدہ کہ مخلوق اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہمیشہ سے تھی اور اس کو اس نے ذات کا
موجب ٹھہرایا اور اللہ تعالیٰ کو فاعل مختار تسلیم نہ کیا۔ اللہ تعالیٰ اس سے بلند و بالا ہے۔

نمبر ۱۸۔ اللہ تعالیٰ کا جسم ہے۔

نمبر ۱۹۔ اللہ تعالیٰ کیلئے جہت ہے۔

نمبر ۲۰۔ اللہ تعالیٰ انتقال مکانی کرتا ہے۔

نمبر ۲۱۔ اللہ تعالیٰ عرش کے برابر ہے نہ اس سے بڑا نہ چھوٹا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ اس بہتان شنیع
اور کفر قبیح سے پاک ہے۔ اس کے تبع ذلیل ہوئے اور اس کے معتقد خائب و خاسر ہوئے۔

نمبر ۲۲۔ اس نے کہا دوزخ فنا ہو جائے گی۔

نمبر ۲۳۔ انبیاء غیر معصوم ہیں۔

نمبر ۲۴۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عند اللہ کوئی مقام نہیں ان کا وسیلہ جائز نہیں۔

نمبر ۲۵۔ ان کی طرف سفر زیارت کرنا گناہ ہے اور اس سفر میں نماز قصر نہ پڑھی جائے گی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نمبر ۲۶۔ اور وسیلہ بنانے والا قیامت کے دن شفاعت سے محروم رہے گا۔

نمبر ۲۷۔ تورات اور انجیل کے الفاظ تبدیل نہیں ہوئے ان کے معانی تبدیل کئے گئے اور بعض علماء نے کہا جو شخص اس کی کتابیں دیکھے وہ ان سب مسائل کی نسبت اس کی طرف نہ کرے سوائے اس کے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے لئے جہت ثابت کی ہے اور اس کے اثبات میں اس نے ایک کتابچہ لکھا ہے اور ایسے مذہب رکھنے والے کو جسمیت اور محاذاۃ اور استقرار لازم ہے۔ شاید وہ بعض اوقات ان لوازم کی تصریح کرتا ہو اس لئے ان کی نسبت بھی اس کی طرف کی گئی اور جنہوں نے ان چیزوں کی نسبت اس کی طرف کی ہے وہ ایسے علماء ہیں جو ائمہ اسلام ہیں جن کی جلالت علمی اور دیانت، دیانت پر امت کا اتفاق ہے اور ثقہ عادل پسندیدہ محقق و مدقق ہیں جب تک ان کے نزدیک کوئی چیز پایۂ ثبوت تک نہ پہنچے اور اس کی مزید تحقیق نہ کر لیں اس وقت تک وہ کہتے ہی نہیں۔ خاص طور جب وہ بات کسی مسلمان کی طرف منسوب ہو اور اس کے کفر ارتداد اور اس کی گمراہی اور خون ضائع ہونے کا تقاضا کرتی ہو۔ اگر اس سے یہ سچ ہے تو اس کو کافر یا بدعتی کہا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ اپنے عدل کے ساتھ معاملہ کرے گا ورنہ ہمیں اور اس کو بخش دے"۔

فتاویٰ حدیثیہ مطبوعہ حلبی مصر ۱۳۵۶ھ ص ۹۹ تا ص ۱۰۱

شیخ المحدثین فخر المحققین برکۃ رسول اللہ فی الہند گیارہویں صدی کے مجدد برحق حضرت شیخ محمد عبدالحق محدث دہلوی بخاری حنفی متوفی ۱۰۵۲ھ نے۔ اشعۃ اللمعات باب زیارۃ القبور و کتاب الجہاد قضیہ تلاث کے بعد اور جذب القلوب اور تکمیل الایمان میں اس (ابن تیمیہ کے) فرقہ کا رد بلیغ کیا ہے۔ (نیز مدارج جلد ا ص نمبر ۲۷۶۔ ۲۷۷ پر ابن جوزی، ابن قیم اور ان کے اتباع کا رد کیا ہے۔ ۱۲ فیضی)

علامہ عارف باللہ احمد الصاوی المالکی المتوفی ۱۲۴۱ھ رقمطراز فرماتے ہیں

واما القول بان الطلاق الثلاث فی مرة واحدة لا یقع الا طلقة فلم یعرف الا لابن تیمیة من الحنابلة و قد رد علیه ائمة مذهبه حتی قال

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

العلماء فله الضال المضل۔ (حاشیہ الصاوی علی الجلالین، ج ۱ ص ۹۱)

"تین طلاقوں کے بارے میں یہ قول کہ اگر ایک دفعہ تین طلاقیں دی جائیں تو ایک واقع ہوگی سوائے ابن تیمیہ حنبلی کے کسی اور نے نہیں کہا اور اس مسئلہ میں اس کے مذہب کے علماء نے بھی اس کا رد کیا ہے اور کہا یہ گمراہ اور گمراہ کن ہے"۔

خواجہ عبیداللہ ملتانی چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ متوفی ۱۳۰۵ھ نے "رد الظالمین" کے ص نمبر ۲۱۵، ۲۱۶ پر ابن تیمیہ کا خوب رد کیا ہے اور حضرت خواجہ قبلہ مولانا فخر الدین صاحب دہلوی چشتی مرشد قبلہ عالم مہاروی کی کتاب "فخر الحسن" سے بھی ابن تیمیہ کا رد نقل کیا ہے۔ (کتب ابن تیمیہ) مرصوفة من بدعه ومخالفته للامة بجهات فالتلات فهی تمنع الناس من الاقبال علیها والانتفاع بها۔ (شواهد الحق ص ۲۳۶)

هو (ابن تیمیه) رجل مطعون فی عقیدته۔ (شواهد الحق ص نمبر ۲۳۳)

یعنی (ابن تیمیہ) کی بدعات اور اس کی امت محمدیہ کے ساتھ مخالفت کی صورت تو گذر چکی ہے اور یہ قول کرنے والے سانپوں کی طرح ہیں جو اپنی طرف آنے اور نفع حاصل کرنے سے روکتی ہیں ابن تیمیہ اپنے عقیدے میں مطعون ہے"۔

نیز ابن تیمیہ کا رد درج ذیل مقامات پر ہے بخوف طوالت نقل نہیں کرتا جو چاہے وہاں دیکھ لے (رد المختار ج ۱ ص ۱۲۲) (ملفوظات اعلیٰ حضرت ج ۱ ص ۱۲) (مقدمہ جلد ہر دو رسالہ ص ۲ تا ص ۴ از مولانا محمد غازی مستفید حضرت قبلہ عالم گولڑوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) نیز ملاحظہ ہر دو رسالہ الملقب "معیار الحق والولایۃ" از افادات حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ متوفی ۱۳۵۶ھ کے ص ۱۷ سے ۲۷ تک ابن تیمیہ اور اس کے اتباع وہابیہ کا رد ہے ان سے صرف ایک حوالہ ملاحظہ ہو۔ علامہ پرہاروی لکھتے ہیں:

و یحکی عن الامام ابن تیمیة امام اهل الحدیث و فقهاء الحنابلة قدم العرش و هو قول شاذ لا یعبا به (نبراس ص ۱۱۲)

"امام ابن تیمیہ جو اہل حدیثوں کا امام ہے اور فقہاء حنابلہ سے ہے اس نے عرش کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قدیم ہونے کا قول کیا ہے اور یہ قول شاذ و مردود ہے جس کی طرف التفات جائز ہی نہیں"۔

عقائد جلالی کا شارح لکھتا ہے

وکان تقی الدین ابن تیمیۃ حنبلیا لکنہ تجاوز عن الحدود و حاول ما ینافی لعظمۃ الحق تعالیٰ فاثبت لہ الجسم ولہ ھفوات الخ۔

"ابن تیمیہ حنبلی تھا لیکن حدود کو پھلانگ گیا اور ناجائز تصرف کیا جو حق تعالیٰ کی عظمت کے منافی ہے اس کے لئے جسم کو ثابت کیا اور اس کی اور بکواسیں بھی ہیں"۔

امام ذہبی و امام ابن حجر و ابن عابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس کے ہفوات کی تردید و تشریح کی ہے۔ ۷۰۵ھ میں مباحثہ دمشق میں اس کے لاجواب ہو جانے پر عام منادی کرا دی گئی تھی۔ جو کوئی ابن تیمیہ کے عقائد پر ہو اس کا مال اور خون مباح ہے... یہ واقعات تاریخ ذہبی وغیرہ میں موجود ہیں۔ بحوالہ مہر منیر ص ۱۴۱۔۱۴۲ از افادات قطب گولڑہ (وعمدہ علی حاشیہ نمبر ا ص ۱۱۶" اشارات فریدی میں حضرت خواجہ غلام فرید صاحب نے ابن تیمیہ کو لعنتی کہا۔

اتمام حجت کے لئے فریق آخر کے گھر کے حوالے

دیوبندیوں کے مولوی محمد انور کشمیری (متوفی ۱۳۵۲ھ) نے لکھا ہے

اما ... ابن تیمیۃ ... فی طبعہ سرعۃ وحدۃ، فاذا عطف الی جانب عطف ولا یبالی واذا تصدی الی احد (درپے ہوتا ہے) کالمتصدی ولا یحاشی (ولا یستحیی ۱۲) ولا یومن مثلہ من الافراط والتفریط فالتردد فی نقلہ لھذا، (فیض الباری ج ۱ ص ۵۹)

"ہاں... ابن تیمیہ... اس کی طبیعت میں تو تیزی ہی تیزی ہے جب کسی جانب جھکتا ہے تو بے پرواہی سے جھک جاتا ہے اور جب کسی چیز کے لئے کے درپے ہوتا ہے تو تیز رفتار گھوڑے کی طرح دوڑتا ہے اور ماشاءاللہ کسی کی بھی نہیں کہتا اور اس جیسے افراط و تفریط سے محفوظ نہیں رہتے۔ اسی وجہ سے اس کی نقل میں تردد ہے"۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نیز دیوبندی کشمیری صاحب نے لکھا ہے:

قوله "لا تشد الرحال" الخ وقد افتتن الحافظ تیمیة رحمه الله تعالی لاجل هذا الحدیث فی الشام مرتین فحبس مرة مع تلمیذه ابن القیم رحمه الله تعالی واخری وحده توفی فیه وکان من مذهبه ان السفر الی المدینة لا یجوز بنیة زیارة قبره ﷺ ۔۔۔ وناظره فی تلک المسئلة سراج الدین الهندی الحنفی وکان حسن التقریر (فیض الباری ج ۲ ص ۴۳۳)

ثم نقل عن الشیخ ابن الهمام ان زیارة قبره۔۔۔ قریب من الواجب فقال وهو الحق عندی فاثبت المسئلة ورد علی هولاء وبین محمل الحدیث بحیث الا یثبت مدعاه) ای مدعا ابن تیمیة) ۱۲ ف.

قولہ "لاتشد الرحال "یعنی سامان سفر نہ باندھا جائے الخ اس حدیث کی وجہ سے حافظ ابن تیمیہ کے ساتھ اور دوسری بار اکیلا قید کیا گیا تھا اور وہ جیل میں مر گیا۔

اور اس مسئلے میں اس کے ساتھ سراج الدین ہندی حنفی نے مناظرہ بھی کیا تھا اور یہ بہت اچھی تقریر کرتا تھا۔۔۔۔ پھر کشمیری صاحب نے شیخ ابن ہمام کا یہ قول نقل کیا کہ بے شک آپ ﷺ کی قبر اطہر کی زیارت واجب کے قریب ہے اور کہا کہ میرے نزدیک یہی حق ہے اور مسئلے کو ثابت کیا اور ان کا رد کیا اور حدیث شریف ﷺ کا ایسا مطلب بیان کیا جس سے ابن تیمیہ کا مدعا ثابت نہیں ہوتا"۔

نیز وہی محمد انور کشمیری لکھتے ہیں:

قوله [وانا نتوسل الیک بعم نبینا، فاسقنا فیسقون] قلت وهذا توسل فعلی۔۔۔ اول وعند الترمذی ان النبی ﷺ علم اعرابیا هذه الکلمات وکان اعمی "اللّٰهم انی اتوجه الیک بنبیک محمد نبی الرحمة ۔۔۔ الی قوله: اللّٰهم فشفعه فی" فثبت منه التوسل القولی ایضاً. وحینئذ انکار الحافظ ابن تیمیة تطاول (ای ظلم ۱۲ ف. نیز ملاحظہ ہو فیض الباری ج ۳ ص

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۵۱۹۔۵۲۳۔۵۲۹) فیض الباری ج ۳ ص ۱۸۔

"حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کہنا (اے اللہ بے شک ہم وسیلہ بناتے ہیں تیری بارگاہ میں تیرے نبی ﷺ کے چچا کو۔ پس تو بارش عطا کر پھر ان کو بارش دی جاتی) میں کہتا ہوں یہی وسیلہ ہے مزید تائید کیلئے ایک اور حدیث پیش کرتا ہوں جس کو ترمذی نے روایت کیا۔ کہ ایک نابینا اعرابی کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ کلمات سکھائے [اے اللہ میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں تیرے نبی حضرت محمد ﷺ کے وسیلے سے جو نبی رحمت ہیں ....(ان کلمات تک) اے اللہ ان کی سفارش میرے حق میں قبول فرما]۔ اس حدیث شریف سے توسل قولی بھی ثابت ہوا۔ ایسی دلیل کے ہوتے ہوئے ابن تیمیہ کا انکار ظلم ہے"۔

نیز کشمیری صاحب نے لکھا:

اثبت الوسیلة بمعنی التقرب ایضاً وحینئذ سقط بحث الحافظ ابن تیمیة فانه انکر کون الوسیلة بمعنی التقرب (فیض الباری ج ۳ ص ۳۰۰)

"اب وسیلہ بمعنی تقرب بھی ثابت ہوا۔ اب حافظ ابن تیمیہ کی بحث بے فائدہ ثابت ہوئی کیونکہ اس نے وسیلہ بمعنی تقرب کا انکار کیا ہے"۔

نیز کشمیری صاحب نے لکھا ہے:

وهذه هي المسألة التي انكرها ابن تيمية فانه قال: انه لا يعتد بالطلاق في حال الحيض". ثم اثبت الكشميري هذه المسألة بالدليلين، فقال" من طريقه انه امر بلفظ لا يسوغ فيه تاويله بمعنى عنه

(فیض الباری ج ۳ ص ۳۱۰)

"اور یہی تو وہ مسئلہ ہے جس کا ابن تیمیہ نے انکار کیا ہے اور کہا حالت حیض میں جو طلاق دی جاتی ہے وہ غیر معتبر ہے۔ پھر کشمیری صاحب نے اس مسئلے کو دو دلیلوں سے ثابت کیا ہے۔ اور یہ بھی کہ ابن تیمیہ کا طریقہ یہ ہے کہ جب کسی لفظ میں تاویل چلتی تو وہ اس سے آنکھیں بند کر لیتا ہے"۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

كشف الظنون ج ۱ ص ۲۲۰ بحث ابن تيمية وابن الزملكانى فى مسئلة الطلاق وفى شد الرحال الى قبور الانبياء عليهم السلام فصنفوا فيه منها الابحاث الجلية و كتاب الدرة المضية وبلغ علماء قرده حتى صرح بكفر من اطلق عليه شيخ الاسلام فانتدب حافظ الشام الشمس بن ناصر الدين مجمع كتابا سماه الرد الوافر على من زعم ان من اطلق على ابن تيمية شيخ الاسلام كافر ۱۲ ۔

"ابن تیمیہ اور ابن الزملکانی کی بحث مسئلہ طلاق اور انبیاء کرام علیہم السلام کی قبور کی طرف سفر کر کے جانا اور اس مسئلے میں کتابیں بھی لکھی ہیں ان میں (الابحاث الجلیہ اور کتاب الدرۃ المضیہ) اور علماء نے تو اس کے رد میں مبالغے سے کام لیا حتیٰ کہ اس کو بھی کافر کہہ دیا جو اس کو شیخ الاسلام کہے۔

پھر اس کی تردید کی حافظ الشمس بن ناصر الدین نے اور کتاب لکھی جس کا نام رکھا "الرد الوافر علی من زعم ان من اطلق علی ابن تیمیہ شیخ الاسلام کافر"۔

۱۔(ابن تیمیہ) آبائی حنبلی ہونے کے باوجود تقلید کے قیود سے آزاد ہو گئے تھے

(کتاب: امام ابن تیمیہ ص ۱ مقدمہ از محمد یوسف کوکن عمری ایم اے۔ ایل مدراس یونیورسٹی (ضخامت کل کتاب ۶۶۶ صفحات) ہوم و لی ص ۹ ۲ ناشر اسلامی پبلشنگ کمپنی نمبر 2235D لوہاری دروازہ لاہور قیمت ۳۰ روپے)

۲۔ علماء معاصرین نے ان (ابن تیمیہ) کی سخت مخالفت کی ... بارہا قید و بند کی مصیبتوں میں مبتلا کیا گیا (کتاب مذکورہ امام ابن تیمیہ ص ۱)

۳۔ علماء کا بڑا طبقہ ان کا سخت مخالف رہا (کتاب مذکورہ ص ۱)

شیخ تقی الدین (ابن تیمیہ) کی وفات کے بعد ہر زمانے میں علماء کا ایک بہت بڑا گروہ ان کے خیالات کا سخت مخالف رہا۔ وہ ان کو بدعقیدہ بدعتی اور گمراہ قرار دیتا تھا اور عوام کو ان کی تصانیف کے پڑھنے سے روکتا رہا (امام ابن تیمیہ ص ۲)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۵۔ امام ابن تیمیہ اور حافظ ابن قیم کی پر جوش تصنیفات ہی کا اثر تھا کہ عربستان میں شیخ عبدالوہاب نجدی اور شمالی افریقہ میں شیخ سنوسی کی تحریکیں نمودار ہوئیں ۔۔۔۔ مصر میں شیخ محمد عبدہ اور ان کے شاگرد رشید شیخ رشید رضا نے ان کی تصنیفات کو پھیلانے کی کوشش کی۔ (امام ابن تیمیہ ص ۴)

۶۔ شبلی نعمانی نے جولائی ۱۹۰۸ء کے "الندوہ" میں ابن تیمیہ کو امام ابوحنیفہ، امام غزالی، امام رازی، شاہ ولی اللہ سے بڑھایا ہے۔

(فصل امام ابن تیمیہ ص ۴، مقالات شبلی ج ۵ ص ۶۵۔۶۶)

۷۔ ابن تیمیہ کے شیوخ حدیث میں چند عورتیں بھی شامل ہیں۔ جن سے بیس سال اور اس سے زائد عمر میں حدیثیں سنی ہیں۔ (امام ابن تیمیہ ص ۵۳)

۸۔ جس حدیث کو امام ابن تیمیہ نہیں جانتے وہ حدیث ہی نہیں ہے۔

(امام ابن تیمیہ ص ۲۰)

"حافظ ابن تیمیہ کا مسلک حضوری مدینہ کے بارے میں مرجوح بالکل غلط مسلک ہے۔ مدینہ منورہ کی حاضری جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت اور آپ کے توسل کی غرض سے ہونی چاہیے۔ آپ کی حیات نہ صرف روحانی ہے جو کہ عام مومنین اور شہداء کو حاصل ہے بلکہ جسمانی بھی ہے۔ اور از قبیل حیات دنیاوی بلکہ بہت سی وجوہ سے قوی تر ہے آپ سے توسل نہ صرف وجود ظاہری کے زمانہ میں کیا جاتا تھا بلکہ برزخی وجود میں بھی کیا جانا چاہیے محبوب حقیقی تک وصال اور اس کی رضا صرف آپ ہی کے ذریعے اور وسیلے سے حاصل ہو سکتی ہے۔ الخ"

(دیوبندیوں کے مولوی حسین احمد مدنی کے مکتوبات حصہ اول ص ۱۲۹ مکتوب نمبر ۳۵)

۹۔ ان کی طبیعت میں ابتداء ہی سے تیزی اور حدت تھی الخ (امام ابن تیمیہ ص ۲۱)

۱۰۔ شیخ رشید الدین ابو حفص عمر بن اسمٰعیل بن مسعود الفاروقی المتوفی ۶۸۹ھ کی طرف سے

چیستاں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(سوال)

بتاؤ وہ کون سا تین حرفی اسم ہے جس کا ایک تہائی حصہ دوسرے حصے کے برابر ہے اور تیسرا حصہ پورے اسم کا دو گنا ہے اور دوسرا حصہ جوہر ہے جس میں تمام اعراض ثبت ہیں۔ وہ ایک ایسا ثلث ہے جس کا جذر اس کے برابر ہے وہ افلاک کا ایک جز ہے اس میں مختلف صفات ایسی ثبت ہوگئی ہیں جو ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ وہ بیک وقت زندہ بھی ہے جماد بھی ہے ساکن بھی ہے متحرک بھی ہے اگر اس میں دو خمس (پانچواں حصہ) کا اضافہ کیا جائے تو وہ اپنے معلول کی علت بن جاتا ہے۔ اور اگر ان کو گھٹا دیا جائے تو وہ اپنے موضوع کا محمول بن جاتا ہے وہ فعل ماضی ہو کر مستقبل کے لئے اور مطلق عام ہو کر مقید و خاص کے معنی دیتا ہے اس کا مفرد اس کے مجموعے سے بڑھا ہوا ہے وہ ایک جگہ پر ٹھیرا ہوا ہے مگر اس کے ساتھ ساتھ وہ کوچ بھی کر رہا ہے وہ مستقبل بھی ہے ممکن بھی ہے۔ اس کا آہستہ چلنا اس کے تیز چلنے کے برابر ہے شریعت اور دین میں اس کے نام کی بڑی اہمیت ہے۔ اس کے معانی کی باریکیاں فن عروض کے مشہور ماہر خلیل کے علم کے مناسب ہیں۔ مگر یہ نام اس کی تقطیع سے باہر ہے۔ جب کوئی ماہر عروض اس کو حل کرنا چاہے تو وہ اس کو مفروق یا مجموع میں پاتا ہے۔ وہ اشعار کے لحاظ سے تو شعر ہے۔ مگر اس کا عقیدہ حنابلہ کا ہے اور ایک کندی شاعر کے قول کے مطابق اس کے عہد کی حفاظت کرنے والا اس کے ضائع کرنے والے کے ہاتھ نکل ہوتا وہ پیاسے کو سیراب کرتا ہے اور تاریکی میں بھٹکنے والوں کو راہ ہدایت دکھاتا ہے۔

جواب: از ابن تیمیہ: وہ "علم" ہے (ابن تیمیہ ص ۲۹)

بقول الفیضی لعلہ "روح" او "نور"

۱۱۔ شعار عرش پر ہے (ص ۲۰۷ ابن تیمیہ)

۱۲۔ ابن تیمیہ کی پیشین گوئی۔ کہ اس سال مسلمان تاتاریوں سے بکثرت مارے جائیں گے

(ابن تیمیہ ص ۸۳ مقصد ص ۱۱۵)

۱۳۔ ابن تیمیہ سے برکت اور دعا کی درخواست کی اریخ (ابن تیمیہ ص ۸۶۔۸۷)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۱۴۔ بقول ابوحیان اندلسی نحوی ابن تیمیہ امام مہدی منتظر ہے مگر بوجہ اختلاف سلف خشیتک الملوی وعین اشتبک الانتقال: ۲۶۴ اس کی مخالفت کرنا۔ ابن تیمیہ کا سیبویہ اور ابوحیان پر جہالت کا فتویٰ دینا۔ ابن تیمیہ کو اپنی باتوں کی صحت پر اتنا یقین ہوتا کہ وہ امام فن کو جاہل کہنے سے پرہیز نہ کرتے۔ (ابن تیمیہ ص ۹۶)

۱۵۔ (ابن تیمیہ) بچوں کے سر کے بال زبردستی منڈوا دیتے ہیں (شکایت عوام عند السلطان) (ابن تیمیہ ص ۱۳۰) اقول سہا علم التعلیق ۱۲ غفرلہ

۱۶۔ اسعدی (ہفتہ وار) وحولی (سالانہ) نمازوں کی تردید از ابن تیمیہ (ص ۱۳۵)

۱۷۔ ابن تیمیہ کا بہت سی زیارت گاہوں کو ڈھا دینا۔ ص ۱۳۷

۱۸۔ فقرا و رفاعیہ سے ابن تیمیہ کا مقابلہ مینڈک کی چربی نارنج کے اندرونی چھلکے اور طلق (یہ ایک قسم کا سفید چمکدار پتھر ہے) کے پتھر وغیرہ پیس کر اپنے بدن پر مل لیتے ہیں جس کی وجہ سے ان پر آگ کا کوئی اثر نہیں ہوتا (ص ۱۵۱)

۱۹۔ قول ابن تیمیہ دنیا کی ساری مخلوق پر اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت واجب ہے" (ابن تیمیہ ص ۱۵۵)

۲۰۔ وہ (اللہ تعالیٰ) آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے کے بعد عرش پر دراز ہو گیا (ص: ۱۶۸) رحمٰن عرش پر دراز ہو گیا (ابن تیمیہ ص ۱۶۸)

۲۱۔ استویٰ علی العرش کے دوسرے معانی (جو اہل سنت بیان کرتے ہیں) وہ سب تاویل باطل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ (ص: ۱۷۰)

۲۲۔ ابن تیمیہ پارٹی کا امام غزالی اور امام رازی پر تنقید کرنا (ص: ۱۹۰ تا ۱۹۲)

۲۳۔ اللہ جس طرح حقیقی طور پر موجود ہے اسی طرح مخلوق بھی حقیقی طور پر موجود ہے..... کسی اسم کے خالق اور مخلوق پر حقیقی طور اطلاق کرنے سے کوئی خرابی نہیں آتی۔

(قول ابن تیمیہ ص: ۲۱۳)

۲۴۔ ابن تیمیہ کا ایک حدیث پیش کرنا مقابل ائمہ کا اس کی سند پہ امام بخاری کی جرح نقل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کرنا ابن تیمیہ کا دوسری سند بروایت ابن خزیمہ پیش کرنا کہ "جرح لا یجرح مسندا آخر۔ نیز اثبات بہر حال نفی پر مقدم ہے" (ابن تیمیہ ص: ۲۱۵-۲۱۶) یک کا لا اعلم کا کہنا دوسرے کے لاعلمی کو مستلزم نہیں تعدیل جرح سے فائق قول صحت قول عدم صحت سے فائق ہے۔

۲۵۔ (قول ابن تیمیہ) صحیح حدیث میں نبی کریم ﷺ سے مروی ہے۔ خدا بلند آواز سے پکارے گا اے آدم خدا تم کو حکم دیتا ہے کہ دوزخیوں میں سے حصہ جہنم نکال لو۔
(ابن تیمیہ ص ۲۱۸)

۲۶۔ شیخ صفی الدین ہندی (المتولد الدہلی ۶۴۴ھ المتوفی ۷۱۵ھ) نے بوقت مناظرہ ابن تیمیہ ابن تیمیہ سے کہا "ما اراک یا ابن تیمیہ الا کالعصفور حیث اردت ان اقبضہ من مکان یفر الی مکان آخر (طبقات الشافعیۃ ج ۵ ص ۲۴۰ للشیخ تاج الدین السبکی) ابن تیمیہ ص ۲۲۳)
"اے ابن تیمیہ میں تو تجھے چڑیا کی مانند دیکھ رہا ہوں جو ایک مکان سے دوسرے مکان کی طرف اڑ رہی ہے اور جہاں سے چاہوں تجھے پکڑ لوں"۔
(جیسے آج کل کے وہابی شیخ ابن تیمیہ ایک موضوع سے بھاگتے ہیں)۔

۲۷۔ بقول ابن کثیر شاگرد ابن تیمیہ "ابن تیمیہ کی نعش پر لوگ ابن تیمیہ کو شمعوں (کی روشنی وخوشی میں) گھر تک پہنچا آئے۔ البدایہ والنہایہ لابن کثیر ج ۱۴ ص ۱۳۷) یہ بدعت کیسی ہے جشن میلاد تو ناجائز ہوئے۔ (ابن تیمیہ ص ۲۳۴-۲۳۵)

۲۸۔ آسمان اور زمین اور ان دونوں کے درمیان جتنی بھی چیزیں پیدا کی گئی ہیں وہ انسان ہی کے کام کے لئے بنائی گئی ہیں۔ انسان اس دنیا میں خدا کا جانشین ہے۔
(امام ابن تیمیہ ص ۲۶۶)

۲۹۔ (شیخ اکبر محی الدین) ابن عربی کو بغیر الف لام کے لکھا اور بولا جاتا ہے تا کہ قاضی القضاۃ اشبیلیہ قاضی ابو بکر محمد بن عبداللہ ابن العربی المتوفی ۵۴۳ھ سے تشابہ نہ ہو ا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۲۹۔(ابن تیمیہ ص ۲۷۳)

۳۰۔ اشعار ابن عربی

یا من یرانی ولا اراہ — کم ذا اراہ ولا یرانی

یا من یرانی مجرما ولا اراہ آخذا — کم ذا اراہ منعما ولا یرانی لائذا

رق الزجاج ورقت الخمر — فتشابہا فتشاکل الامر

فکانما خمر ولا قدح — وکانما قدح ولا خمر

فلولاہ لما کنا — ولولا نحن ما کانا

فان قلنا بانا ھو — یکون الحق ایانا

فابدانا واخفاہ — وابداہ واخفانا

فکان الحق اکوانا — وکنا نحن اعیانا

فیظہرنا لنظہرہ — سرارا ثم اعلانا

وفی کل شیء لہ آیۃ تدل علی انہ واحد — وفی کل شیء لہ آیۃ تدل علی انہ عینہ

فالعین واحدۃ والحکم مختلف — وذاک سر لاہل العلم ینکشف

(ابن تیمیہ ص ۲۸۶ تا ۲۹۱)

"اے وہ ذات جو مجھے دیکھتی ہے اور میں اسے نہیں دیکھتا۔
کوئی وہ ہے جس کو میں دیکھتا ہوں اور وہ مجھے نہیں دیکھتا
اے وہ ذات جو مجھ کو چلتے پھرتے دیکھتی ہے اور میں اسے پکڑتے نہیں دیکھتا
کوئی وہ ہے جس کو میں خوشحال دیکھتا ہوں اور وہ مجھے پناہ ڈھونڈتے نہیں دیکھتا
شیشہ بھی پتلا اور شراب بھی پتلی دونوں ہمشکل ہوئے اور معاملہ شبہ میں پڑ گیا
پس گویا کہ شراب ہے اور پیالہ نہیں ہے اور گویا کہ پیالہ ہے اور شراب نہیں ہے
اگر وہ نہ ہوتا تو ہم بھی نہ ہوتے اور اگر ہم نہ ہوتے تو وہ بھی (ظاہر) نہ ہوتا۔
پس اگر ہم کہیں کہ ہم وہی ہیں تو یہ ہم کو حق ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

پس اس نے ہمیں ظاہر کیا اور ہم نے اس کو مخفی کیا۔ اور ہم نے اس کو ظاہر کیا اور اس نے ہمیں مخفی کر دیا۔

پس حق بھی ظاہر اور ہم بھی ظاہر

اس نے ہمیں اس لئے ظاہر کیا کہ ہم اس کو ظاہر کریں

پوشیدہ تھے پھر ہم کو اس نے ظاہر کیا۔

اور ہر شے میں اس کے لئے دلیل ہے کہ وہ ایک ہے اور ہر شے میں اس کے لئے تجلی ہے اور دلالت کرتی ہے کہ وہ عین ہے۔

پس عین ایک ہے اور حکم مختلف اور سارا فعل علم کے لئے ظاہر ہوا"۔

خودی کفر است فانی خویش کن زود
که جز حق در حقیقت نیست موجود
حق جان جهان است وجهان جمله بدن
ارواح و ملائک چو حواس این تن

(شیخ سعد الدین حموی م ۶۵۱ھ)

افلاک و عناصر و موالید اعضا
توحید همین است دگر شیوه و فن
در کون ومکان نیست عیان جز یک نور
ظاهر شده آن نور بانواع ظهور
حق نور و تنوع ظهورش عالم
توحید همین است و دگر وهم و غرور
اے صوفی صافی تو خدا می طلبی
کوری مگر از خویش جدائی طلبی
حق با تو زمان زمان سخن می گوید

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سر تا بقدم او ست کرا می طلبی
غیرتش غیر در جہان نگذاشت
لا جرم عین جملہ اشیاء شد

"خودی کفر ہے اپنی نفی جلدی کر جو در حقیقت اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی موجود ہی نہیں
حق تو جان جہان ہے۔ بلاور سارا جہان جسم ہے۔ ملائک اور فرشتے اس جسم کے حواس کی طرح ہیں
آسمان اور عناصر اور موالید اعضاء ہیں۔ توحید تو یہی ہے باقی شیوہ اور فن
کون ومکان میں ایک نور کے سوا کوئی ظاہر ہی نہیں۔ وہ نور مختلف رنگوں میں ظاہر ہوا۔
حق نور ہے اور جہان اس کے ظہور کا رنگ۔ توحید یہی ہے دیگر وہم اور غرور ہے۔
اے صوفی تو خدا کا طالب ہے، اندھا تو نہیں کہ خدا کو اپنے سے جدا سمجھتا ہے۔
حق تو تجھ سے ہر وقت گفتگو کرتا ہے سر سے قدم تک وہی ہے تو کس کی طلب میں ہے۔
اس کی غیرت نے جہان میں کسی کو نہ چھوڑا۔ بے شک تمام اشیاء کو عین ہوا۔

۳۱۔ ان خلوتوں کے لئے مجبور و متروک مسجدوں اور مقبروں کو اپنی جگہ بنانا ٹھیک نہیں ہے۔ یہاں احوال شیطانیہ حاصل ہوتے ہیں۔ جن اور شیاطین انسانوں کی صورت آ کر یہ کہتے ہیں کہ ہم فلاں ہیں۔ صوفیہ جو دعویٰ کرتے ہیں کہ ان میں سے بعض نے آنحضرت ﷺ سے کوئی مسئلہ دریافت کیا اور آپ نے اس کا جواب دیا اگر صحیح ہو تو پھر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ سے اپنے اختلافات کیوں نہیں حل کر لئے ... حضرت فاطمہ کو باغ فدک کی میراث کے متعلق شبہ پیدا ہوا کیا وہ آنحضرت سے اپنے اس شبہ کو دور نہیں کرا سکتی تھیں (مجموعہ الرسائل والمسائل لابن تیمیہ ج ۵ ص: ۹۳ بحوالہ ابن تیمیہ ص: ۲۹۶)

۳۲۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بعض لوگوں میں کسب و ریاضت سے مخصوص عرفانی کیفیتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ جو عام طور پر ایک ہی میں پائی جاتی ہیں۔ جیسے غیب کی باتیں بتا دینا۔ خواب کی صحیح تعبیر پیش کرنا مردوں سے بات چیت کرنا معجزہ اور خوارق اور کرامات وغیرہ کے واقعات دکھانا اور لوگوں پر عجیب و غریب اثرات کا مرتب کر دینا۔ ابن عربی میں یہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کیفیتیں موجود تھیں (ابن تیمیہ ص ۲۹۹)

۳۳۔ اشعار امام ابن الفارض متوفی ۵۷۶ھ

(الحزب ۳۲ مفتی القاہرۃ (ابن تیمیہ ص ۳۰۳)

نسخت بحبی آیة العشق من قبلی

فاهل الهوی جندی وحکمی علی الکل

وکل فتی یهوی فانی امامه

وانی بری من فتی سامع العذل

یحشر العاشقون تحت لوائی

وجمیع الملاح تحت لواکا

(یوں عشق رے ملک میرا ساں الخ)

ومن مذهبی فی الحب مالی مذهب

وان ملت یوما عنه فارقت ملتی

ولو خطرت لی فی سواک ارادة

علی خاطری سهوا قضیت بردتی

لک الحکم فی امری فما شئت فاصنعی

فلم تک الا فیک لا عنک رغبتی

"منسوخ ہو گئی ہے عشق کی دلیل جو مجھ سے پہلے تھی باوجہ میری محبت کے پس اصحاب عشق میرا لشکر ہیں اور میں ان تمام کا حاکم ہوں اور ہر جوان چاہتا ہے کہ میں اس کا امام ہوں اور بے شک بری ہوں ایسے جوان سے جو ملامت پر کان دھرتا ہے سارے عاشق میرے جھنڈے کے نیچے اٹھائے جائیں گے اور سارے ملاح تیرے جھنڈے کے نیچے ہو گئے الخ۔

محبت میں تو میرا مذہب یہ ہے کہ میرا کوئی مذہب ہی نہیں اگر میں اس سے ایک دن بھی جدا ہو جاؤں اپنی ملت سے جدا ہو گیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اگر بھولے سے بھی میرے دل میں تیرے سوا کوئی خیال آ جائے تو میرا فیصلہ اپنے حق کی انتہا ہوگا۔

میرے معاملے کا تو تو ہی مختار ہے جیسی جو چاہے کر، بس جو کچھ بھی تو کر یا اپنے عشق کرے گا۔ میں تجھ سے منہ نہیں موڑوں گا"۔

۳۴۔ شیخ صدر الدین قونوی نے مولانا ابن عربی کی تفسیر اعجاز البیان فی تفسیر القرآن، مطبوعہ حیدرآباد دکن۔ (ابن تیمیہ ص ۳۱۲)

۳۵۔ یہ قول (القول وحدۃ وجود) کا اصل یہی ہے یعنی اعدم علام میں ایک شے ثابت ہے (من جهة تعلق علم الله تعالیٰ به۔ یعنی وجود علمی و وجود خارجی میں فرق نہیں)

نمبر ۲۔ مخلوقات کا وجود عین خالق کا وجود ہے (قاله ابن عربی علی قوله) ملخصاً (ابن تیمیہ ص ۳۲۲)

۳۶۔ وجود باری مطلق ہے اور مطلق مقید اور معین ہی ہو کر ظاہر ہوتا ہے (قال صدر الدین الرومی القونوی فی کتاب مفتاح غیب الجمع والوجود وغیرہ۔) ابن تیمیہ ص ۳۲۵)

۳۷۔ (قول ابن تیمیہ) کوئی چیز اس وقت تک حرام نہیں ہو سکتی تاوقتیکہ اس کی حرمت کتاب وسنت سے ثابت نہ ہو جائے (ابن تیمیہ ص ۳۵۰) یعنی اصل چیز کی حلت ہے نہ کہ حرمت۔

۳۸۔ کوئی شخص کسی چیز کو حرام قرار نہیں دے سکتا تاوقتیکہ اس کی حرمت نص صریح سے ثابت نہ ہو جائے (ابن تیمیہ ص ۳۵۰ قوله ملخصاً)

۳۹۔ دشمن کی گرفتاری پر ابن تیمیہ کے ہمنواؤں کا مستعد ہو جانا (ابن تیمیہ ص ۳۵۵)

۴۰۔ ابن تیمیہ نے بیچ اپنے دونوں بھائیوں اور شاگردوں کے مقامات مقدسہ کی زیارت کی۔ (ابن تیمیہ ص ۳۵۶)

۴۱۔ ابن تیمیہ غیر مقلد تھے (کسی مذہب کے پابند نہ تھے) (۳۵۹)

۴۲۔ یہ حق بات ہے بہت سے ہو گئے جو مسلم کو ابن تیمیہ کے پیچھے گمراہ کر کے چھوڑ گئے۔

(ملخصاً ۳۵۸)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۴۳۔ عیسائیوں کے بادشاہ کی طرف ابن تیمیہ کا خط "مسلمانوں میں بہت سے ایسے نیک لوگ ہیں جن کی دعاؤں کو کبھی اللہ تعالیٰ قبولیت سے محروم نہیں کرتا" (ابن تیمیہ ص ۳۶۵)

۴۴۔ انبیاء معصوم ہیں (قرار ابن تیمیہ ص ۳۸۷) قبروں سے اور دوسرے مقامات سے شیطان بصورت اولیاء ظاہر ہو کر گمراہ کرتا ہے اور ولی نہیں ہوتا در حقیقت شیطان ہوتا ہے مگر اس ولی کا معتقد بنا دیا جاتا ہے (ص ۳۸۸)

۴۵۔ حضور جیسا ...... نہ آپ سے پہلے پیدا ہوا اور نہ آئندہ پیدا ہو سکتا ہے (ص ۴۰۷)

۴۶۔ آج بھی خدا کے نیک بندوں کے ہاتھوں ان کا (مردوں کے زندہ کرنے کا) ظہور ہوتا ہے (۴۰۸)

۴۷۔ وہاں (بیت المقدس) حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی قبر بھی موجود تھی جس پر ایک قبہ ہوا تھا صحابہ اور تابعین کے زمانہ میں لوگ محض زیارت کی غرض سے جایا کرتے تھے
(ابن تیمیہ ص ۴۱۶)

۴۸۔ (قول ابن تیمیہ) قبر خلیل یا کسی اور نبی کی قبر کی زیارت کے مقصد سے سفر کرنا ناجائز ہے (ابن تیمیہ ص ۴۱۶)

۴۹۔ ابن تیمیہ اور ابن قیم تقلید شخصی کے سخت خلاف تھے (۴۲۷، ۴۲۹)

۵۰۔ ایک شخص تمام احادیث کا احاطہ نہیں کر سکتا اور نہ کوئی اس کے احاطہ کرنے کا دعویٰ کر سکتا ہے (ص: ۴۳۷)

۵۱۔ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ۔ ہر ہر جزئی حکم کے لئے روشن بیان کا ہونا ضروری ہے

۵۲۔ شرعی احکام کے ماخذ چار ہیں۔ کتاب، سنت، اجماع، قیاس صحیح (۴۴۴)

۵۳۔ ابو حفص رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت کی تا ہے شمس الائمہ ابوبکر محمد بن احمد بن ابی سہل السرخسی المتوفی ۴۹۰ھ کا اصرار ہے کہ یہ کتاب (کتاب الکل) امام محمد کی تصنیف ہے۔ (کتاب ابن تیمیہ ص: ۴۵۷ بحوالہ "اعلام الموقعین ج ۳ ص ۲۵۵ ابن قیم" کتاب الاصل ج ۲

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ص ۴۹۹)

۵۴۔ آپ ﷺ کو آئندہ ہونے والے بہت سے واقعات کا علم دیا گیا تھا۔
(ابن تیمیہ ص ۴۹۶)

۵۵۔ خلیفۃ اللہ کوئی نہیں ہو سکتا۔ (ملخصاً ص ۴۹۹)

۵۶۔ لڑائی کی ابتداء حضرت معاویہ نے نہیں کی بلکہ حضرت علی نے کی ابتداء باغی گروہ حضرت علی کا امیر معاویہ کا۔

(ملخصاً ابن تیمیہ ص ۵۰۱ بحوالہ منہاج السنۃ ابن تیمیہ ج ۲ ص ۲۰۱ تا ص ۲۲۶)

۵۷۔ آنحضرت ﷺ شفاعت کردیں یا مومنین کی دعاؤں سے ان کے گناہوں کی مغفرت ہو جائے۔ (ابن تیمیہ ص ۵۰۲)

۵۸۔ یہ بالکل غلط اور ناجائز نہیں تھا اور نہ صحابہ نے چھری مارنے والا واقعہ بھی غلط ہے۔
(ص: ۵۰۲)

۵۹۔ قرآن میں ہر چیز کی تفصیل موجود ہے۔ (ابن تیمیہ ص ۵۱۷)

۶۰۔ وہ علوم و معارف اور حقائق غیبیہ جو انبیاء کے لئے مخصوص ہیں۔ (ابن تیمیہ ص ۵۲۱)

۶۱۔ انبیاء علیہم السلام جس غیب کی خبر دیتے ہیں۔ (ابن تیمیہ ص ۵۲۱)

۶۲۔ مصنف ابن تیمیہ کی ابن تیمیہ پر تنقید کر اس کے کلام میں دل آزار تحریریں ہیں اور اس میں غیر معمولی حدت اور شدت تھی (ابن تیمیہ ص ۵۳۶)

۶۳۔ کلام مصنف ابن تیمیہ۔ خدا مطلق العنان حاکم ہے۔ انسان اس زمین پر خدا کا نائب اور خلیفہ ہے (ابن تیمیہ ص ۵۳۷) ساری کائنات اس کے لئے مسخر کردی گئی ہے.... تمام مخلوق اس کے تابع ہے۔ خدا کی تمام مخلوقات میں سب سے افضل انسان ہے۔ ان انسانوں میں سب سے افضل مومنین ہیں الخ ص مذکور۔

۶۴۔ انبیاء و صالحین (وصال یافتہ) کے توسل استغاثہ و طلب دعا نہیں کرسکتے اس پر ابن تیمیہ کی مستقل کتاب "قاعدہ جلیلہ فی التوسل والوسیلہ" ابن تیمیہ ص ۵۴۵۔ نیز

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور رسالہ الواسطۃ بین الحق والخلق۔ ص ۵۳۶)

۶۵۔ ابن بطوطہ کا ابن تیمیہ کا مخصوص خطبہ سننا۔ خود مصنف ابن تیمیہ کا اقرار پھر بطور حاشیہ اس پر تنقید کرنا (ص: ۵۵۲)

۶۶۔ مصر کے اکابر فقیہوں نے ابن تیمیہ پر کفر کا فتویٰ دیا (ص: ۵۵۶) سرگروہ قاضی تقی مالکی تھے۔

۶۷۔ قاضی القضاۃ جمال الدین بن جمیل شافعی نے ۱۴ شعبان ۷۲۶ھ میں ابن قیم کو بھی قید کرا دیا اور ان کے بعض ساتھیوں کو گدھوں پر سوار کرا کر شہر میں تشہیر کرائی۔ (ابن تیمیہ ص: ۵۵۷)

۶۸۔ زوروا القبور والی حدیث کو ابن قیم اور ابن تیمیہ وغیرہ درست و صحیح تسلیم کرتے ہیں۔ (ص: ۵۵۸)

۶۹۔ مبالغہ آمیز تعریف ابن تیمیہ کی خود ان کا اعتراف اور ادھر لا تطرونی (ص: ۵۶۳)

۷۰۔ ابن تیمیہ کے چیلوں نے ابن تیمیہ کو قید سے رہا کرانے کے لئے سلطان کو لکھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یوسف صدیق کا مرتبہ عطا کیا ہے (ابن تیمیہ ص ۵۶۳)

۷۱۔ ۔

ہوئے ہیں خوار جتنا ہم یہ کہتے پھرتے ہیں جا بجا ہم
جو کوئی ہم پر ستم کرے گا ہم اس کے حق میں دعا کریں گے

۷۲۔ حافظ ابن کثیر (ابن تیمیہ) کے مشہور کے شاگردوں میں سے تھے انہوں نے (ابن تیمیہ کے قید میں مرنے کے بعد ان کے) چہرے کی چادر ہٹائی اور پیشانی کا بوسہ لیا۔ (ص ۵۷۲)

۷۳۔ بعد از مرگ ابن تیمیہ کی نعش پر قبل از دفن قرآن خوانی (۵۷۲)

۷۴۔ بعد از مرگ ابن تیمیہ، عورتیں اپنے رومالوں کا کنارہ اس کے جنازہ سے لگا کر تبرک حاصل کر رہی تھیں (ص ۵۷۶) عقیدت مندوں کا دور دور سے ابن تیمیہ کی قبر پر آنا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۵۷۸) اس کی قبر کی مٹی بعارضہ آشوب چشم مفید ثابت ہوتی تھی (۵۷۹)۔

۷۵۔ شیخ شمس الدین ابن القیم ابن تیمیہ کے خاص مریدوں شاگردوں سے ہے

(ص ۵۸۰-۵۹۹)

۷۶۔ ابن تیمیہ سنت کے پیرو نہ تھے (ص:۵۸۱) حدیث میں ہے حضور علیہ الصلوۃ والسلام ۲۴ گھنٹہ میں ایک دفعہ کھاتے (جامع صغیر)

۷۷۔ ابن تیمیہ صبح شام کھاتے تھے۔ (۵۸۲)

۷۸۔ ابن تیمیہ کے لئے کشف و کرامات اور آئندہ کے واقعات کا علم ثابت کرنا۔

(ص:۵۹۱)

۷۹۔ شیخ صدر الدین کہا کرتے تھے کہ ابن تیمیہ پر شہوات نفسانی کا غلبہ ہو گیا ہے

(ص:۵۹۳)

۸۰۔ شمس الدین ذہبی نے ابن تیمیہ کی تعریف کے ساتھ اس کے نقائص کو بھی دکھایا ہے۔ (۵۹۹)

۸۱۔ میں (ذہبی) ان (ابن تیمیہ) کو معصوم نہیں کہتا بلکہ بعض اصولی اور فروعی مسائل میں ان کا مخالف ہوں۔ (ابن تیمیہ ص:۶۰۳)

۸۲۔ بقول ذہبی ابن تیمیہ تکبر و غرور کا سرچشمہ تھا۔ (ص:۶۰۷)

۸۳۔ ابن تیمیہ نے شیخ اکبر کو اس امت کا شیطان لکھا ہے

(ابن تیمیہ ص:۶۰۰-۶۰۳ [illegible])

۸۴۔ علامہ ذہبی لکھتے ہیں (ابن تیمیہ) کے دشمن ان کو دجال جھوٹا اور کافر کہتے ہیں۔ عقلمندوں کی جماعت ان کو محقق فاضل اور مجتہد قرار دیتی ہے (زغل العلم للذہبی ص ۲۳) (ابن تیمیہ ص ۶۰۸) ذہبی کی ابن تیمیہ کو نصیحت کی جو النصیحۃ الذہبیہ لابن تیمیہ مطبوعہ مع رسالہ زغل العلم (ابن تیمیہ ص:۶۰۸-۶۰۹)

۸۵۔ تاج کی گفتگو اور اس کی تحریر کی زبان دونوں مختلف تھیں۔ تم نے ان دونوں کو اپنے اندر جمع

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کر لیا ہے جملہ خطاب اللحمی لابن تیمیہ (ابن تیمیہ ص ۶۱۰)

۸۶۔ مجھے امید نہیں کہ تم میری باتوں کو قبول کرو گے کلام اللحمی لہ (ابن تیمیہ ص ۶۱۱)

۸۷۔ کلام ابن تیمیہ کہ رسالہ ابن تاوان کو اس کی تحریری سے ملا اس نے کتاب ہاتھ کر گرا کر اس کو گمراہ کر دیا ہے (ابن تیمیہ ص: ۶۱۷)

۸۸۔ شیخ علاؤ الدین بخاری نے (۸۴۱ھ میں) لکھا کہ جو شخص امام ابن تیمیہ کو شیخ الاسلام کہتا ہے وہ کافر ہے (۶۲۴)

۸۹۔ شیخ علاؤ الدین کا یہ کہنا کہ ابن تیمیہ کافر اور سلوکی تھا یہ بدفضائل اس سے بہتر تھے علماء (ص: ۶۲۵)

۹۰۔ شاہ ولی اللہ نے ابن تیمیہ کی تعریف کرتے ہوئے اس کے اعتراضات رفع کئے ہیں نیز ان کے معاندین کو بھی اچھی نظر سے دیکھتے ہیں نواب صدیق نے جب ابن تیمیہ کی تعریف کے پل باندھے تو دکن کے مفتی الحاج محمد سعید مدراسی نے التحبہ بالتنزیہ کے نام سے ۲۳۶ صفحوں کی کتاب لکھی (جس میں ابن تیمیہ کا رد ہے جو ۱۳۰۹ھ میں مطبع مجمع شاہیہ دکن سے شائع ہوئی تھی (ص: ۶۲۸۔۶۲۹)

۹۱۔ ابن تیمیہ کی کتابوں کی ضبطی (تحت ظرف) (ص: ۶۳۲)

۹۲۔ ابن تیمیہ کے ۲۶ مطبوعہ کتب سے چند کتب کے نام جس میں اس کی بدعات کا ذکر ہے یا نظر دیگر غور کرنے کے قابل ہیں:

(۱) فتاویٰ ابن تیمیہ ۵ جلدیں (۲) منہاج السنہ ۴ جلد۔ (۳) درء التعارض العقل والنقل یہ منہاج کے حاشیہ پر چھپی ہوئی ہے۔ (۴) مجموعہ الرسائل الکبری عمدہ جلد ضخامت ۸۷۵ اس میں ہے الاستغاثہ وفیہ حکم السماع والرقص (۵) مجموعہ الرسائل دو جلد فیہ واسطہ وسیلہ وفیہ زیارۃ القبور (۶) مجموعہ الرسائل والمسائل ۵ جلد فیہ التوسل الی اللہ وفیہ ابطال وحدۃ الوجود وفیہ صفات اللہ وفیہ عرش الرحمن وفیہ قاعدہ فی المعجزات والکرامات (۷) کتاب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الردعلی المنطقین (۸) کتاب القضاء الصراط المستقیم فی مخالفۃ اصحاب الجحیم (۹) کتاب المعراۃ، نبوت سے معجزات کرامات کی تفصیل (۱۰) تفسیر سورۃ اخلاص ص ۱۳۰ (۱۱) تفسیر سورہ نور (۱۲) چھ سورتوں کی تفسیر (۱۳) قاعدہ جلیلہ فی التوسل والوسیلہ ضخامت ۲۰۰ مطبوعہ مصر۔ (۱۴) الفرقان بین اولیاء الرحمن واولیاء شیطان، فیہ ردعلی ابن عربی۔ (۱۵) الاجتماع والافتراق فی الحلف بالطلاق (۱۶) الصوفیہ والفقرا (۱۷) رسالہ قدریہ (۱۸) تلخیص کتاب الاستغاثہ الرد علی البکری آنحضرت سے استغاثہ کی حرمت کا بیان مطبوعہ مصر ضخامت ۳۰۰۔ (۱۹) الردعلی الاخنائی علی حاشیہ کتاب الاستغاثہ۔ قلمی نسخوں سے۔ بیان مجمل اهل الجنۃ والنار۔ کیا دوزخ ختم ہو جائے گی ندوۃ العلماء کے کتب خانہ میں ہے۔ تقریباً اس کی کل تصانیف ۳۰۰ علی قول ۵۰۰ علی قول ایک ہزار علی قول ابن تیمیہ متوفی ۷۲۸ھ عوذ والقتدہ۔

۹۳۔ اس کے شاگرد مع تعارف۔ (۱) شمس ابن قیم زیارت قبور اور توسل وسیلہ اور استغاثہ کے مسئلہ کی وجہ سے استاذ کے ساتھ قید رہے۔ (ص ۹۴۹) متوفی ۷۵۱ھ شب جمعرات ۱۳ رجب ابن کثیر نے کہا میں زیادہ ان کے ساتھ رہتا تھا اور وہ (ابن قیم) تھے مجھے سب سے زیادہ محبوب تھے (ص: ۶۵۰) لمبی لمبی نماز اور طویل رکوع وسجود کرتے لوگ طعن کرتے تھے وہ باز نہ آئے تصنیفیں ۱۹ (ص: ۶۵۲) (۲) شمس ابن کثیر (ص: ۶۵۲) باوجود شافعی ہونے کے مخصوص مسائل میں استاذ ابن تیمیہ کے متبع تھے تفسیر ابن کثیر دس جلدوں میں اور تاریخ ابن کثیر مسمی کی بالبدایہ والنہایہ ۱۴ جلدوں میں چھوڑی (ص: ۶۵۴) (۳) ابن عبد الہادی (۴) ابن الوردی (۵) شیخ دہابی (۶) شیخ بدرالدین ابن الصائغ (۷) نورالدین ابن الصائغ (۸) احمد بن فضل اللہ العمری (۹) ابن مری فیرشدۃ (۱۰) احمد بن قدامہ مقدسی (۱۱) امین الدین ابن الوانی۔

۹۴۔ ابن تیمیہ نے شیخ اکبر کو کافر اور شیطان لکھا ہے۔ (ص: ۶۶۳)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۹۵۔ فرمایا (تھانوی نے) "کہ ابن تیمیہ اور ابن قیم باہم استاد شاگرد ہیں۔ مگر خصیا سے بہت ہیں۔ باقی ہیں ذہین اور سلطان القلم بہت تیز چلتے ہیں موڑ سے بھی زیادہ مگر نہیں دیکھتے کہ سڑک میں بچہ ہے یا جانور بس اڑے چلے جاتے ہیں۔ اپنی ہی کہتے ہیں دوسرے کی نہیں سنتے مگر یہ طرز شان محقق نہیں۔ تعبیر میں سخت عنوان اختیار کرتے ہیں ابن تیمیہ نے دین کی بڑی خدمت کی ہے۔ فطرۃً تیز مزاج ہونے کے (باعث) مزاج میں تشدد ہو گیا۔ کامل اور محقق شخص وہ ہے جو جامع ہو علم اور ادب کا اور دونوں کی رعایت رکھتا ہو"۔

(فیوض الرحمٰن حصہ دوم ص ۳۰ المطلب پانکلہ الحق۔ ملفوظات اشرف علی تھانوی جامع عزیز الرحمٰن مدرس عربی گورنمنٹ ہائی سکول ایبٹ آباد مطبوعہ پشاور ۱۳۶۶ھ)

مذہبی معاملات میں دیوبند کے علما شبلی سے اسی قدر ناخوش ہیں، جتنے سرسید سے، حال ہی میں دیوبند کے ایک عہدہ دار نے اس مدرسے کی تاریخ مرتب کی ہے اور اس میں ان لوگوں کے نام گنائے ہیں، جنہوں نے دارالعلوم دیوبند کے بانیوں یا دوسروں اساتذہ سے کسب فیض کیا۔ اس فہرست میں "پروفیسر شبلی" کا نام بھی ہے، لیکن اس امر کی تصریح کر دی گئی ہے کہ شبلی کے بعد کے مذہبی خیالات سے دارالعلوم کو کوئی تعلق نہیں۔ خود شبلی ۱۹۱۲ء کے ایک خط میں دیوبند کے آرگن "القاسم" کے متعلق لکھتے ہیں: "القاسم کے نزدیک ہم لوگ کافر، کم از کم معتزلی و گمراہ ہیں"۔ (چنانچہ شبلی کی وفات سے چند ماہ پہلے علمائے دہلی نے ان کی تکفیر کا باقاعدہ فتوٰی دیا) (حیات شبلی ص ۸۲۲ مطبوعہ۔) موج کوثر: مصنف شیخ محمد اکرم ایم۔ اے مطبع فیروز سنز لمیٹڈ۔ لاہور۔ راولپنڈی۔ پشاور۔ حیدر آباد۔ کراچی۔ ص ۲۲۳)

مذکورہ بالا حوالوں میں ابن تیمیہ کے تعارف کے ساتھ ساتھ اس کے تابعداروں کا بھی تعارف ہو گیا۔ کہ آئمہ کرام نے اس کے تابعداروں کو اس کے ساتھ بدعتی گمراہ کافر تک بتایا۔ لہٰذا اہلسنت پر ان کی کوئی بات قابل حجت نہیں بلکہ کان لگانے کے لائق نہیں وہ ردی کی ٹوکری میں ڈالنے کے قابل ہے۔" اٹھا کر پھینک دو باہر گلی میں۔ ہاں اتمام حجت لاہلسنت اور از علما الاثوف متعبہ ومتبعہم ان کے حوالے پیش ہوتے ہیں اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قتل ہوتے رہیں گے۔ نوٹ: شاطبی صاحب کتاب الاعتصام بھی شاید ابن تیمیہ کے ساتھی سے ہے۔ واللہ ورسولہ اعلم بالصواب"

تنبیہ

فاسقوں، فاجروں، گمراہوں، کافروں سے بھی بعض اچھے کام سرزد ہوتے ہیں۔ ان کے بعض اعمال قابل مدح ہوتے ہیں حدیث شریف میں ہے:

"ان اللہ لیؤید ھذا الدین بالرجل الفاجر"

"بے شک اللہ تعالیٰ اس دین کی مدد فاجر کے ذریعے بھی کرواتا ہے"۔

اصول میں محدثین فرماتے ہیں کہ کذاب راوی بھی بسا اوقات سچ بولتا ہے۔ لہٰذا جن حضرات نے ابن تیمیہ وغیرہ کی مدح کی ہے۔ وہ مدح اس کے بعض اعمال وصفات مرضیہ کی طرف راجع ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس کی ہر بات مدار ایمان ہے اور قابل عمل بلکہ وہ اچھی باتوں کی وجہ سے ممدوح ہے اور بری باتوں کی وجہ سے مذموم ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علامہ ابن قیم

علامہ ابن قیم: نام محمد کنیت ابو عبداللہ عرف ابن قیم الجوزیہ ہے۔ نسب یہ ہے: محمد بن ابی بکر بن ایوب بن سعد بن حریز زرعی دمشقی متوفی ۷۵۱ھ۔ علامہ ابن قیم ابن تیمیہ کا شاگرد خاص اور اس کا خاص الخاص متبع ہے۔ یہاں تک کہ یہ بھی بدعتی مسئلہ منع زیارت روضہ انور حضور سید المرسلین ﷺ کی وجہ سے قید میں اپنے استاد ابن تیمیہ کے ساتھ رہا کما مر۔ اس ابن قیم کے متعلق بھی آئمہ کرام و علماء عظام کے بیانات پیچھے گزر چکے ہیں سر دست ایک اور حوالہ ملاحظہ ہو:

علامہ امام حجۃ المحدثین والا تمام حافظ ابن حجر ہیتمی مکی شافعی متوفی ۹۷۳ھ، ۹۷۴ھ، ۹۷۵ھ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا وقدس سرہ کے ایمان افروز باطل سوز کلمات طیبات

وایاک ان تصغی الی ما فی کتب ابن تیمیۃ وتلمیذہ ابن قیم الجوزیۃ وغیرھما ممن اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ (الجاثیہ: ۲۳) وکیف تجاوز ھؤلاء الملحدون الحدود "الملحد اوسع فرق الکفر حدا" رد المحتار ج۳ ص۳۲۴، ۲/۱ المصری) وتعدوا الرسوم وخرقوا سیاج (سوار) الشریعۃ والحقیقۃ فظنوا بذلک انھم علی ھدی من ربھم ولیسوا کذلک بل ھم علی اسوء الضلال واقبح الخصال وابلغ المقت والخسران وانھی الکذب والبھتان فخذل اللہ متبعھم وطھر الارض من امثالھم (فتاوی حدیثیہ ص۸۳ مطبوعہ مصر)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

"یعنی: اپنے آپ کو دور رکھنا اس بات سے کہ کبھی ابن تیمیہ اور اس کے شاگرد ابن قیم جوزی وغیرہ کی کتابوں میں جو کچھ خرافات ہیں ان کی طرف کبھی نہ جھکنا کیونکہ یہ ایسے افراد ہیں جنہوں نے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنایا ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ نے جان کر ان کو گمراہی میں ہی چھوڑ دیا ہے۔ اور ان کے کانوں اور دل پر مہر لگا دی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردے ڈال دیئے ہیں پس کون ہے جو اللہ تعالیٰ کے بعد ان کو ہدایت دے۔ اور یہ بھی کہ ان بے دینوں نے اللہ کی حدود سے کیسے تجاوز کیا۔ اور رسوم میں زیادتی کی اور شریعت اور حقیقت کی دیوار پھلانگ گئے۔ اور گمان کیا کہ ہم اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں حالانکہ وہ اس طرح نہیں ہیں بلکہ بدترین گمراہی اور بدترین عادتوں کے حامل ہیں اور سزا و خسران کے لائق ہیں، جھوٹ اور بہتان کی انتہا کر دی، اللہ تعالیٰ ان کے چیلوں کو ذلیل کرے اور زمین کو ان جیسوں سے پاک کرے"۔ (آمین)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مؤرخ ومفسر ابن کثیر

نام اسمٰعیل، کنیت ابوالفداء، نسب اسمٰعیل بن عمر بن کثیر قرشی دمشقی معروف ابن کثیر ہے۔ متوفی ۷۷۴ھ مدفن دمشق قریب قبر ابن تیمیہ یہ صاحب بھی ابن تیمیہ کے شاگرد و متبع خاص ہیں۔ ان کے متعلق ائمہ کے بیانات گزشتہ صفحات میں گزر چکے ہیں۔

انہیں کلمات سے ان کا تعارف نمایاں ہے۔

تأثر بابن تيمية وتلمذ له، وفتن بحبه وتحمل (دافع عنه ونصره ۱۲ فیضی غفرله) منه وامتحن واوذي بسببه وكان يتبعه في كثير آرائه ويفتي برأيه في مسئلة الطلاق فهو صاحبه في الروح والعقيدة والمذهب السلفي... وشارك في الحياة السياسية في عصره، مثل شيخه ابن تيمية

(مقدمہ مولد رسول ﷺ لابن کثیر ص ۶)

مطبوعہ دار الکتب بیروت

"ابن تیمیہ سے متاثر اور اس کا شاگرد ہے اور اس کی محبت میں مفتون تھا۔ اور اس کی مدد کی اور اس کے سبب اس کو تکلیف دی گئی اور امتحان میں ڈالا گیا اور اس کے خیالات کا اس کا پیروکار تھا۔ اس کی رائے کے مطابق طلاق کے مسئلے میں فتویٰ دیتا تھا۔ روح اور عقیدہ اور مذہب سلفی میں اس کا ساتھی تھا۔ اور اپنے استاد ابن تیمیہ کی طرح سیاسی زندگی گزاری"۔

مؤرخ ابن خلدون

عبدالرحمٰن بن محمد بن خلدون معروف ابن خلدون مولد تونس متولد ۱۳۳۲ء متوفی ۱۴۰۶ء/۸۰۸ھ مؤرخ فلسفی اور سیاسی تھے (منجد) آپ اہل سنت سے خارج قدریہ تھا مذہب کے یعنی معتزلی تھے جیسا کہ ان دیوبندیوں کے معتمد و مستند مولوی عبدالحی لکھنوی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لکھا ہے۔ علامہ عبدالرحمٰن حضرمی معتزلی(۱) معروف بابن خلدون در مقدمہ تاریخ خود لی دیشد الخ (مجموعہ فتاوی عبدالحی ج ۲ ص ۱۴ کتاب الحظر والاباحہ)

دیوبندیوں کے کشمیری صاحب نے لکھا ہے

(قوله)(فلم يزل الخلق ينقص) الخ وانكره ابن خلدون، وقال لم يثبت عندنا من حال عماراتهم انه كان طولهم ستون ذراعا في زمن بل بيوتهم في الارتفاع فيما مضى، كما هي اليوم، قلت سبحان الله ما حمله على انكار حديث صحيح عند القوم (فیض الباری ج ۴ ص ۱۶)

"(اس کا قول) ہمیشہ مخلوق گھٹتی رہی) الخ ابن خلدون نے اس کا انکار کیا اور کہا ہمارے ہاں یہ بات ثابت نہ ہوئی۔ ان کی عمارتوں کا حال تو یہ تھا کہ ساٹھ ہاتھ لمبی ان کے گھر تو بلندی تھے جیسا کہ گذر چکا، اور جیسا کہ آج ہیں میں کہتا ہوں سبحان اللہ کس چیز نے اس کو حدیث صحیح کے انکار پر مجبور کیا"۔

نیز مولوی محمد بدر عالم دیوبندی نے اس پہ یوں لکھا

فاذا صرح به القرآن وصح فيه الحديث، فبأي حديث بعده يؤمنون۔ ومن لم يجعل الله له نورا فما له من نور (بدر الساری علی حاشیہ فیض الباری ج ۴ ص ۱۷)

"جب اس کی صراحت قرآن مجید نے کر دی اور صحیح حدیث بھی وارد ہوئی تو اس کے بعد کونسی بات پہ ایمان لائیں گے بس بات یہ ہے کہ جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے نور بنایا ہی نہیں تو اس کو نور کیسے نصیب ہو"۔

1۔(جو شخص جس فرقے کا کلام کرے گا اسی میں شمار کیا جائے گا چنانچہ قدماء ان کو معتزلہ کہتے ہیں مجموعہ فتاوی عبدالحی ج ۱ ص ۶) (کتاب العقائد ۱۲ ف)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شاہ ولی اللہ علیہ الرحمہ

شاہ ولی اللہ علیہ الرحمہ: احمد نام اور بوجہ ابتدائی زندگی کے جو صوفیت اور میلان الی التصوف پر مشتمل تھی۔ شاہ ولی اللہ عرف ہے۔ اور خواجہ بختیار کاکی سے عقیدت کی بنا پر قطب الدین کہا جاتا تھا۔ سلسلہ نسب یہ ہے: احمد بن عبد الرحیم بن وجیہ الدین بن معظم بن منصور بن احمد العمری الدہلوی الحنفی ولادت ۴ شوال ۱۱۱۴ھ/۱۷۰۳ء۔

ابن عبد الوہاب نجدی سے نو برس چھوٹے تھے۔ سترہ برس کے تھے کہ آپ کے والد ماجد علامہ اکمل عارف کامل ولی واصل حضرت سیدنا و مولانا شاہ عبد الرحیم صاحب محدث دہلوی نقشبندی حنفی کا انتقال ہو گیا ۱۱۴۳ھ میں حج کیا۔ اور دو سال حرم میں مجاورت کی اور محمد بن عبد الوہاب نجدی کے بعض تاثرات لے کر واپس ہند پہنچے پہلی حالت دگرگوں ہو چکی تھی۔ ۶۳ سال کی عمر میں ۱۱۷۶ھ میں انتقال ہوا حیات طیبہ ص ۵۷۵ سے ۵۷۷ تک ان پر تبصرہ موجود ہے جو چاہے وہاں دیکھ لے اس کا ایک حوالہ ملاحظہ ہو:

" دہلی میں ایک شور برپا ہو گیا کہ ولی اللہ وہابی ہو چکا ہے چنانچہ حیات طیبہ (اس کتاب کے مرتب دیوبندی مکتب فکر سے تعلق رکھتے ہیں) کے ص ۱۲ پر درج ہے۔ کہ تمام علماء اسلام نے متفقہ طور پر فتوے کفر صادر کئے حتیٰ کہ شاہ صاحب کا جدی و علمی وقار بہا منثور ہو گیا۔
(ص ۵۰۶ معیار)

شاہ ولی اللہ نے تفہیمات الہیہ میں لکھا کہ شق القمر کوئی معجزہ نہیں الخ (الملفوظات ج ص ۳ الشیخ الاسلام مجدد ملت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

مولوی سرفراز دیوبندی نے لکھا ہے" اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی (المتوفی ۱۱۷۶ھ) شق القمر کے تواتر کے قائل نہیں" (طائفہ منصورہ ص ۱۴۹۔۱۵۰)

مسئلہ شق القمر میں شاہ ولی اللہ صاحب کی تکفیر علماء حرمین شریفین سے کرائی گئی تھی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لکھا ہے علامہ عبدالرحمٰن حضرمی معتزلی (1) معروف بابن خلدون در مقدمہ تاریخ خودمی نویسد الخ (مجموعہ فتاوی عبدالحئی ج ۲ ص ۱۴ کتاب الحظر والاباحۃ)

دیوبندیوں کے کشمیری صاحب نے لکھا ہے

(قوله) [فلم يزل الخلق ينقص] الخ وانكره ابن خلدون، وقال لم يثبت عندنا من حال عماراتهم انه كان طولهم ستون ذراعا في زمن بل بيوتهم في الارتفاع فيما مضى، كما هي اليوم، قلت سبحان الله ما حمله على الانكار حديث صحيح عند القوم (فیض الباری ج ۴ ص ۱۹)

"(اس کا قول) ہمیشہ مخلوق گھٹتی رہی) الخ ابن خلدون نے اس کا انکار کیا اور کہا ہمارے ہاں یہ بات ثابت نہ ہوئی، ان کی عمارتوں کا حال تو یہ تھا کہ ساٹھ ہاتھ بھی ان کے گھر تو بلندی تھے جیسا کہ گذر چکا، اور جیسا کہ آج ہیں میں کہتا ہوں سبحان اللہ کس چیز نے اس کو حدیث صحیح کے انکار پہ مجبور کیا"۔

نیز مولوی محمد بدر عالم دیوبندی نے اس پہ یوں لکھا

فاذا صرح به القرآن وصح له الحديث، فبأي حديث بعده يؤمنون۔ ﴿وَمَن لَّمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نُورًا فَمَا لَهُ مِن نُّورٍ﴾۔ (بدر الساری علی حاشیہ فیض الباری ج ۴ ص ۱۷)

"جب اس کی صراحت قرآن مجید نے کر دی اور صحیح حدیث بھی وارد ہوئی تو اس کے بعد کونسی بات پہ ایمان لائیں گے بس بات یہ ہے کہ جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے نور بنایا ہی نہیں تو اس کو نور کیسے نصیب ہو"۔

1۔ (جو شخص عقل پر حدیث کا انکار کرے گا اس میں اعتزال کا مادہ ہے گا چنانچہ فرقہ اہلسنت کو معتزلہ کہتے ہیں مجموعہ فتاوی عبدالحئی ج ۱ ص ۷) (کتاب العقائد ۱۲ ف)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شاہ ولی اللہ علیہ الرحمہ

شاہ ولی اللہ علیہ الرحمہ: احمد نام اور بوجہ ابتدائی زندگی کے جو صوفیت اور میلان اہل التصوف پہ مشتمل تھی۔ شاہ ولی اللہ عرف ہے۔ اور خواجہ بختیار کاکی سے عقیدت کی بنا پر قطب الدین کہا جاتا تھا۔ سلسلہ نسب یہ ہے: احمد بن عبد الرحیم بن وجیہ الدین بن معظم بن منصور بن احمد العمری الدہلوی الحنفی ولادت ۴ شوال ۱۱۱۴ھ/۱۷۰۳ء۔

ابن عبد الوہاب نجدی سے نو برس چھوٹے تھے۔ سترہ برس کے تھے کہ آپ کے والد ماجد علامہ اکمل عارف کامل ولی واصل حضرت سیدنا ومولانا شاہ عبد الرحیم صاحب محدث دہلوی نقشبندی حنفی کا انتقال ہو گیا ۱۱۴۳ھ میں حج کیا۔ اور دو سال حرم میں مجاورت کی اور محمد بن عبد الوہاب نجدی کے بعض تاثرات لے کر واپس ہند پہنچے یہاں حالت دگرگوں ہو چکی تھی۔ ۶۳ سال کی عمر میں ۱۱۷۶ھ میں انتقال ہوا اس حقیقیہ ص ۵۷۵ سے ۵۷۷ تک ان پہ تبصرہ موجود ہے جو چاہے وہاں دیکھ لے اس کا ایک حوالہ ملاحظہ ہو:

"دہلی میں ایک شور برپا ہو گیا کہ ولی اللہ وہابی ہو چکا ہے چنانچہ حیات طیبہ (اس کتاب کے مرتب دیوبندی مکتب فکر سے تعلق رکھتے ہیں) کے ص ۱۲ پر درج ہے۔ کہ تمام علماء اسلام نے متفقہ طور پر فتوے کفر صادر کئے تو شاہ صاحب کا جدی وطنی ہونا رہا منشور ہو گیا۔

(ص ۵۰۶ حقیقیہ)

شاہ ولی اللہ نے تفہیمات الٰہیہ میں لکھا کہ شق القمر کوئی معجزہ نہیں الخ (الملفوظات ج ۴ ص ۱۳ الشیخ الاسلام مجدد ملت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

مولوی سرفراز دیوبندی نے لکھا ہے" اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی (المتوفی ۱۱۷۶ھ) شق القمر کے تعدد کے قائل نہیں" (ازالۃ منصور ص ۱۴۹۔۱۵۰)

مسئلہ شق القمر میں شاہ ولی اللہ صاحب کی تکفیر علماء حرمین شریفین سے کرائی گئی تھی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تشریف بالوکل مولانا اللامع محمد قصوری و قال هذا لیس بصحیح۔

سلطان العارفین سید الکاملین والمحققین شیخ عارف باللہ حضرت خواجہ حافظ محمد جمال اللہ ملتانی چشتی کے مرید کے مرید حضرت خواجہ خدا بخش صاحب خیر پوری کے مرید جامع المعقول والمنقول حاوی الفروع والاصول مستجمع الشریعت والحقیقت مجمع البحرین امام الواصلین سند الکاملین والمحققین فانی فی اللہ باقی باللہ حضرت خواجہ عبید اللہ ملتانی چشتی حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا (1) ایک مقام پر تحریر فرماتے ہیں:

در متقدمین بسیار ادب بود و کسی که بی ادبی میکرد و سزائی خود از علماء و فقهاء و حکام می یافت چنانچه ابن تیمیه بسبب یک لفظ بی ادبی چند بار مسجون شد و فتنه بی ادبی باز نماند و مضمون خباثت بی ادبیش در (محمد بن عبدالوهاب مجنون و اسمعیل مفتون) جنان اثر کرد که هزاران هزاران بی ادبیها درین زمانه ظهور گرفت و رائج گشت که هزاران هزار مفسران و محدثان بی دین و بی ادب ظاهر شد و آنچه محدث کبیر شاه ولی الله جد اسمٰعیل در رسائل و صایا خود تخم بی ادبیها کاشته بود حروزها می بحصول انجامید که گرسنگان جهله مکارین مخاصمین مجادلین بطالین سر گشتند بجهالت و وعظ از ملکی بملکی ظلمات را انگیختند فلا عاصم الیوم من امر الله الا من رحم اللهم لا تقتلنا بغضبک ولا تهلکنا بعذابک والسلام علی من اتبع الهدیٰ۔ (رسالہ لخواجہ عبیداللہ ملتانی مطبوعہ در آخر تقیہ

1۔ مجلہ جامعہ اسلامیہ بہاولپور شمارہ اپریل ۱۹۷۳ء کے ص ۸۰ پر مولوی محمد صادق صاحب (دیوبندی) سابق ناظم امور مذہبیہ بہاولپور و [illegible] جامعہ اسلامیہ ۱۲۷۳ھ نے حضرت ۱۲۳۱ھ خواجہ خدا بخش [illegible] ملتانی [illegible] کے حالات میں لکھا ہے۔

"آپ کے خلفاء اور شاگردوں میں حضرات ذیل قابل ذکر ہیں مولانا عبید اللہ صاحب [illegible] مولانا عبید اللہ صاحب ملتانی [illegible] (تقریباً [illegible] ... آپ کی کل تصانیف (مطبوعہ و غیر مطبوعہ) تقریباً [illegible] سلسل [illegible]

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

التقلید فی بطلان القول الجدید ص نمبر ۱۴-۱۵ مطبوعہ محمدی واقع لاہور باہتمام الٰہی بخش تاجر کتب لاہوری و مولوی عنایار ملتانی در ۱۲۰۷ طبع شد)

"متقدمین میں ادب بہت تھا اور جو بھی بے ادبی کرتا تو اپنی سزا علماء اور فقہاء سے پاتا۔ چنانچہ ابن تیمیہ نے ایک لفظ بولنے کی وجہ سے جو کہ بے ادبی پر مشتمل تھا کئی بار قید کیا گیا۔ پھر بھی بے ادبی سے باز نہ آیا اور وہی خباثت بے ادبی والی محمد بن عبدالوہاب نجدی اور اسماعیل دہلوی (ہند) میں اتنا موثر ہوئی کہ اس زمانہ میں ہزاروں بے ادبیاں ظہور میں آئیں اور رائج ہوگئیں۔ کہ ہزار ہا منکر حدیث بے ادب اور بے دین ظاہر ہوئے۔ اور محدث کبیر شاہ ولی اللہ پوتا اسماعیل نے چھپایا کہ اپنے رسائل اور وصایا میں بے ادبی کا تخم کاشت کیا ہے تو ڈھیریاں حاصل ہوئیں جن سے ہوکے جاہل مکابر (سرکش) جھگڑالو پھیلے پیر ہوئے۔ کتابوں اور تقریروں کے ذریعہ ایک ملک سے دوسرے ملک تک ظلمات پھیلائے۔ پس آج سوائے اللہ کے کوئی بچانے والا نہیں مگر جس پر وہی رحم کرے اے اللہ ہمیں اپنے غضب سے قتل نہ کر اور اپنے عذاب سے ہلاک نہ کر اور سلام ہو اس پر جو جماعت کے تابع ہوا"۔

نفیحۃ التقلید میں بھی آپ نے اس فرقہ وہابیہ اسماعیلیہ اور تقویۃ الایمان مخرب الاسلام کے مسائل کا خوب رد کیا ہے

نیز ولی عارف کامل حضرت خواجہ عبید اللہ ملتانی رضی اللہ عنہ رقمطراز ہیں:

سخت تر عداوت باہل سنت و جماعت فرقہ وہابیان دارند کہ منکر مشائخ و اولیاء و فقہاء و مجتہدین اند کہ رئیس ایشان ابن تیمیہ و غیرہ پس ازاں در تاریخ ۱۲۱۸ھ ابن عبدالوہاب نجدی و اولاد و اتباع او سیما اسمٰعیل و خرم علی و غیرہم و از کتاب ہائے ایشان است کتاب التوحید و مائۃ مسائل و تقویۃ الایمان چنانچہ حالی در ۱۲۸۶ھ بسیار از فرقہ وہابیہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پیدا شدہ اند کہ بہت قتال اہلسنت در دل ایشاں است۔ ترجمہ قرآن کہ ولی الله جد اسماعیل کردہ یا منسوب بدو هست و او نکردہ ودیگر رسائل ولی الله هم از خللها خالی نیست و کسانیکہ معتقدان این کتابها واین اشخاص اند هم از خارجی بودن نیستند (رد الضالین ص ۸۰،۷ خواجہ عبید اللہ ملتانی۔ جس میں تقویۃ الایمان اور صاحب تقویۃ و اصحاب تقویۃ کا خوب رد بلیغ ہے۔ یہ کتاب کتب خانہ عبیدیہ ملتان میں آج تک موجود و محفوظ ہے۔)

"یعنی اہلسنت کے ساتھ بہت سے عداوت وہابی رکھتے ہیں جو کہ مشائخ اور اولیاء، فقہاء اور مجتہدین کے منکر ہیں۔ اور ان کے سردار اور چیلے شخص اسمٰعیل اور خرم علی وغیرہ کے اور ان کی کتابوں سے ایک کتاب التوحید ہے اور ماۃ مسائل اور تقویۃ الایمان ہیں۔ اور اب 1286ھ میں تو تفرقہ وہابیہ بہت ظاہر ہوا۔ اور ان کے دل میں اہلسنت کے ساتھ لڑائی کا ارادہ ہے۔ قرآن مجید کا ترجمہ جو کہ شاہ ولی اللہ جد اسمٰعیل نے کیا ہے یا صرف اس کی طرف منسوب ہے اور اس نے کیا نہیں اور شاہ ولی اللہ کے دیگر رسائل بھی خلل سے خالی نہیں۔ اور وہ لوگ جو ان کتابوں اور لوگوں کے معتقد ہیں وہ خارجی نہیں ہیں"۔

نیز خواجہ عبید اللہ ملتانی فرماتے ہیں:

آنچہ ولی اللہ عفی اللہ عنہ در دفع تقلید کتابی ساختہ یا کسے باو منسوب ساختہ آں کتاب موجب اہانت مجتہدین است وبقول کبار کہ همہ بیک زبان اہانت کبار منع نمودند آں کتابش مردود ست کہ شیاطین اتباع اسمٰعیل وجہال جرأت کنندگان بر اهل اللہ چہ متقدمین وچہ متاخرین بسبب (ابن) عبدالوہاب مجنون واسمٰعیل پر فتون الحال بسیار گردیدہ اند کہ علماء واولیاء متقدمین و متاخرین را کم مے شمرند (رد الضالین ص ۸۹)

"شاہ ولی اللہ عفی اللہ عنہ نے جو تقلید کے رد میں کتاب لکھی ہے یا کسی نے ان کی طرف

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

منسوب کی ہے وہ کتاب مجتہدین کی اہانت کا موجب ہے اور تمام بزرگوں نے بزرگوں کی توہین سے منع فرمایا ہے وہ کتاب مردود ہے۔ اور جو اسمٰعیل کے چیلے جاہل متقدمین اور متاخرین بزرگوں اللہ والوں پر حملے کرتے ہیں جیسے ابن عبدالوہاب نجدی کے بیٹوں اور اسمٰعیل کے پیروؤں جو علماء اور اولیاء متقدمین اور متاخرین کو کم جانتے ہیں"۔

نیز عارف باللہ خواجہ محبوب اللہ ملتانی رقمطراز ہیں:

وقد ثبت من ابن تيمية الطعن على امير المومنين عثمان ذى النورين وامير المومنين على كرم الله وجهه فى الكتب المعتبرة ودعوى الظالم على من زار قبر النبى ﷺ ويلحقها امور كثيرة شنيعة ومن (ابن) عبدالوهاب وابنائه زيادات كثيرة كاهانة الانبياء عليهم السلام والاولياء من الصحابة والتابعين ومن تبعهم وترك اداءهم وادخال امثالهم وآدابهم فى الشرك والكفر ومن ولى الله واسمعيل زيادات رد التقليد والاجتهاد للمجتهدين وغيرهما فى كتبهما ورسالاتهما ومن عزم على امثاله استادهما وكثرة الوعظ فى الجهال حتى ان الجهال باخوالهم ينكرون على العلماء الراشدين والعارفين الكاملين كما قال السعدى ؂

تعلب کند سیر بر ہوائے گل | فرو ماند آواز چنگ از دہل

(رد الفاسقین ص نمبر ۲۱۳،۲۱۲)

"یقین اور تحقیق ثابت ہو چکا ہے ابن تیمیہ سے امیر المومنین حضرت عثمان ذی النورین اور امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ پر کتب معتبرہ میں طعن اور یہ دعویٰ ثابت ہے کہ جو شخص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر انور کی زیارت کی نیت سے سفر کرے گا وہ گنہگار ہے اور ان کے ساتھ اور بھی امور شنیعہ لاحق ہیں۔ اور ابن عبدالوہاب اور اس کے بیٹوں سے تو بہت زیادتیاں منقول ہیں۔ جیسا کہ انبیاء کرام علیہم السلام اولیاء صحابہ اور تابعین اور ان کے تابعداروں میں سے جتنے گزرے ہیں ان کی توہین اور بے ادبی۔ اور ان کے امثال اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آداب کو شرک اور کفر کہا۔ اور ولی اللہ اور اسماعیل سے تو تقیہ اور اجتہادات اور مجتہدین وغیرہ پر زیادتیاں ان کی کتابوں اور رسالوں میں سرزد ہو گئیں اور خرم علی اور دیگر ان کی جنس ہیں اور جاہلوں میں کثرت وعظ کی وجہ سے اتنا موثر ہوئے کہ جاہلوں نے خلفاء راشدین اور اولیاء عارفین پر انکار کرنا شروع کر دیا۔ جیسا کہ شیخ سعدی نے فرمایا:

"لبس کی بد عمل پہ غالب ہو گئی اور سر گی کی آواز دھل کی آواز سے مغلوب ہو گئی:

کیا بلاغ المبین ولی اللہ کی تصنیف ہے: اس کا جواب خود ان کے خاندان کے فرد سے سنئے۔ نقل بمطابق اصل:

التماس ضروری

الحمد للہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ: اما بعد

فقیر سید ظہیر الدین خلف مولوی سید معز الدین صاحب مرحوم مغفور نواسۂ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی منتسبین و متوطنین و شائقین تصنیفات مجددی قانی فی اللہ باقی باللہ حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب و مولانا شاہ اہل اللہ صاحب و مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب و مولانا شاہ رفیع الدین صاحب و دیگر حضرات خاندان رحمہم اللہ علیہم کی خدمت سامی میں بصد ادب گذارش کرتا ہے کہ...... ضروری التماس آپ کے ملاحظہ فرمانے کے لائق یہ بھی ہے کہ فی زمانہ الدنیا زور لا یحصل الا بالزور کو بعض حضرات نے گرہ باندھی ہے اور دنیا کمانے کے واسطے حضرات موصوفین کی طرف اکثر کتابیں منسوب کر کے چھاپ دی ہیں جو کسی طرح ان حضرات کی تصنیف میں سے نہیں ہیں۔ اور ارباب بصیرت ان کو پڑھ کر ان کے عیب اور مفاسد کو اسی طرح جان لیتے ہیں جس طرح ایک جوہری کار خفہ کھرے کھوٹے کو کسوٹی پر لگا کر پہچان لیتا ہے۔ مگر چونکہ بجز اے بالعموم کالانعام عبارت سے اسلوب پڑھنے والے علم سے بے بہرہ لوگ اکثر ان جعلی اور مصنوعی رسائل کو پڑھ کر ضلالت و گمراہی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اس واسطے میرا فرض ہے کہ میں ان رسائل کے نام اس کاغذ کوتاہ میں لکھ دوں۔ اور اپنے دین دار بھائیوں کو ارباب زمانہ کی گندم نمائی و جو فروشی سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آگاہ کر دوں۔ آگے اس پر عمل کرنا نہ کرنا ان کا فعل ہے۔

منت آنچہ حق بود گفتم تمام   تو دانی دگر بعد ازیں والسلام

"یعنی: میں نے جو حق تھا کہہ دیا تمام کا تمام اس کے بعد تو جانے اور تیرا کام والسلام"

اور جعلی و مصنوعی رسائل یہ ہیں: تحفۃ الموحدین مطبوعہ اکمل المطابع دہلی، بلاغ المبین مطبوعہ لاہور منسوب بطرف حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب، تفسیر موضح القرآن مطبوعہ مطبع خادم الاسلام دہلی منسوب بطرف مولانا شاہ عبد القادر صاحب، ملفوظات مطبوعہ میرٹھ منسوب بطرف حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، المشتہر سید ظہیر الدین احمد مالک مطبع احمدی و دوکان اسلامیہ دہلی [illegible]

نوٹ: یہ اعلان اقتباس الانوار المبین مطبوعہ احمدی دہلی کے آخری صفحہ پر موجود ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صاحب روح المعانی

ابو الفضل محمود آلوسی بغدادی صاحب روح المعانی مفتی الحناف والحنابلہ شیخ الاسلام بالمسجد الحرام السید احمد بن زینی دحلان رضی اللہ عنہ "الدرر السنیہ" میں رقمطراز ہیں:

وما ذکرہ الآلوسی فی تفسیرہ من ان بعضھم نقل عن الامام ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ انہ منع التوسل فھو نقل غیر صحیح اذ لم ینقلہ عن الامام احد من اہل مذھبہ وھم ادری بہ بل کتبھم طافحۃ باستحباب التوسل ونقل المخالف غیر معتبر فایاک ان تغتر بہ "یعنی اور جو آلوسی نے اپنی تفسیر میں نقل کیا ہے کہ توسل ناجائز ہے یہ نقل صحیح نہیں ہے کیونکہ امام رضی اللہ عنہ سے ان کے مذہب والوں میں سے کسی نے یہ بات نقل نہیں کی۔ اور وہ زیادہ جانتے تھے بلکہ ان کی کتب توسل کے استحباب میں بھری پڑی ہیں اور نقل مخالف غیر معتبر متصور ہوگی"۔

نیز اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ نے بھی اس پر تنقید کی ہے اور مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خان علیہ الرحمۃ نے بھی ابن تیمیہ، ابن کثیر، آلوسی پر تنقید کی ہے۔ ان کے بیٹے نعمان آفندی آلوسی کٹر وہابی تھے نواب صدیق حسن بھوپالی کی گود جز میں ابن تیمیہ اور مذہب وہابی کی تائید میں ایک رسالہ لکھا اور امام سبکی وعلامہ ابن حجر جیسے پاک نفوس پر حملے کئے۔ اور بیٹے والد صاحب کی تفسیر کی طباعت میں امانت سے کام نہ لیا۔ کیا مزہ تو معلوم ہوا کہ موجودہ مطبوعہ روح المعانی محرف ہے۔ قاضی القضاۃ علامہ یوسف نبہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی تصنیف "شواہد الحق" کے باب خامس کی فصل ثالث مکمل نعمان آلوسی کی کتاب "جلاء العینین فی محاکمۃ الاحمدین" کے تعارف اور رد میں مختص کی ہے۔ جلاء العینین میں صاحب روح المعانی کے بیٹے نے ابن تیمیہ کی تائید کی ہے۔ اور امام سبکی وعلامہ ابن حجر سے انحراف کیا ہے۔ اس فصل کے چند اقتباس ملاحظہ ہوں:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عارف بہانی اور مشرود آلوسی آفندی

یدل ذلک (المیل الی ابن تیمیة) علی ان نعمان آفندی هو من اهل السنة والجماعة لا واللّٰه بل هو من اهل البدعة (والارواح جنود مجندة) فروحه هی من اجناد روح ابن تیمیة فلا تأتلف مع هولاء الائمة الاعلام (کالامام السبکی والامام التاج السبکی والامام ابن حجر)..... ونعمان آفندی لم یحکم لابن تیمیة فقط بل حکم لجمیع الوهابیة ولیس حکم علی ابن حجر فقط والسبکی وابنه بل علی جمیع اهل السنة والجماعة من والشافعیة والحنفیة والمالکیة وجمهور الحنابلة ایضا ومن طالع کتابه هذا بانصاف یعلم یقینا انه اخطا فیه افحش الخطاء فی حق نفسه وحق ابیه وحق المسلمین عموماً وسید المرسلین خصوصا وانه لوث نفسه باقذار البدع الوهابیة التی لا یغسلها عنه بحار الدنیا الی یوم القیامة... نعم قد استعاض من ذلک برضا صدیق حسن خان عنه وطائفة الوهابیة فهذا هو ربح نعمان آفندی بتلبیسه علی المسلمین بهذا الکتاب وتوهیمهم ان ما علیه ابن تیمیة و طائفه الوهابیة من البدعة الشنیعة فی مسئلة الزیارة الاستغاثه وغیرهما مما خالفوا به اهل السنة هو الحق وتطاوله علی ائمة المسلمین المجمع علی جلالتهم مثل السبکی وابنه وابن حجر بانهم باع و بئس ما اشتری وبئس ذلک من ربح هو عین الخسران استفاد به عداوة اهل الایمان فی سائر الاقطار والازمان.... ویالیت شعری، کیف اختار لنفسه ولابیه بمقتضی ما نقل عن تفسیره (روح المعانی) مناہلة جمهور الائمة المحمدیة..... هذا لعمری مما لا یختاره عاقل لاخیه فضلا عن نفسه وابیه وقد لعمری آذی اباه وعقه بتلک النقول التی کان الناس عنها فی غفلة لانها مفرقة فی تفسیره؟

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فجمعها فی هذا المسائل فی کتابه هذا مفتخرا بها مثبتا عند صدیق حسن خان و طائفته ان ابیه هو ایضا علی منهجهم و مشربهم فی ذلک وقد سمعت بسبب هذا من بعض علماء مکة المشرفة کلاما فظیعا فی حقه وحق ابیه (شواہد الحق صفحہ: ۲۳۳، ۲۳۴۔ مطبوعہ مصطفی البابی حلبی بمصر)

"یعنی: کیا نعمان آلوسی کا (ابن تیمیہ کی طرف) منسوب ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ سنی تھا؟ اللہ تعالیٰ کی قسم ہرگز نہیں بلکہ وہ بدعتی تھا (اور ارواح تو لشکر میں بٹے ہوئے) اس کی روح تو ابن تیمیہ کے لشکر سے ہے وہ ان ائمہ اعلام (امام سبکی اور اس کا بیٹا اور ابن حجر وغیرہ) کے ساتھ کب مانوس ہو سکتی ہے۔ نعمان آلوسی کا یہ فیصلہ صرف ابن تیمیہ کے بارے میں نہیں ہے بلکہ تمام وہابیہ کے حق میں ہے (اور اس کے خلاف جو فیصلہ ہے) وہ صرف ابن حجر اور سبکی اور اس کے بیٹے کے بارے میں نہیں ہے بلکہ تمام اہل سنت و جماعت شافعی، حنفی، مالکی اور جمہور حنابلہ پر بھی ہے اور جس نے بھی اس کی کتاب کا مطالعہ انصاف سے کیا اس کو یقینا علم ہو جائے گا کہ اس نے اپنے اور اپنے باپ اور تمام مسلمانوں کے حق میں عموماً اور حضور سید المرسلین ﷺ کے بارے میں خصوصاً بڑی فحش غلطی کی ہے اور اس نے اپنی ذات کو وہابیہ کی ناپاک بدعتوں جن کو دریا بھی قیامت تک نہیں دھو سکتے، سے ملوث کیا ہے..... ہاں ہاں اس کے عوض اس نے صدیق حسن خان کی رضا حاصل کی ہے اور طائفہ وہابیہ کو راضی کیا ہے۔ یہی نتیجہ ہے شیخ نعمان آلوسی کا۔ اس کتاب کے لکھنے کا۔ اور (عوام کو) وہم میں ڈالا کہ جو کچھ ابن تیمیہ اور طائفہ وہابیہ کی گندی بدعتیں ہیں۔ زیارت اور استغاثہ وغیرہ کے بارے میں جن میں انہوں نے اہل سنت کی مخالفت کی ہے اور کہا کہ یہ حق ہیں۔ اور اس نے ائمہ مسلمین جن کی جلالت علمی پر امت کا اتفاق ہے، پر ظلم کیا ہائے افسوس اس نے کیسی اچھی چیز بیچی اور بری چیز خریدی۔ اور یہ بہت برا سودا ہے بلکہ نقصان ہی نقصان ہے اس نے اہل ایمان سے تمام اطراف و ازمان میں صرف عداوت ہی حاصل کی ہے اور مجھے بہت افسوس ہے کہ اس نے اپنے اور اپنے باپ کے لئے یہ بات پسند کیسے کی جو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

امت محمدیہ کی دشمنی کا تقاضا کرتی ہے اور اپنی تفسیر (روح المعانی) میں لکھا کہ۔

مجھے قسم ہے کہ ایسی بات کوئی مجھدار اپنے بھائی کے لئے بھی پسند نہیں کرے گا اپنی ذات تو کجا۔

اور مجھے قسم ہے کہ اس نقل سے اپنے باپ کو تکلیف دی ہے اور اس کی نافرمانی کی ہے اور اس بات سے عوام غافل تھے کیونکہ یہ بات اس کی تفسیر میں ایک قسم کا فرق ہے اور ان مسائل کو اس نے اپنی کتاب میں بطور فخر لکھا ہے اور صدیق حسن اور اس کے گمراہ فرقے کو یہ بات باور کرانا چاہتا تھا کہ اس کا باپ بھی ان مسائل میں ان کا ہم مذہب اور ہم مشرب تھا اور اسی وجہ سے میں علماء مکہ مکرمہ نے اس اور اس کے باپ کے حق میں گمراہ دینے والی باتیں کی ہیں"۔

اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی روح المعانی اور صاحب روح المعانی کو کچھ وقعت نہیں دی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کیا غنیۃ الطالبین حضرت محبوب سبحانی کی ہے؟

1۔ حافظ شیخ امام ابن حجر مکی (متوفی ۹۷۳ھ/۹۷۴ھ/۹۷۵ھ) فرماتے ہیں:

وایاک ان تغتر ایضاً بما وقع فی الغنیۃ لامام العارفین وقطب الاسلام والمسلمین الاستاذ عبدالقادر الجیلانی فانه دسه علیه فیها و سینتقم الله منه والا فهو برئ من ذلک۔ (فتاوی حدیثیہ ص ۱۷۳)

"یعنی: اس بات سے بھی دھوکہ مت کھانا جو (غنیۃ الطالبین) میں ہے اور امام العارفین قطب الاسلام والمسلمین الاستاذ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی کی طرف اس میں بہت سی باتیں مدسوس کی گئی ہیں اور اللہ تعالیٰ ہی مدسوس کرنے والے سے بدلے گا اور حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ ایسی باتوں سے بالکل بری ہیں"۔

2۔ شارح شرح عقائد عارف علامہ عبدالعزیز پرہاروی (متوفی ۱۲۳۹ھ) رقم طراز ہیں:

ولا یغرنک وقوعه فی غنیة الطالبین المنسوبة الی الغوث الاعظم عبدالقادر الجیلانی قدس سرہ العزیز فالنسبة غیر صحیحة والاحادیث الموضوعة فیها وافرة (نبراس شرح شرح العقائد ص ۲۷۵)

"یعنی: ایسی باتوں کا غنیۃ الطالبین میں واقع ہونا تجھے دھوکہ نہ دے اور اس کتاب کی نسبت حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی طرف صحیح نہیں ہے اور اس میں موضوع حدیثیں بھی بہت ہیں"۔

3۔ قوله فالنسبة غیر صحیحة ویشهد قول الشیخ محمد عبدالحق الدهلوی فی عنوان ترجمته بالفارسیة" هرگز ثابت نشده که این از تصنیف آنجناب است اگرچه انتساب بآنحضرت شهرت دارد (حاشیه نبراس نمبر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۳ ص ۶۷ از مہر منیر مطبوعہ ملتان)۔

"یعنی: ان کا یہ کہنا کہ غنیۃ الطالبین کی نسبت ان کی طرف غلط ہے اس کی شہادت شیخ محمد عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی فارسی والی عبارت جو اس کے ترجمے میں ہے، سے بھی ملتی ہے فرماتے ہیں: اس کی نسبت حضور غوث پاک کی طرف ہرگز نہیں اگرچہ اس کی نسبت آں جناب کی طرف شہرت حاصل کر گئی ہے"۔

۴۔ اشارات فریدی میں خواجہ فرید صاحب نے فرمایا کہ غنیۃ غوث پاک کی کتاب نہیں۔

رسالہ دیوبند پر شرعی حکم کیا ہے؟

کتاب حسام الحرمین شریف میں مکہ مکرمہ مدینہ منورہ کے علماء کرام کے فتوے ملاحظہ

ہوں۔

وہابی کسے کہتے ہیں

اس کا جواب: اس حوالہ میں ہے "دیوبندیوں کے مولوی رشید احمد گنگوہی نے لکھا ہے "محمد بن عبدالوہاب (نجدی) کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ ج ۱ ص ۱۱۱، کتاب التقلید والاجتہاد مطبوعہ محبوب دہلی)

کیا دیوبندیت کی کوئی رگ اسماعیلیت اور وہابیت سے ملتی ہے؟:

اس کا جواب درج ذیل حوالوں سے نمایاں ہے۔ گنگوہی صاحب دیوبندی نے لکھا ہے:

" مولوی محمد اسماعیل صاحب رحمۃ اللہ علیہ عالم متقی اور بدعت کے اکھاڑنے والے اور سنت کو جاری کرنے والے تھے اور کتاب تقویۃ الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے اور رد شرک و بدعت میں لاجواب ہے اس کا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے اور موجب اجر ہے"۔ (فتاویٰ رشیدیہ ج ۱ ص ۲۰) محمد بن عبدالوہاب (نجدی متولد ۱۱۱۵ھ حوالی ۱۲۰۶ھ ۱۲۱۲ الف) کے عقائد عمدہ تھے" (فتاویٰ رشیدیہ ج ۱ ص ۱۱۱)

اس کے عقائد کو عمدہ کہا جا رہا ہے جسے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اشارۃً بطور پیشگوئی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شیطان کا سینگ فرما گئے۔ (بخاری شریف ج ۱ ص ۱۴۱، ج ۲ ص ۱۰۵۱، مشکوٰۃ شریف ج ۲ ص ۵۸۲ باب ذکر الیمن والشام الدرر السنیہ ص ۵۶، ۵۷ صحیح مسلم ج ۲ ص ۹۳ ۹۳، ۱۲ فیضی غفی عنہ)

اسمٰعیل دہلوی کا تعارف پوچھا ہو چکا اب سنئے

عرض: اسمٰعیل دہلوی کو کیسا سمجھنا چاہئے۔ ارشاد فرمایا: میرا مسلک یہ ہے کہ وہ یزید کی طرح ہے۔ اگر کوئی کافر کہے ہم منع نہ کریں گے اور خود کہیں گے نہیں (ملفوظات امام اہلسنت اعلیٰ حضرت ج ۱ ص ۱۳۳) مزید تعارف کے لئے "کتب اہلسنت مثلاً کتب مولانا خیر آبادی و کتب خواجہ عبید اللہ صاحب چشتی و کتب امام احمد رضا و کتب صدر الافاضل رضی اللہ عنہم وغیرہ ملاحظہ ہوں خلاصہ یہ کہ علماء اہلسنت کے نزدیک لزوم کفر اس پہ ثابت بعض نے اسے کافر کہا۔ بعض نے گمراہ۔ ۱۲

تقویۃ الایمان کے رد کے لئے علمائے اہلسنت نے بہت سی کتابیں لکھیں مثلاً الکوکبۃ الشہابیۃ فی کفریات ابی الوہابیۃ لاعلیحضرت۔ سل السیوف الہندیہ علی کفریات بابا النجدیہ لاعلیحضرت۔ رد الضالین لخواجہ عبید اللہ ملتانی واطیب البیان رد تقویت الایمان لصدر الافاضل رضی اللہ عنہم یہ کتب ملاحظہ ہوں ۱۲ الف)

وہابی پر شرعی حکم کیا ہے

اس کا جواب درج ذیل کتب اور حوالوں میں ملاحظہ ہو "الدرر السنیۃ فی الرد علی الوہابیۃ" مصنف علماء مکہ معظمہ کے سردار عمدۃ الائمہ خاتمۃ المحققین شیخ الاسلام والمسلمین سیدنا العلامہ سید شریف احمد زینی دحلان کی۔ الدرر السنیہ ص ۲۶ مطبوعہ مصر ص ۴۳، مطابق مطبع رحیمیہ پشاور، اسی کتاب میں ہے: هؤلاء (الوهابية) الملحدة المكفرة المسلمين"۔ ترجمہ یہ (وہابی) ملحد کافر ہے وہی لوگ مسلمانوں کو کافر کہنے والے ظاہر ہے کہ ملحد ایک فرد کفار ہے بلکہ جمیع فرق کفر کو شامل۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ردالمحتار ج ۳ ص ۲۵۷، ۳۲۲ مطابق مطبع مصطفیٰ البابی بمصر رسالہ علامہ ابن کمال پاشا سے "الملحد اوسع فرق الکفر حدا" ترجمہ "ملحد تمام فرق کفار سے وسعت معنی میں زیادہ ہے" شواہد الحق للعارف العلام النبہانی۔ وکتب اعلیٰ حضرت مثلاً النہی الاکید۔ الکوکبۃ الشہابیۃ فی کفریات ابی الوہابیۃ۔ سل السیوف الہندیہ علی کفریات بابا النجدیۃ وغیرہ۔ فریق آخر کے مسلم و مستند مولوی عبدالحی لکھنوی کے والد ماجد فاضل علام مولانا حضرت عبدالحلیم صاحب لکھنوی کا حوالہ بھی ملاحظہ ہو:

ان المخطی فیہا (ای فی العقائد الدینیۃ) کافر کالیہود والنصاریٰ او مضل کالروافض والخوارج والمعتزلۃ ونحوھم (نور الانوار ص ۲۴۷)(۱)

"یعنی بے شک عقائد دینیہ میں غلطی کرنے والا کافر ہوتا ہے۔ جیسے یہود و نصاریٰ یا گمراہ ہوتا ہے جیسے رافضی، خارجی، معتزلہ اور ان کی مثال جیسے وہابی شفاعت کے منکر یعنی وہابی گمراہ فرقہ ہے"۔ (نیز ردالمحتار ج ۳ ص ۳۲۱) اور "خانپوری کا اقرار ص ۲۲۸ تا ۲۳۲ از فیوضات گولڑوی بھی ملاحظہ ہو۔

وہابیت کا معتزلہ سے کیا رشتہ ہے؟

جواب کے لئے یہ حوالہ پڑھئے فریق مخالف کے مستند و معتمد مولوی عبدالحی لکھنوی کے مجموعہ فتاویٰ میں ہے۔ جو شخص جس فرقے کا کام کرے گا اسی میں شمار کیا جائے گا۔ چنانچہ فرقۂ باعتزال کو معتزلہ کہتے ہیں۔

(مجموعہ فتاویٰ ج ۱ ص ۱ مطبوعہ سراج الدین لاہور۔ ج ۱ ص ۳ مطابق مطبع شوکت الاسلام)

معتزلہ پر شرعی حکم کیا ہے؟

ابھی نور الانوار کی عبارت سے گزرا کہ وہ گمراہ فرقہ ہے۔ مزید اطمینان کے لئے کتب کلام و عقائد ملاحظہ ہوں۔

۱۔ قولہ و نحوھم کالوہابی المنکر للشفاعۃ (قمر الاقمار لمولانا عبدالحلیم لکھنوی)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کیا وہابیت کی کوئی رگ خارجیت سے ملتی ہے؟

جواب کے لئے اس حوالہ پر غور کریں:

امام ہمام، مفتی الانس والجان، شیخ الاسلام بالمسجد الحرام، عمدۃ العلماء الاعلام السید احمد زینی دحلان مکی، علامہ سید علوی کی کتاب "جلاء الظلام فی الرد علی النجدی الذی اضل العوام" سے نقل۔ ان ھذا المغرور محمد بن عبدالوھاب من تمیم فیحتمل انہ من عقب ذی الخویصرۃ التمیمی الذی جاء فیہ حدیث البخاری عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی ﷺ قال ان من ضئضئی ھذا او فی عقب ھذا قوما یقرؤن القرآن لا یجاوز حناجرھم یمرقون من الدین کما یمرق السھم من الرمیۃ یقتلون اھل الاسلام و یدعون اھل الاوثان لئن ادرکتھم لاقتلنھم قتل عاد فکان ھذا الخارجی یقتل اھل الاسلام و یدع اھل الاوثان (الدرر السنیہ فی الرد علی الوھابیۃ ص ۵۸)

"یعنی بے شک یہ دھوکے باز محمد بن عبدالوہاب تمیمی قبیلہ بنی تمیم سے ہے اس لئے یہ بھی احتمال ہے کہ یہ ذوالخویصرہ کی نسل سے ہو جس کے بارے میں حدیث بخاری موجود ہے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا بے شک اس کی پشت میں یا اس کے بعد ایک قوم ہوگی جو قرآن پڑھیں گے لیکن حلق سے نیچے نہیں اترے گا دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے۔ مسلمانوں سے لڑیں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے اگر میں ان کو پاتا تو قوم عاد کی طرح ان کو قتل کرتا اور یہ خارجی بھی مسلمانوں کو قتل کرتا تھا اور بت پرستوں کو چھوڑ دیتا تھا"۔

علامہ عارف باللہ متعالی شیخ احمد صاوی مالکی (متوفی ۱۲۴۱ھ/۱۸۲۵ء) فرماتے ہیں:

ھذہ الآیۃ اَفَمَنْ زُیِّنَ لَہٗ سُوْٓءُ عَمَلِہٖ نزلت فی الخوارج الذین یحرفون تاویل الکتاب والسنۃ ویستحلون بذلک دماء المسلمین واموالھم کما ھو مشاھد الآن فی نظائرھم وھم فرقۃ بارض الحجاز یقال لھم الوھابیۃ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

يحسبون انهم على شيء الا انهم هم الكاذبون استحوذ عليهم الشيطان فانساهم ذكر الله اولئك حزب الشيطان الا ان حزب الشيطان هم الخاسرون نسال الله الكريم ان يقطع دابرهم. (تفسیر صاوی ج ۳ ص ۲۵۵)

"یہ آیت [illegible] ان خارجیوں کے بارے میں نازل ہوئی جو کتاب وسنت کی تاویل میں ہیرا پھیری کرتے ہیں اور اسی وجہ سے مسلمانوں کا خون اور مال حلال سمجھتے ہیں اور یہ فرقہ زمین حجاز میں ہے جس کو وہابی کہا جاتا ہے وہ گمان کرتے ہیں کہ حق پر ہیں خبردار وہ جھوٹے ہیں شیطان کا ان پر تسلط ہے ان کو اللہ تعالیٰ کا ذکر بھی نہیں کرنے دیتا یہی لوگ شیطانی گروہ ہیں۔ بے شک شیطانی گروہ نقصان میں ہے ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ ان کی جڑ کاٹ دے۔ (آمین)"

مجمع البحرین جامع شریعت و حقیقت واقف ظاہر و باطن حضرت خواجہ عبید اللہ ملتانی حنفی رحمہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد:

در صحیح بخاری ج ۲ ص ۱۰۲۴، استتر فی باب قتال الخوارج والملحدین بعد اقامة الحجة علیهم وقول الله تعالیٰ وما کان الله لیضل قوما الخ، وکان ابن عمر یراهم شرار خلق الله قال انهم انطلقوا آیات نزلت فی الکفار فجعلوها علی المومنین) کاتب الحروف (ملا) عبد الله میگوید اکثر این خصلت در شیعه شنیعه و دریں ایام قوم خوارج که وهابیون و اسماعیلیون اند صادق می آید (رحمۃ للعالمین صفحہ: ۱۳، ۱۴)

"صحیح بخاری شریف باب قتال الخوارج الخ میں ہے کہ صحابی رسول حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان خارجیوں (وہابیوں) کو تمام مخلوق خدا سے شریر جانتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ (خارجی وہابی) لوگ ان آیتوں کو جو کفار کے حق میں نازل ہوئی ہیں مومنوں پہ چسپاں کرتے ہیں۔

کاتب الحروف عبید اللہ کہتا ہے کہ اکثر یہ عادت شیعہ شنیعہ اور خوارج کی ہے اور اب قوم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(محمد ابن اسماعیل ہیں) پر صادق آتی ہے۔

۱۱۔ فقیہ نبیل خاتم المحققین الشیخ السید محمد امین الشہیر بابن عابدین شامی حنفی متوفی ۱۲۵۲ھ خارجیوں کے ذکر میں وہابیوں کا ذکر ان الفاظ سے کرتے ہیں:

كما وقع في زماننا في اتباع (ابن) عبدالوهاب الذين خرجوا من نجد وتغلبوا على الحرمين وكانوا ينتحلون مذهب الحنابلة لكنهم اعتقدوا انهم هم المسلمون وان من خالف اعتقادهم مشركون واستباحوا بذلك قتل اهل السنة وقتل علمائهم حتى كسر الله تعالىٰ شوكتهم وخرب بلادهم وظفر بهم عساكر المسلمين عام ثلاث و ثلاثين و مائتين والف۔

(ردالمحتار ج ۳ ص ۳۳۹)

"جیسا کہ ہمارے زمانہ میں (ابن) عبدالوہاب کے ماننے والوں کا واقعہ ہوا کہ یہ لوگ نجد سے نکلے اور مکہ و مدینہ شریف پر انہوں نے غلبہ کر لیا اپنے کو حنبلی مذہب کی طرف منسوب کرتے تھے۔ لیکن عقیدہ یہ تھا کہ صرف ہم ہی مسلمان ہیں اور جو ہمارے عقائد کے خلاف ہے وہ مشرک ہے اس لئے انہوں نے اہلسنت و جماعت کا قتل جائز سمجھا اور ان کے علماء کو قتل کیا یہاں تک کہ اللہ نے وہابیوں کی شوکت توڑ دی اور ان کے شہروں کو ویران کر دیا۔ اور اسلامی لشکروں کو ان پر فتح دی یہ واقعہ ۱۲۳۳ھ میں ہوا"۔

ارشاد اعلیٰ حضرت

عرض: حضور خلفائے راشدین کے زمانہ میں بھی فرقہ وہابیہ تھا؟

ارشاد: ہاں۔ ابن حجر نے خوارج اور وہابیہ کا اتحاد ثابت کیا ہے۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت ج ۱ ص ۷۵)

فرقہ خارجیہ کا ناصبیہ اور حروریہ سے کیا رشتہ ہے؟

متحد جانند ایشاں ای فتی "الکفر ملة واحدة

"یعنی: ایک ہی جان ہیں اے جوان، کیونکہ ایک ہی ملت ہے"۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پانچویں صدی کے مشہور امام علامہ ابو شکور سالمی معاصر داتا گنج بخش لاہوری ارشاد فرماتے ہیں: اعلم بان الناصبیة هم الخارجیة وهم یسمون حروریة (التمهید شریف ۱۸۲)

"یعنی یقین کرنا کہ ناصبیہ ہی خارجی ہیں جن کو حروریہ کہا جاتا ہے"۔

خارجیوں پر شرعی حکم کیا ہے؟

نور الانوار کی عبارت سے ابھی گزرا کہ وہ گمراہ ہیں۔ مزید تعارف کے لئے آیات قرآنیہ اور خصوصاً سورۃ التوبہ کی تفسیر اور کتب حدیث میں باب الخوارج ملاحظہ ہو۔ اصل خوارج (وہابیہ) ذوالخویصرہ تمیمی ہے۔ جس کے متعلق قرآن شریف کی یہ آیت نازل ہوئی۔ ومنهم من يلمزك في الصدقات (التوبہ: ۵۸) خوارج (وہابیہ) کی مذمت کے لئے اجمالی احادیث کی فہرست۔ صحیح بخاری شریف ج ۱ ص ۵۰۹: ۶۲۰۔۷۱۔۳۷۔۴۷۳۔۵۷۶۔۳۹۶، وج ۲ ص ۷۵۹: ۱۰۲۴۔۱۱۰۵۔۲۲۴ مشکوٰۃ شریف باب قتل اهل الردة الخ عن علی..... رواه الشیخان ص ۳۰۷۔ ۳۰۸ عن ابی سعید الخدری.... رواه ابوداؤد وعن شریک ... رواه النسائی۔ وص: ۳۰۹ عن ابی غالب ... رواه الترمذی وابن ماجه وص ۵۳۴۔ ۵۳۵ عن ابی سعید الخدری..... متفق علیہ۔ الدرر السنیہ ص ۵۵۔۵۶۔۵۷۔

کیا خارجی دجال کا ساتھ دیں گے؟

اس کا جواب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حدیث سے نمایاں ہے۔ حضرت ابو برزہ اسلمی حضور سید دو عالم ﷺ سے راوی کہ حضور ﷺ نے خوارج کے متعلق فرمایا: لا یزالون یخرجون حتی یخرج آخرهم مع المسیح الدجال.... رواه النسائی مشکوٰۃ شریف ص ۳۰۹ وحتی یکون آخرهم مع المسیح الدجال الدرر السنیہ فی الرد علی الوهابیة لمفتی مکہ ص ۵۶۔

"یعنی خوارج (گرگٹ کی طرح رنگ بدل کر) کبھی خارجی کبھی معتزلی کبھی وہابی کبھی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سل کبھی ظاہری کبھی عمری کبھی اسماعیلی کبھی اہل حدیث کبھی غیر مقلد.... کبھی تبلیغی وغیرہ ہو کر ہمیشہ نکلتے رہیں گے۔ حتی کہ ان کا آخری گروہ دجال کا ساتھ دے گا"۔

سوالوں کے جوابات دوسروں کی زبانی بطور اختصار مرقوم ہوئے۔ تفصیل کے لئے دفتر درکار ہے العاقل تکفیہ الاشارۃ گر در خانہ کس است یک حرف بس است۔

خوشتر آں باشد کہ سر دلبراں   گفتہ آید در حدیث دیگراں

اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ

والحمدللہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی الہ وصحبہ اجمعین

رقم ابو المحسن محمد شریف الشہیر منظور احمد الفیضی السنی الحنفی غفرلہ

المصحح الفقیر الی اللہ المھیمن محمد محسن الفیضی عفی عنہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضور ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری کی
یادگار تصانیف

تفسیر ضیاء القرآن
فہم قرآن کا بہترین ذریعہ
اہل دل کے لیے ایک نایاب تحفہ

ترجمۃ القرآن جمال القرآن
قرآن پاک کا انتہائی خوبصورت ترجمہ جس کے ہر
لفظ سے اعجاز قرآن کا حسن نظر آتا ہے

سنت خیر الانام

مقالات

سیرت النبی ﷺ پر کتاب
ضیاء النبی ﷺ
درد و سوز اور تحقیق و آگہی سے
معمور تصنیف

قصیدہ اطیب النغم
خوبصورت نعتیہ قصیدہ کی پرسوز
اور دلآویز شرح

مجموعہ وظائف مع دلائل الخیرات شریف

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
فون:
گنج بخش روڈ لاہور 7221953-7220479
فیکس 7238010
الکریم مارکیٹ 7225085-7247350
۱۴۔ انفال سنٹر اردو بازار کراچی 2630411-2212011
فیکس 2210212

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari